(جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں)

A sexy novel-

حُسن کا جادُو

پراسرار ناول

ظُلمت عصیاں میں ڈوبی ہوئی ایک خود پرور حسینہ کی
داستان جسکا عشق ہمہ سوز اس کی اپنی اور ایک مرد نیک سیرت
کی تباہی کا موجب بنا!

Sex only.

مصنف
جارج ڈبلیو۔ ایم۔ رینالڈس

مترجم
مُنشی تیرتھ رام فیروزپوری

پبلشرز
کتابستان نمبر A17
کوئینز روڈ (ریلوے سٹیشن کے سامنے) دہلی

ہماری دیگر مطبوعات

عاشقانہ خط و کتابت ۸/
ایکٹریسوں کے نام خطوط

فلمی پریوں سے ملاقات - - - - - - - - ۱۲/

صنعت و حرفت سے
دولت پیدا کرنیکے راز .... مجلد ۶/۴

نانی کی کہانیاں .... بچوں کیلئے ۴/

عقلمند وزیر ۴/

بال رامائن ۴/

پبلشرز

کتابستان نمبر 17A ریلوے اسٹیشن کے سامنے کوئینز روڈ دھلی

مقدمہ

جاڑوں کی صبح آہستگی کے ساتھ ڈرتے ڈرتے اندھیرے کے پردے سے یوں نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جسطرح کوئی قیدی چھپکر جیل کے دروازے سے نکل رہا ہو۔ اُس وقت لندن کے ٹیوسٹاک سکوئر میں جہاں نامی رئیس سر رو پرٹ ہاربرو کا مکان تھا۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جسکو قطع کرنیوالی آوازیں صرف دودھ والوں کی گاڑیوں کی گڑگڑاہٹ یا کبھی اخبار فروش لڑکے کا وہ نعرہ پرشور تھا۔ جس سے مدد لیکر وہ اُن لوگوں میں سے کسیکو جو اپنے نرم وگرم بستر پر آرام سے پڑے سوتے تھے اپنے پرچہ کی خرید پر اُکسانے کی کوشش کر رہا تھا۔

سات بجنے میں تھوڑی دیر باقی تھی۔ کہ سر رو پرٹ پاؤں میں سلیپر اور گلے میں ڈریسنگ گون پہنے بایاں ہاتھ سیڑھیوں کی بغلی دیوار پر رکھے داہنیں سے ایک نوجوان عورت کا ہاتھ پکڑے بڑھی

احتیاط سے نیچے اُترنے لگے۔ دونوں بالکل خاموش تھے اور اس طرح دبے پاؤں چلتے تھے۔ گویا انہیں اندیشہ تھا۔ کوئی بیدار نہ ہوجائے۔

جس وقت سر رو برٹ اُس نوجوان حسینہ کا ہاتھ پکڑے جس نے ٹوپی اور شال تک پوری پوشاک پہنی ہوئی تھی، نیچے اُتر رہا تھا تو اُس کے دل میں یہ خیال گزرتا تھا کہ میرے لئے اس عورت کو خفیہ طور پر مکان سے باہر پہنچا۔ میں اس قدر زحمت اُٹھانا سراسر فضول اور لا حاصل ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ وہ دن رات یہاں آزادی کے ساتھ آیا جایا کرے۔ بخدا اب میں ایسا ہی انتظام کر دوں گا۔ ادھر میرے اور لیڈی سیسیلیا کے درمیان ایک معاہدہ بھی تو ہے .... لیکن نہیں آخر نوکروں اور ہمسایوں کی نظر میں وضعداری قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس لئے میری رائے میں سب پہلو سوچکر موجودہ طریقہ ہی سب سے بہتر نظر آتا ہے۔

وہ اسی قسم کے خیالات کی اُلجھن میں تھا کہ سیڑھیوں پر کسی دوسرے آدمی کے پاؤں کی چاپ سُنائی دی۔ جو بظاہر اُس کے اور اُس کی داشتہ کی چاپ کی گونج سے مختلف تھی۔ اُس نے کھڑے ہو کر پوری توجہ سے اس آواز کو سُنا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کوئی بڑی احتیاط سے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایسے زور سے جسے پوشیدگی کے منافی سمجھا جا سکتا ہے، نیچے اُتر رہا ہے۔

اپنی داشتہ کو ساتھ لئے جلد جلد نیچے اُتر کر وہ ہال میں

گذرا۔ اور اُسے بدستور ساتھ رکھکر سامنے دروازے کے قریب ایک تاریک کونے میں چھپکر کھڑا ہوگیا۔ پھر دبی زبان سے کہنے لگا۔ "چپ کیبرولائن چپ۔ یہ شاید خادمہ کے اُترنے کی آواز ہے!"

دونوں اس کونے میں چوہا کیطرح چپ چاپ دبک کر کھڑے ہوگئے۔ بس اتنا ہی اُترنے والے کے پاؤں کی چاپ اور بھی زیادہ صاف ہوتی گئی۔ اب کبھی کبھی دبی زبان کی گفتگو بھی بیرونٹ کے کانوں تک پہنچتی تھی۔

ان حالات میں مسٹر رو پرٹ ہاربرو کے دِل میں خیال پیدا ہوا ضرور کوئی خاص معاملہ ہے۔ جسے عمل میں لانے والے پورے اخفا سے کام لے رہے ہیں۔ نتیجہ معلوم کرنے کی نیت سے وہ اور بھی زیادہ توجہ کے ساتھ اپنی جگہ پر چپ چاپ کھڑا رہا۔

اب پاؤں کی چاپ سیڑھیوں پر بند ہو چکی تھی۔ لیکن وہ سامنے والے دروازہ کی طرف سے آرہی تھی۔ ہال میں اس وقت بالکل تاریکی تھی۔ لیکن بیرونٹ کو اِس بات کا یقین ہو چکا تھا کہ اُسے نئے معاملے میں حصہ لینے والے دو شخص ہیں۔ جن میں سے ایک مرد ہے اور ایک عورت۔ اِس بارے میں اگر اُن کے دِل میں کسی طرح کا شک وشبہ باقی تھا۔ تو وہ اُس وقت رفع ہوگیا جبکہ آنے والے اُس مقام سے جہاں وہ اپنی داشتہ سمیت چھپا کھڑا تھا۔ صرف چند فٹ کے فاصلے پر ٹھہر گئے۔ اور اب اُن دونوں

ہیں پھر دبی آوازیں گفتگو شروع ہو گئی۔

"الوداع پیاری سیسیلیا" یہ الفاظ کسی مرد کے تھے۔ جو اس نے نہایت دبے لہجہ میں کہے۔

"الوداع پیارے فرڈ ہارڈنگ!" یہ آواز زنانہ تھی۔ گو یہ الفاظ بھی دبی ہوئی آواز میں کہے گئے تھے۔ مگر ان کے لہجہ سے بیرونٹ یعنے ہمر روپرٹ کے کان نا آشنا نہ تھے۔

اس کے بعد کچھ دیر تک دونوں کے بوس و کنار کی آواز آتی رہیں۔ آخر کار فرڈ ہارڈنگ نے کہا۔ "اچھا تو میری جان! اب کس وقت ملاقات ہو گی؟"

لیڈی سیسیلیا نے جواب دیا۔ "رات کو حسب معمول میں تمہیں دروازہ کھولدوں گی۔ ہمر روپرٹ کا ارادہ اپنے دوست چچسٹر کے ساتھ فرانس چلے جانے کا ہے"

گرین سیڈ پر گارد کے افسر نے پرشوق لہجہ میں کہا۔ "یہ بھی خدا کی خاص عنایت ہے۔ بہر حال پیاری سیسیلیا اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ آج شام تک الوداع۔ ہاں ایک بار پھر مجھے اپنی پیاری زبان سے اس بات کا یقین دلا دو کہ میرے ساتھ تمہاری محبت ہمیشہ ایسی ہی صادق اور گرمجوشانہ رہیگی۔ جیسی اب ہے۔

دبی آواز میں جواب ملا "ہمیشہ......... تمہارے ساتھ ہمیشہ اس کے بعد پھر بوسوں کی آواز شنائی دی۔

شب گذشتہ کی راحت کے نشے میں مخمور افسر نے پھر ایکبار کہا!

"میری پیاری! کیا میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس سے تم نے حقیقی محبت کی ہے - کیا میں ہی وہ خوش نصیب ہوں جس نے تمہارے شوہر کے سوا تمہارے حسن کی بہار لوٹی ہے؟ جواب دو - میری جان - اپنے منہ سے پھر ایکبار - ہاں کہو - تمہاری پیاری باتیں میرے دل کو بہت بھاتی ہیں"

حسین و گنہگار خاتون نے دبی زبان میں کہا - "فرہارڈنگ تم جانتے ہو کہ تمہیں نے مجھے گمراہی کی طرف مائل کیا ہے - یہ تمہاری سحر کاریوں کا ہی نتیجہ ہے کہ میں شادی کے عہد و پیمان فراموش کر لینے پر آمادہ ہو گئی ہوں"

افسر نے اپنی معشوقہ کے لبوں پر پے در پے بوسے دیئے - اور کہا - "جان سے پیاری سیسیلیا اب میں خوش خوش رخصت ہوتا ہوں" یہ کہکر وہ سامنے والے دروازے کی طرف بڑھا - اور زنجیر کھولنی چاہی - مگر وہ زنجیر کچھ ایسے طریق پر الجھی ہوئی تھی - کہ وہ اسے کھول نہ سکا -

"کیوں کیا معاملہ ہے؟" سیسیلیا نے فکر مند لہجہ میں پوچھا

"یہ زنجیر کمبخت بہت سخت ہو گئی ہے - لاکھ کوشش کرتا ہوں - کھلتی ہی نہیں"

"لاؤ میں کھول کر دیکھتی ہوں" لیکن وہ بھی ہر قسم کی کوشش

کے باوجود کامیاب نہ ہو سکی۔

فٹز ہارڈنگ گھبرا کر کہنے لگا "اب کیا کیا جائے؟"

"میں کیا بتاؤں" سیسیلیا نے جواب دیا۔ دِن بھی نکلا آ رہا ہے۔ آدھ گھنٹے میں پوری روشنی ہو جائے گی۔ اور نوکر چلنے پھرنے لگیں گے۔

"خدا ان کو سنبھالے!" افسر نے گھبرا کر کہا!

"ٹھہرو" لیڈی سیسیلیا کہنے لگی "میں باورچی خانے سے شمع لاتی ہوں۔ اِسی جگہ کھڑے رہنا۔ میں ایک مِنٹ کے عرصے میں واپس آئی جاتی ہوں"

یہ کہکر وہ چلی گئی۔ اور فٹز ہارڈنگ اپنی جگہ پر اس خوف سے مبادا اُس کی آہٹ سے گھر کے لوگ بیدار ہو جائیں۔ بُت کیطرح ساکن کھڑا رہا۔ لیکن اس وقت اس کے دِل میں جس قسم کے ناخوشگوار خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ اُن کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے۔ دو منٹ کے عرصے تک جو لیڈی سیسیلیا کے آنے جانے میں لگا، اُسے وہ تمام نظارے اپنے سامنے دکھائی دیتے۔ جو اس کے اس حالت میں دیکھے جانے سے پیدا ہو سکتے تھے۔ مثلاً افشائے راز، تضحیک، مقدمہ بازی، تاوان، جبیلخانہ، لیڈی سیسیلیا کا طلاق، اور پھر اُسے اپنی بیوی بنانے کی مجبوری۔

خیالات کی اِس تاریکی کو شمع کی اِس روشنی نے۔ جو ہال کے دوسرے سرے پر چمکی، کسیقدر رفع کر دیا اور فوراً ہی

لیڈی سیسیلیا بتی ہاتھ میں لئے آپہنچی۔ اب تک وہ کونہ جسمیں مسٹر روپرٹ اور اُس کی داشتہ چھپے ہوئے کھڑے تھے، تاریکی میں تھا۔ گو ہیرونٹ نے لانبے قد کے فوجی افسر کو سادہ کپڑے پہنے اور لیڈی سیسیلیا کو شمع ہاتھ میں لئے ڈرسنگ گون پہنے اپنے عاشق کیطرف بڑھتے دیکھ لیا تھا۔ آخر جب سیسیلیا سامنے والے دروازے کے عین قریب آگئی تو شمع کی روشنی اُس کونے پر بھی پڑی، جواب تک اندھیرے میں چھپا ہوا تھا۔ اِس کے ساتھ ہی عورت نے زور کی چیخ ماری۔ اور شمع اُس کے ہاتھ سے گر گئی۔

خوش قسمتی سے وہ گل نہ ہوئی اور مسٹر روپرٹ نے جھٹ آگے بڑھکر اُس کو اُٹھا لیا۔ اِس کے بعد ایک لمحہ میں یہ چاروں ایک دوسرے کی حالت کو سمجھ گئے۔

تھوڑی دیر بدحواسی کی خاموشی رہی۔ اِس کے بعد ہیرونٹ نے زور کا قہقہہ لگایا۔

اِس کے بعد ہی دراز قد افسر نے اُس کی طرف بڑھکر کہا "جناب ہم سب کی بھلائی اِسی میں ہے کہ اِس معاملے کی نسبت پوری خاموشی اختیار کی جائے۔ لیکن اگر آپ میرے بارہ میں کبھی اطمینان کے خواہشمند ہوں تو آپ کو معلوم ہے کہ میں کون ہوں۔ اور کہاں رہتا ہوں!"

"اطمینان"، لیڈی سیسیلیا نے طنزیہ کہا کیونکہ اپنے

شوہر کے قریب ایک عورت کو حالت اضطراب میں کانپتے دیکھکر اب اُس کا اپنا ہراس دُور ہو گیا تھا۔ " اطمینان کی خوب کہی۔ سمر روپرٹ ہار برو کے لئے جو ایک ایسی عورت کو اپنے گھر میں داخل ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ کسی اطمینان کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے "

یہ کہکر اُس نے نفرت اور حقارت کے ساتھ اپنے شوہر کی داشتہ کی طرف اشارہ کیا۔

نوجوان عورت اِس حقارت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہی اور کہنے لگی۔

" بیگم مجھ پر اتنا عتاب کیوں ہے کیا میں آپکے برابر جذبات نہیں رکھتی "

" چپ بدبخت! " لیڈی سیلیا نے اِس طرح جھلا کر کہا گویا وہ اِس قابل نفرت عورت کی صورت سے بیزار تھی۔

آہ! مغرور لیڈی خود تو اپنے جذبات کے تابع ہو کر ہر قسم کے گناہ کی مرتکب ہو سکتی ہے۔ لیکن ایک غریب عورت کو نہیں دیکھ سکتی۔ جو شائد اپنے شکم کا دوزخ پُر کرنے کے لئے ایسا کرتی ہے۔

نوجوان عورت حقارت کے اِس انتہائی اظہار سے مرعوب ہو کر سمر روپرٹ کے پیچھے ہٹ گئی۔ اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

آخر کار سر روپرٹ نے بڑی بے صبری کے ساتھ کہا "اب
اِن فضول باتوں کو چھوڑو۔ ذرا سی دیر میں نوکر بیدار ہو جائیں گے"
پھر اُس نے لیڈی سیسلیا کو خصوصیت سے مخاطب کر کے کہا۔
"اور تم اِن کے ساتھ تھوڑی دیر کو ساتھ والے کمرے میں چلی جاؤ
میں اتنے میں اِس کو رخصت کر کے واپس آتا ہوں!" یہ کہتے ہوئے
سر روپرٹ نے اپنی خوف زدہ معشوقہ کا ہاتھ تسلی بخش انداز سے
اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

لیڈی سیسلیا نے اپنا خوشنما سر نفرت سے ہلایا۔ اور
شرمیلی کیرولائن کیطرف انتہا درجہ کی حقارت سے دیکھکر اپنے
رفیق مسٹر ہارڈنگ کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ اِس اثنا میں
شمع سر روپرٹ کے ہاتھ میں رہی۔ روشنی کی مدد سے زنجیر جو تاریکی
میں کُنجی کے گرد اُلجھ گئی تھی۔ آسانی سے کُھل گئی۔ اور اُس نے
اپنی معشوقہ کو رخصت کر دیا۔ وہ چونکہ مالکہ مکان کی نظروں سے
بہت مرعوب ہو چکی تھی۔ اِس لئے دروازے سے باہر نکلی تو اُس
کی جان میں جان آئی۔

اِس کام سے فارغ ہو کر بیرونٹ اُس بیٹھک کیطرف
لے گیا۔ جسمیں اُس کی گنہگار بیوی اور اُس کا آشنا بیٹھے تھے
اِس خیال سے مبادا کوئی نوکر اندر نہ آجائے۔ اُس نے دروازہ
بند کر لیا۔ اور ایک صوفہ پر بیٹھکر پہلے بڑے زور سے ہنسا۔ پھر

کہنے لگا۔ "بخدا! ایسا عجیب واقعہ آج تک کبھی میرے دیکھنے سُننے میں نہ آیا تھا۔"

کپتان نٹز ہارڈنگ کی فوجی سیرت بیدار ہو گئی۔ کہنے لگا۔ "کیا آپ نے مجھے اِس طرح ہنسی اُڑانے کیلئے یہاں بٹھایا ہے؟"

بیرونٹ نے ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے جواب دیا۔ "میرے دوست ہم سب کو اِس واقعہ پر ہنسنا ہی چاہیئے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میری طرف سے آپ کو کسی مقدمہ بازی یا مقابلہ کا اندیشہ نہیں ہے۔"

"اندیشہ" بے خوف فوجی افسر نے آنکھیں لال کر کے کہا۔ "جناب میں اِس لفظ کو سمجھا نہیں۔"

"خیر اندیشہ نہ سہی اُمید سہی" سر روپرٹ ہاربرو نے مصالحت کے لہجہ میں کہا۔ "کپتان صاحب بات یہ ہے مجھ میں اور میری بیوی میں اِس مطلب کا سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ کہ دونوں جس طرح چاہیں کر سکتے ہیں۔ ایک کو دوسرے کے کسی فعل پر اعتراض کی گنجائش نہیں"

سر روپرٹ! لیڈی سیسیلیا نے چلا کر کہا۔ کیونکہ وہ اپنے عاشق کو اِس عہدنامہ کی شرطوں سے آگاہ کرنا نہ چاہتی تھی۔ جو اُس کے اور اُس کے شوہر کے درمیان ہوا تھا۔

"میری پیاری سیسیلیا" سر روپرٹ نے جواب دیا۔ "کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تمہارے دوست کو اِن وجوہات سے آگاہ کر دیا جائے

جن کی بنا پر تم نے اُسے اپنے واحد اور صادق عاشق کی حیثیت میں اِسجگہ بُلایا ہے۔"

"حضرت! یہ وقت مذاق کا نہیں ہے۔" کپتان ہارڈنگ نے تنک کر کہا۔ کیا میں اِس سے پہلے نہیں کہہ چکا ہوں کہ آپ مجھ سے میرے طرزِ عمل کا اطمینان چاہیں۔ تو میں اِس کے لئے ہر وقت حاضر ہوں۔

بیرونٹ نے بظاہر رسمی لیکن بباطن تلخ لہجہ میں کہا "میرے دوست! کیا میرے لئے پھر ایک بار یہ کہنے کی حاجت ہے کہ مجھے نہ کسی اطمینان کی ضرورت ہے اور نہ میں حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن اِس کے ساتھ ہی میں چونکہ اپنے آپ کو آپ کی نظروں میں انتہا درجہ کا بزدل ثابت کرنا نہیں چاہتا۔"

"خیر کہدیجئے" کپتان فنٹز ہارڈنگ نے سرد لہجہ میں جواب دیا معاملات کی یہ نئی صورت اختیار کرتے دیکھکر لیڈی سیسیلیا اس کُرسی سے، جس پر وہ بیٹھی ہوئی تھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور بولی "میرا اب اسجگہ ٹھہرنا بے کار ہے۔ میں اپنے کمرے کو جاتی ہوں۔" مگر بیرونٹ نے نرمی سے اُس کو دوبارہ کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا "نہیں میری جان اِس طرح جلدی کیوں کرتی ہو۔ میں جو کچھ آپ سے بیان کرنے لگا ہوں۔ اِس کی تصدیق تمہاری زبانی ضروری ہے۔" ناچار لیڈی سیسیلیا اُس کرسی پر دوبارہ بیٹھ گئی اور چپ رہی۔

اِس پر بیرونٹ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کپتان فسٹر ہارڈنگ۔ بات یہ ہے کہ میرے اور بیوی کے درمیان ایک سمجھوتہ اِس مطلب کا ہو چکا ہے کہ جو جس کے جی میں آئے کرے۔ دوسرے کو اس پر کسی قسم کا اعتراض نہ ہوگا۔ جو معاہدہ چند سال پہلے ہم نے گرجا میں کیا تھا۔ وہ گویا اِس نئے معاہدے کی رُو سے منسوخ ہو چکا ہے۔ شائد آپ کو میرا بیان عجیب معلوم ہو۔ لیکن بہرصورت وہ صحیح ہے۔ اِس لئے مجھے آپ کے معاملے میں لیڈی سیسلیا کے ساتھ جھگڑنے کا اسی طرح کوئی حق نہیں۔ جس طرح اس کو اِس نوجوان عورت کے معاملے کی نسبت جو ابھی مجھ سے رخصت ہوئی ہے۔ اِن حالات میں بیرونٹ نے پھر طنزیہ لہجہ میں کہا۔ "آپ پورے اطمینان سے یہ جانکر خوش ہو سکتے ہیں کہ آپ ہی وہ پہلے آدمی ہیں۔ جس سے لیڈی سیسلیا نے حقیقی محبت کی ہے۔ اور یہ کہ صرف آپ ہی ایک ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے میرے سوا اِس کے حسن کی بہار لوٹی ہے۔"

فوجی افسر اِس ساری کیفیت کو سُنکر بالکل حیران و ششدر رہ گیا۔ پھر کہنے لگا۔ تو کیا آپ کا یہ مطلب ہے کہ آپ اِس معاملے میں .... مجھ سے .... بالکل ناراض نہیں ہیں .... یعنی ....

"بالکل نہیں" بیرونٹ نے کہا۔ بخلاف اِس کے کہ مجھکو یقین

ہے کہ ہماری دوستی آئندہ اور بھی مضبوط ہوگی"۔
کپتان نے سلام کیا۔ اور رخصت ہونے کے لئے اٹھا مسٹر روپرٹ نے اپنے ہاتھ سے دروازہ کھولا۔ پھر مصنوعی اخلاق سے اسے رخصت کر دیا۔ جس وقت وہ واپس اسی کمرے میں آیا۔ تو لیڈی سیسیلیا کا چہرہ مارے غصے کے تمتما رہا تھا۔ کہنے لگی۔ مسٹر روپرٹ۔ اس دن کے معاہدہ کے بعد یہ نظارہ کیا معنی رکھتا ہے؟
پیرونٹ نے بڑے سکون کے بعد جواب دیا۔" میری جان تم نے میری داشتہ کے ساتھ جس سختی سے برتاؤ کیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں میں نے جو کچھ کہا۔ بالکل معمولی ہے۔ اس کے علاوہ اگر میں اس شخص کو ان سارے حالات سے واقف نہ کرتا۔ تو یقیناً وہ مجھے بزدل اور کائر سمجھتا"۔
لیڈی سیسیلیا کے رخساروں کی سرخی اور بھی تیز ہو گئی اور وہ جھلا کر کہنے لگی۔ مگر تم نے اپنے طرز عمل سے مجھے اس کی نظروں میں بالکل ذلیل کر دیا ہے۔"
"اوہ، اوہ" پیرونٹ نے لاپرواہی سے کہا۔" اس کی فکر نہ کرو۔ تم نے اسے چونکہ اپنی پیاری زبان سے اس بات کا یقین دلا دیا ہے۔ کہ اپنے شوہر کے سوا تم نے کسی اور کو اپنی محبت کا ثبوت نہیں دیا۔ اس لئے وہ بہت جلد تمہارے پاس واپس آ جائے گا۔ اس کے علاوہ میں تو آج رات اپنے دوست چچیمر

کے ساتھ فرانس جا رہا ہوں۔

"مسز رو برٹ، تمہارے یہ طعنے میرے دل و جگر کو کباب کر رہے ہیں۔ اگر اتفاقیہ طور پر تم نے وہ گفتگو سن لی۔ جو ہم دونوں میں ہوئی تھی۔"

مسز رو برٹ ہاربرو نے بناوٹی طور پر ہنستے ہوئے کہا!

ہو ہو ہو۔ کیسا عجیب اتفاق ہے۔ بخدا میں نے اپنی زندگی میں ایسا واقعہ کبھی پڑھا یا سنا نہ تھا۔ لیکن خیر اس سوال پر زیادہ بحث لا حاصل ہے۔ ہمیں اپنے معاہدہ کا پابند رہنا چاہیئے۔ اگر تم اس کی شرطوں پر پورے طور سے کاربند رہو اور میرے کسی آدمی سے بدسلوکی نہ کرو۔"

"لیکن ایک بازاری رنڈی میرے مکان میں" لیڈی سیسیلیا نے نفرت آمیز لہجہ میں کہا۔

"اور میری بیوی کا آشنا میرے سامنے!" مسز رو برٹ نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

"اوہ برابر کے آدمی سے محبت کرنے میں پھر بھی ایک بات ہے۔" لیڈی سیسیلیا کہنے لگی۔ "لیکن اس قسم کی زن بازاری نا

"چلو اس بحث کو جانے دو" مسز رو برٹ نے مصالحت کے پیرایہ میں کہا۔ "نوکر بیدار ہو چکے ہیں تم اپنے کمرے کو جاؤ۔ میں اپنے کمرے کو جاتا ہوں۔"

یہ کہکر دونوں اُس کمرے سے نکل گئے۔

(۲)

اپنے شاندار کمرے میں جاکر لیڈی سیسیلیا نے دروازہ بند کرلیا۔ اور پلنگ پر گر کر زار زار رونے لگی۔

او۔ اُسوقت اُسے اپنے شوہر سے اور خود اپنے آپ سے کِس قدر نفرت تھی۔

یہ رونا اِس لئے نہ تھا کہ اُسے اپنی آوارہ زندگی پر پشیمانی کا احساس ہُوا تھا۔ نہیں۔ آنسوؤں کے قطرے ان خوشنما آنکھوں سے اِس لئے گر رہے تھے کہ وہ جانتی تھی۔ مسٹر رورپرٹ کی بیان کردہ کیفیت کے بعد کپتان فٹز ہارڈنگ میری نسبت کیا خیال کریگا۔

لیڈی سیسیلیا کا نیا عاشق دولتمند اور سادہ لوح تھا۔ اور اُس کی مرضی یہ تھی کہ اُسے اپنے بس میں رکھکر اس کو اپنی ضروریات اور نفسانیت پورا کرنے کا ذریعہ بنائے۔

لیکن آہ۔ اب یہ جان کر کہ اُس میں اور اُس کے شوہر میں ایک معاہدہ کی رُو سے مُدت کا اختلاف قائم ہے۔ وہ اُس کی اُن عنایات کو کِس نظر سے دیکھے گا۔ وہ اِس عورت کی نسبت کیا رائے قائم کریگا۔ جس کے متعلق اُسے معلوم ہو چکا ہے۔ کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے بعد عمداً گناہ کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

اسمیں شک نہیں کپتان فشر ہارڈنگ کا معیار اخلاق بھی کچھ زیادہ بلند نہ تھا۔ تاہم اس صبح کے واقعات اور سر روپرٹ ہاربرد کی گفتگو ایسی تھی جس سے کسی ایسے شخص کے دل کو صدمہ پہنچنا بھی یقینی تھا۔ جس کے اندر ذاتی عزت کا ذرا سا احساس موجود ہو۔ لیڈی سیپلیا ان باتوں کو سوچ سوچکر رہتی۔ اور اپنے خاوند کی بدسلوکی پر غصہ سے دانت پیستی تھی۔

"بدبخت۔ بزدل" اس نے کسیقدر اونچی آواز سے کہا ہر موقعہ پر یہی میری تباہی کا موجب ثابت ہوتا ہے۔ اس وقت سے لیکر کہ میں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا۔ اب تک وہ میرے لئے منحوسیت کا سایہ ثابت ہو رہا ہے۔ وہ ایک شیطان ہے۔ جسے شائد میرے گناہوں کے عوض اذیت دینے کیلئے دوزخ سے بھیجا گیا ہے۔ سب سے پہلے چھوٹی عمر میں اسی نے میرا امن عصمت چھین لیا۔ اور اس کے بعد اگر میرا باپ اسے بہت سا روپیہ دیکر میری شادی پر رضامند نہ کرتا تو میری بدنامی اور تباہی کچھ بھی شبہ نہیں تھا۔ وہ بیش قرار رقم جو اسے میری شادی کی عوض ادا کی گئی۔ قرضوں کی بے باقی اور فضول خرچیوں میں ضائع کردی گئی۔ اور اب ہماری...... خود میری حالت کیا ہے میرے والدین مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ اور میری زندگی ایک شخص سے وابستہ ہے۔ جو اپنے گذارہ لائق روزی کمانا بھی

نہیں جانتا۔ ناچار مجھے ظاہر داری قائم رکھنے کیلئے، اپنی عصمت کسی گرین لڈ یا کسی فٹز ہارڈنگ کے ہاتھ فروخت کرنی پڑتی ہے۔ اوہ! یہ زندگی کس درجہ نفرت انگیز ہے۔ مجھے خود اپنے آپ سے نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ کاش میں اس گداگر بیرونٹ کی بیوی کی بجائے کسی مالدار شخص کی داشتہ ہوتی۔ جو ہر وقت میری ضرورتیں پورا کرتا اور میرے ساتھ سچی محبت رکھتا۔

لیڈی سیلیا پلنگ سے اٹھکر آئینہ کیطرف گئی۔ بالوں کو جو اس کی پریشانی میں کسقدر الجھ گئے تھے ہموار کیا۔ اور دیکھا کہ رونے کیوجہ سے آنکھیں سرخ ہو گئی ہیں۔

حقارت آمیز مسکراہٹ سے اپنے بالائی لب کو خم دیکر کہنے لگی۔ "میرے لئے اب گذشتہ واقعات پر کف افسوس ملنا فضول ہے۔ کیونکہ ان کی تلافی تو کسی صورت میں ممکن نہیں۔ لازم ہے کہ اب میں موجودہ زمانے سے بہترین فائدہ حاصل کرنے اور مستقبل کو مضبوط تر بنانے کی کوشش کروں۔ کیا میں جوان نہیں ہوں۔ آئینہ کہتا ہے۔ ہاں میں جوان ہوں۔ خوبصورت ہوں۔ میرے حسن کی تعریف سینٹ ڈیوڈ کے زاہد و عابد پادری نے بھی اس وقت کی تھی۔ جب اس نے چند دن گذرے۔ مجھے لیڈی مارلبرو کے مکان پر دیکھا تھا۔ ہاں تو اگر کلیسا کا ایک انتہا درجہ پاکباز زاہد ایک ایسا واعظ جس کی تعریف اس

کے اعلیٰ چال چلن اور راست شعاری کے لئے ساری دنیا کرتی ہے۔ میری مسکراہٹ کے تیر کا نشانہ بن سکتا ہے۔ اگر وہ شخص جو کہتا ہے میں اصولاً شادی نہیں کرتا۔ اور جس کی زندگی کو لوگ اوروں کے لئے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ میرے کان میں دبے لفظوں میں ایک تعریفی کلمہ کہکر اُس کمزوری پر شرمسار ہوسکتا ہے۔ یقیناً اگر میرا حسن ایک ایسے معجزہ کو ظہور میں لاسکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ میری آئندہ ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر رہے"

وہ رُک گئی۔ اور چند لمحوں تک بڑے غور سے آئینہ میں اپنی نورانی صورت کو دیکھتے رہنے کے بعد پھر کہنے لگی۔ "میں اب اِس گھر میں اس بے اصول ظالم شوہر کے پاس نہ رہوں گی۔ بخدا مجھے اس ہوا سے بھی نفرت ہے۔ جسمیں وہ سانس لیتا ہے۔ میں اپنے آپ کو ایک ایسے جعلساز اور بدمعاش آدمی سے وابستہ رکھنا پسند نہیں کرتی۔ اس زنجیر کو جس نے جزدی طور پر اب بھی مجھے اس کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ توڑنے کا وقت آگیا میں اس قید سے نکلکر فٹزہارڈنگ کے پاس چلی جاؤں گی۔ وہ مالدار ہے۔ اُس کے سینہ میں جوشِ محبت ہے۔ شاید میری محبت کی ریشمی زنجیر اب بھی اُسے قید میں رکھ سکے۔ خیر دیکھا جائے گا۔ اگر اُس نے شوق سے آکر اپنے سر میرے پاؤں پر رکھدیا۔

تو بازی میرے ہاتھ ہے۔ ورنہ ...... اُس نے اطمینان سے مُسکراتے ہوئے کہا" اُس کے برابر شکیل اور مالدار اور بہتیرے ہیں جنہیں اس سے بھی زیادہ آسانی کے ساتھ بس میں کیا جا سکتا ہے۔"

پھر میز کے پاس بیٹھکر لیڈی سیسیلیا نے حسب ذیل رقعہ لکھا۔

پیارے فنز ہارڈنگ! آج سہ پہر کو ٹھیک تین بجے مُجھ سے ملنا۔ کیونکہ سر روبرٹ نے اپنی فطری بزدلی پر پردہ ڈالنے کے لئے جو دروغ بیانیاں صبح تمہارے روبرو کی تھیں۔ اُن کے متعلق مجھے بہت سی باتیں کہنا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ کسی جھگڑے میں اُلجھنا نہ چاہتا تھا اور اپنے مردانہ طریق کو چھپانے کے لئے اُس نے میرے خلاف جھوٹ کا طومار باندھنا ضروری سمجھا۔ اس لئے آج تین بجے ضرور مجھے ملنا۔ میں مکان پر تمہاری خاطر بالکل اکیلی رہونگی۔

یہ رقعہ اس نے کپتان فنز ہارڈنگ کے پاس اپنی خادمہ کے ہاتھ بھیجا۔ جو اس قسم کی باتوں میں اپنی مالکہ کی پورے طور سے معتمد تھی۔

رقعہ بھیجکر لیڈی سیسیلیا سنگار میں مصروف ہوئی۔ صبح کا ماحضر تناول کیا۔ کچھ عرصہ اخبار دیکھا۔ اور اس کے بعد ایک ناول کا مطالعہ کرتی رہی۔ اسی طرح دِن کا ایک بج گیا۔ اُسوقت

یہ معلوم کر کے کہ مسٹر رو پرٹ نصف گھنٹہ پہلے کہیں باہر چلا گیا ہے۔ وہ اپنے کمرے سے اُتر کر نشست گاہ میں آ بیٹھی۔

اُس وقت اُس نے بالکل سادہ پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ مگر اِسی سادگی میں ہی اُس کا حسن اپنی پوری تاب میں تھا۔ اُس نے اِس روز اپنے عاشق کو بس میں کر لینے کا مصمم ارادہ کر رکھا تھا۔ اور اسمیں کچھ شک نہیں کہ اِس کام میں اس کو اپنے حسن ظاہری سے غیر معمولی حد تک مدد ملنے کی اُمید تھی۔

اُس کے ملائم بھورے بال اُس کے ڈھلوان کندھوں تک آئے ہوئے تھے۔ اُس کی نیلگوں آنکھیں جوش کی سُرخی سے گرما رہی تھیں۔ اور اُس کی دودھ کی ایسی سفید چھاتی اُس سیاہ پوشاک میں جو اُس نے اس وقت پہن رکھی تھی۔ پُورے نکھار پر تھی۔

انگیٹھی پر رکھے ہوئے ٹائم پیس نے دو بجائے تھے۔ کہ یکایک باہر کے دروازے پر کسی نے زور سے دستک دی۔ سیلیا گھبرا کر اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اپنے عاشق کے شوق انتظار میں وہ نوکروں سے یہ کہنا بھول گئی تھی۔ کہ کپتان کے سوا کوئی اور آئے تو وہ اُس سے کہہ دیں۔ لیڈی سیلیا گھر پر نہیں ہے۔ لیکن اب غفلت کا انسداد غیر ممکن تھا۔ کیونکہ اس کے نشستگاہ سے باہر نکلنے تک ایک نوکر نے باہر کا دروازہ کھولدیا۔ بحالت مجبوری وہ پھر کمرے میں واپس آ کر اسی صوفہ

پر بیٹھ گئی۔ اور نا واقفی سے جس کی شخصیت کا تا حال اُسے علم نہ تھا۔ سیلیا ہر طرح مطمئن ہو گئی۔

حسن اتفاق سے یہ وہی فوجی افسر تھا۔ مگر فی الحال اُس کے انداز سے محبت اور ملامت کی بجائے ہمدردی کا گمان ہوتا تھا۔ اس کا طریق عمل محض دوستانہ اور اخلاق آمیز تھا۔ عشق کی گرمجوشی اُس سے مفقود تھی۔

لیڈی سیلیا نے اُسے دیکھکر کہا۔ "فٹز ہارڈنگ کیا بات ہے؟ تم مجھ سے اس قسم کی ہمدردی کر رہے ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ جو باتیں تم نے میرے برخلاف سُنی تھیں۔

"لیڈی سیلیا" فوجی افسر نے جواب دیا۔ "میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ اب میں اندھی محبت کے زیر اثر نہیں رہا۔ آج صبح تمہارے شوہر کا طرز عمل اس آدمی کا تھا جو حالات پیش آمدہ کے مطابق چل رہا ہو۔ میں اس بات کو پورے طور پر سمجھ سکتا ہوں کہ وہ اپنی فطری بزدلی کو چھپانے کے لیے محض ظاہرداری سے کام نہ لے رہا تھا۔ نہیں سیلیا تمہارے شوہر میں اور عیب خواہ کچھ ہوں۔ بہر صورت وہ بزدل نہیں ہے۔ یہ تو تھا تمہارے شوہر کا معاملہ۔ خود اپنی نسبت میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب تک مجھکو اس بات کا یقین تھا کہ تم اس محبت کو جو تمہارے شوہر کا جائز حق ہے۔ مجھ پر

نثار کر رہی ہو۔ جب تک میرا خیال تھا کہ صرف میری محبت نے تمہیں اپنے شادی کے عہد و پیمان فراموش کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ اُس وقت تک یہ خواب مجرمانہ تو تھا۔ لیکن اُس میں شیرینی کا گہرا عنصر پایا جاتا تھا۔ مگر اب کہ میں اِس خواب سے بیدار ہو چکا ہوں۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے میری خاطر کسی ایثار سے کام نہیں لیا۔ دوسرے لفظوں میں جب سے مجھے اِس بات کا علم ہوا ہے کہ تم اس قسم کی محبت لیکر میری بغل میں نہ آئی تھیں۔ جس کو کبھی کی نظروں میں آنے کا خوف ہو۔ اور صبح کے واقعات نے میرا اطمینان کرا دیا ہے کہ تم اِس معاہدہ کی رُو سے جو تمہارے شوہر اور خود تمہارے درمیان ہو چکا ہے۔ اپنے آپ کو ہر طرح محفوظ سمجھتی ہو۔ اس وقت سے میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اور مجھے نظر آگیا ہے کہ لیڈی سیسلیا ہاربرو نے جن خطرات میں پڑنے کا امکان ظاہر کیا تھا۔ اُن کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ اس نے مجھ کیپٹن فٹز ہارڈنگ کی محبت کی خاطر کسی بھی چیز کا ایثار نہیں کیا۔ اِن واقعات نے اس خواب شیریں کو دور کر دیا ہے۔ اور گو موجودہ حالات میں ہمارا عشق زیادہ محفوظ رہ سکتا ہے۔ تاہم اس میں وہ لطف ...... وہ قوت باقی نہیں رہی۔ کیونکہ وہ سحر جس کا مجھ پر اثر تھا، اب بالکل دُور ہو چکا ہے"۔

لیڈی سیسیلیا کی آنکھوں میں عشق و محبت کی وہ جھلک جو پہلے نمودار تھی۔ اُس کی بجائے ان الفاظ نے غصہ اور ناراضگی کے آثار کر دیئے۔ اپنے غرور حُسن کو صدمہ پہنچتے دیکھکر اُس نے تلخ لہجہ میں کہا۔" تو کیا تم اِس وقت مجھے یہ سب باتیں بنانے...... اور پند و نصیحت کر کے میری توہین کرنے کے لئے آئے ہو؟"

" نہیں نہیں سیسیلیا"، فوجی افسر نے کہا۔ میرا منشا ہرگز تمہاری ہتک کرنے کا نہیں ہے۔ بلکہ میں اُن واقعات کو صاف لفظوں میں بیان کر رہا ہوں، جو مجھے یہ کہنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ کہ ہمیں زمانہ ماضی کو فراموش کر کے اپنے تعلقات کو بھلا دینا چاہیئے

لیڈی سیسیلیا ان لفظوں سے نہایت شرمسار ہوئی۔ پہلے کپتان فٹز ہارڈنگ سے اُسے جس قدر محبت تھی۔ اُسی قدر نفرت پیدا ہو گئی۔" خیر یونہی سہی اِس حالت میں ہماری اِس مُلاقات کا خاتمہ جس قدر جلد ہو جائے بہتر ہے۔"

کپتان فٹز ہارڈنگ نے مصنوعی اخلاق سے سلام کیا۔ اور رخصت ہو گیا۔ اُس کے چلے جانے پر لیڈی سیسیلیا صوفہ پر پیچھے کیطرف لیٹ گئی۔ اور آواز بلند کہنے لگی۔

" افسوس! ہار گئی! ہار گئی! یہ اُمید بھی آج ہاتھ سے جاتی رہی۔" یہ کہتے ہوئے اُس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

لیکن چند ہی لمحوں میں اس نے کہا۔ "یہ غم بالکل فضول اور یہ غصہ بیکار ہے۔ غم و غصہ دونوں حسن کے منافی ہیں اور مجھے ان سے بچنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ کیا میں پہلے نہیں کہہ چکی ہوں۔ کہ دنیا میں کپتان فٹز ہارڈنگ کے برابر مالدار اور شکیل اور بہت ہیں۔

یہ کہکر مغرور حسینہ نے آنسو پوچھے۔ اور ظاہری سکون اختیار کیا۔ اس کے بعد آئینہ کے قریب جاکر چہرہ دیکھنے لگی۔ تاکہ معلوم ہو۔ ان آنسوؤں کا خوبصورت چہرہ پر کوئی اثر تو باقی نہیں ہے۔ پھر جبکہ وہ اپنے حسن کے قابل معافی غرور کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔ اسے وہ فقرہ یاد آیا۔ جو سینٹ ڈیوڈ کے پادری نے ایک موقعہ پر اس کے حسن کی تعریف میں کہا تھا۔ اس واقعہ کو یاد کرتے اس کے لبوں پر خود بخود مسکراہٹ پیدا ہوگئی۔ اور خوشامد کا وہ بے معنی اور مبہم فقرہ رفتہ رفتہ اس کے ذہن میں غیر معمولی اہمیت حاصل کرنے لگا۔ اس نے اسے پادری صاحب کی محبت کے اظہار کی ابتدا تصور کیا۔ اور آخر کار جب وہ دیر تک اس پر غور کرتی رہی۔ تو اس میں اسے محبت اور راحت کا دفتر بے پایاں نظر آنے لگا۔

کمزور اخلاق کی حسینہ کی اپنے جذبات دلی کے شوق میں عبادت گزار پادری کو مبتلائے عشق میں تصور کیا۔ اور سمجھا۔ کہ

وہ عالم بے خبری میں اپنے خیالات ظاہر کر چکا ہے۔ پھر اُسے اپنے تخیل میں نظر آیا۔ کہ پادری صاحب اُس کے قدموں میں دوزانو بیٹھے ہیں۔ اور میٹھے میٹھے کلمات میں اپنے عشق کا اظہار کر رہے ہیں۔

کسی قدر بلند آواز میں اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔ "اسی لئے کہا تھا۔ آج شام کو آپ ایسی نظر آتی ہیں۔ کہ اس سے پہلے میں نے نہ دیکھا تھا۔ اس کے یہ الفاظ یقیناً میری زندگی کا نیا باب کھولنے کا موجب ثابت ہوں گے۔" یہ کہکر وہ اس انداز سے مسکرائی۔ گویا اُس کا مقصد بڑی حد تک پورا ہو چکا ہے۔

پھر ذرا توقف کے بعد اُس نے اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "وہ اس کی عمر ۲۶ سال ہے۔ مالدار، شکیل اور اصولاً کنوارا یہ الفاظ کہتے ہوئے اُس کے گلابی ہونٹوں پر طنز اور اطمینان کی مسکراہٹ پیدا ہوئی۔ مگر باوجود اس کے سوسائٹی میں ملنے کا شائق خیر واقعات ثابت کر دیں گے۔ کہ پادری ریجنالڈ ٹرسی اپنے آپ کو زمانۂ حسن و فریب سے محفوظ نہیں سمجھ سکتا۔ ہرگز نہیں۔ اگر اُس کی زبان سے وہ الفاظ۔ جو اُس نے ایک روز رسمی طریق پر کہے تھے۔ ایک خاص انداز سے نہ کہلواؤں۔ تو سیسلیا نام نہیں۔ میں اُس کے خانہ دل کے دبے ہوئے جذبات

جگاؤں گی ۔ میں اُس کے سینے میں اُمنگ ، فرحت ، اور شوق کی نئی کیفیتیں پیدا کروں گی ۔ اور کوئی دِن جاتا ہے کہ وہ میرے قدموں پر پڑا ہو گا ۔ لیکن اس کے لئے سب سے پہلے مجھے اُس کی خصلت اور مزاج کا حال معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے !"

یہ کہکر وہ صوفہ سے اُٹھی ۔ اور المار ی سے ایک مذہبی رسالہ نکالکر کچھ دیر اُس کی ورق گردانی کرتی رہی ۔ پھر اُس صفحہ کو نکال کر جس میں سینٹ ڈیوڈ کے پادری کی خصلت اور ہر دلعزیزی کا حال درج تھا ، مطالعہ کرنے کی غرض سے پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی ۔

مقدمہ ختم ہوا

باب ۱

شکاری گھات میں

سینٹ ڈیوڈ کا شاندار گرجا رسل اور ٹیوسٹاک سکوئر کے بالکل قریب واقع ہے۔ اور جس زمانے کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ تب اُس کے منتظم پادری ریجنالڈ ٹریسی تھے۔ اتوار کا دِن۔ اور صبح کا وقت تھا۔ سینکڑوں خوش پوش مرد عورتیں گرجا میں داخل ہو رہے تھے۔ باہر سڑک پر دو رویہ گاڑیوں کی لمبی قطار کھڑی تھی۔ اور اب بھی کوئی نئی گاڑی آتی۔ تو اُس سے امیر طبقہ کا کوئی آدمی اُتر کر گرجا کے اندر داخل ہوتا نظر آتا تھا۔

گرجا کا اندرونی حصہ فراخ اور آرام دہ بیضوی صُورت کا بنا ہوا تھا۔ اس کی چھت بُلند تھی۔ اور ہر قسم کا سامانِ آرائش نہایت شاندار تھا۔ تین طرف کھُلی گیلریاں، چھت کے

اندر نہایت آرام دہ نشستیں مہیا کی گئی تھیں۔ دروازہ کے اوپر
والی گیلری میں ایک شاندار آرگن باجہ موجود تھا۔ اور دوسرے
سرے پر ایک بڑی سی میز تھی۔ جس جگہ کھڑے ہو کر پادری صاحب
وعظ کیا کرتے تھے۔ وہ آرگن نشستیں تھیں۔ ان سب پر نرم
اور گدگدے گدیلے لگے ہوئے تھے۔ کیونکہ آخر امیروں کا گرجا
تھا۔ اور غریب طبقہ کے لوگ اسمیں بہت ہی کم آتے تھے۔ ان
میں سے چند ایک جو کبھی گرجا کے اندر داخل ہونے کی جرأت
کر لیتے۔ اُن کے واسطے معمولی لکڑی کی بنچیں مہیا کی گئی تھیں۔
اور داخل ہونے کیلئے بھی الگ چھوٹا سا دروازہ تھا۔ تاکہ
جو فیشن ایبل لیڈیاں اور شاندار لباس والے مرد بڑے
دروازہ کی راہ سے داخل ہوں۔ انہیں غریب لوگوں کے ساتھ
مل کر گذرنے میں تکلیف نہ ہو۔

غریب طبقہ کے لوگوں کے واسطے جو دروازہ بنا ہوا
تھا۔ وہاں پولیس کا ایک جوان انتظام کیلئے متعین تھا۔ لیکن
صدر دروازہ پر جو امرا کیلئے مخصوص تھا۔ گرجا کے دو چپراسی
حاضر رہتے تھے۔ جنہوں نے چوڑے سنہری لیس والے لمبے
کوٹ اور فراخ ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں
گلدستے لئے ہوئے تھے۔ اور وہ ہر ایک نئے آنے والے
کو بڑے ادب کے ساتھ اندر داخل ہونے کا راستہ دکھاتے تھے۔

جس وقت کوئی امیر گاڑی سے اُتر کر دروازہ کیطرف آتا تو یہ بڑے مودبانہ لہجے میں کہتے "حضور اس طرف سے تشریف لا بیئے .... بیگم صاحب اس طرف ہو کر چلیئے گا ...... سرکار نشست دکھانے والا حاضر ہے ....

بالو گینوں کی کتاب جس کیلئے آپ نے مجھے اُس روز حکم دیا تھا۔ موجود ہے .... حضور دیکھئے یہ جگہ ذرا ڈھلوان ہے .... بیگمات کیلئے گذرنے کا یہ راستہ ہے۔ صاحبان آپ از راہ عنایت اِدھر سے ہو کے گذریئے گا۔ جی ہاں .... یقیناً ...... نشستیں دکھانے والا آپکو آپ کی جگہ پر لے جائیگا ...... بائیں جانب کی نشستیں کم و بیش بالکل خالی ہیں۔ حضور اِس طرف کو تشریف لائیں۔

دُوسری جانب بغلی دروازہ پر پولیس کا جو آدمی انتظام کر رہا تھا۔ وہ نئے آنے والوں کو اِن لفظوں میں مخاطب کرتا "اری او عورت، کدھر کو گھسی جا رہی ہے۔ کیا تو اندر بیٹھنا چاہتی ہے۔ ذرا اپنے کپڑوں کو دیکھ۔ اِس حالت میں میں تجھے اندر داخل نہ ہونے دوں گا۔ او شریر لونڈے پیچھے ہٹ جا۔ ورنہ دیکھ یہ ڈنڈا تیری کمر پر دوں گا۔ او بڑھیا۔ کدھر کو منہ اُٹھائے چلی جا رہی ہے؟ اِس گرجا میں سُرخ کپڑے والوں کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ تم اِس پاس والے گرجا میں جاؤ۔

ارے تو یہ کیسی ٹوپی پہنکر آیا ہے۔ ہٹ جا تیرے لئے جگہ نہیں ہے .... بھلا وہ جوان عورت کون ہے؟ ہاں ہاں تم اندر آ سکتی ہو۔ ایسی خوبصورت عورتوں کے لیئے ممانعت نہیں ہے۔ ہاں میری جان اِدھر سے ہو کر گذر جا۔ ارے دیکھنا! یہ کون ہے۔ جس کے مُنہ پر ناک ہی نہیں۔ ارے میاں نہیں۔ میں تمہیں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ نکٹوں کے لیئے اِس گرجا میں خاص طور پر ممانعت ہے کیوں؟ اِس لیئے کہ شریف عورتیں تمہیں دیکھکر ڈر جائیں گی۔ لیڈیاں پہلے ہی تم لوگوں سے بیزار ہیں۔ اِس لیئے سوائے خاص خاص آدمیوں کے میں اور کسی کو اندر داخل نہ ہونے دوں گا .... دیکھنا یہ کون شیطان ہے۔ جو اس قدر بلند آواز سے باتیں کر رہا ہے۔ اس دروازے پر میرے سوا اور کسیکو بولنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ میں سرکاری آدمی ہوں .... جوان عورت اِدھر سے ہو کے گذرے۔ دروازہ کھلا ہوا ہی ہے۔ اگر اب تک تیری شادی نہیں ہوئی۔ تو یقیناً اب ہو جانی چاہیئے .... یہ گدھے کی طرح کون دانت نکال رہا ہے۔ ابے چپ کرتا ہے کہ آؤں .... بڈھے میاں تم کہیں کاریگر کا کام کرتے ہو۔ مگر اِس گرجے میں کاریگروں کو نہیں آنے دیتے۔ تمہاری کلائیاں بالکل کالی ہیں۔ اور ہاتھوں میں دستانے بھی نہیں۔

ادھر یہ لڑکی پیچھے ہٹ جاؤ۔ اور اِس سُرخ فیتے والی لڑکی کو گذر جانے دو۔ اِس کی پوشاک صاف ستھری ہے ہاں ہاں۔ تم بے تکلف آسکتی ہو۔ .... بس بس! اور وں کی گنجائش نہیں اور اب تو باجہ بھی بجنا شروع ہو گیا ہے۔

یہ کہکر پولیس مین نے بہت سے غریب آدمیوں کو دھکا دیکر پرے ہٹا دیا اور دروازہ بند کر لیا۔

گرجا کے اندر کم و بیش تمام نشستیں پُر تھیں۔ غالباً لوگ یہاں پر اظہار عقیدت کے لئے اِس قدر نہ آتے تھے۔ جسقدر ایک دُوسرے کو دیکھنے یا دکھانے یا اپنے مرتبہ دولت و حسن کا اظہار کرنے کی غرض سے آیا کرتے تھے۔

باجے کی خوشگوار آواز مقدس گرجا کے اندر گونجنے لگی اور اس کے ساتھ ہی چند نوجوانوں نے جن کی تعلیم ایک مشہور موسیقی دان کے سُپرد تھی۔ مذہبی گیت گانا شروع کیا۔ ایک معمر پادری جس کے بال اس کے لبادہ کے برابر سفید تھے وعظ کرنے کی میز کے قریب بیٹھا تھا۔ اور اس کے پاس ہی ایک نشست پر گرجا کے بڑے پادری صاحب ریجنالڈ تریسی بیٹھے ہوئے تھے۔ جن پر سارے مجمع کی نظر لگی تھیں۔

پادری صاحب کا قد موزونیت کے ساتھ لمبا تھا۔ اور اُن کی وجاہت بجائے خود اُن کی ہر دلعزیزی کا ایک خاص

ذریعہ تھی۔ اُن کا چہرہ شکیل اور پیشانی فراخ اور بلند تھی۔ ان کے سیاہی مائل بھورے بال قدرتی خم کھائے ہوئے تھے۔ اور اُن کی آنکھوں میں ذہانت کی گہری چمک موجود تھی۔ اُن کی لمبی ناک چھوٹا منہ متناسب ٹھوڑی اُن کے چہرے کی موزونیت کو دوبالا کر رہی تھی۔ اور اُن کے بڑے بڑے شاندار گلمچھے جو ٹھوڑی کے نیچے ایک دُوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اِن تمام موزونیت کی جان تھے۔

اِن کی صورت سے تقدس اور سنجیدگی برستی تھی۔ گو اس میں کسی قسم کا تصنع ہرگز نہ تھا۔ وہ اِس گیت میں شریک نہ ہوئے مگر اس کے الفاظ خود بخود اُن کے دِل میں دہرائے جا رہے تھے اور وہ گاہ بگاہ اس کتاب کو جو اُن کے ہاتھ میں تھی، دیکھنے لگتے تھے۔

بظاہر وہ اس بات سے باخبر تھے۔ گو اس باخبری کا اظہار کسی طریق پر نہ ہوتا تھا۔ کہ سارے مجمع میں سب سے زیادہ توجہ اُنہی پر لگی ہوئی ہے۔ اُن کی صورت پر کسی قسم کے بناوٹی آثار زہد نہ پائے جاتے تھے۔ باوجود اس کے ان کی مذہبی گرمجوشی نے اُن کے چہرے پر ایک ایسی جھلک پیدا کر دی تھی۔ کہ ملنے والے کے اندر خود بخود ادب و تعظیم کا احساس پیدا ہوتا تھا۔ اس وقت سینکڑوں خوبصورت آنکھیں اُن کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ اور

حسین دوشیزہ لڑکیاں بجائے اپنی کتابوں کے انہیں کو چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔

یکایک گیت ختم ہو گیا۔ اور اس کے بعد باقی کارروائی شروع ہوئی۔ کچھ عرصے کے بعد پھر باجہ بجنا شروع ہوا۔ اور ایک اور گیت گایا گیا۔ جس کے خاتمہ پر پادری صاحب ہنز کے قریب آئے۔ اور تمام حاضرین کی توجہ اُن کیطرف لگ گئی۔ گیت ختم ہو چکا تھا۔ اب وعظ کا آغاز ہوا۔

ہمارے لئے اس جگہ اس وعظ کا خلاصہ بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ شائد اسی قدر کہنا کافی ہوگا۔ کہ پادری صاحب کی فصاحت اور بلاغت ویسی ہی دلفریب اور شاندار تھی۔ جیسی ان سے منسوب ہو چکی تھی۔ ہاں ایک قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اُن کے اس وعظ پر باقی حاضرین میں سے نسبتاً زیادہ توجہ لیڈی سیسلیا ہاربرو کی لگی ہوئی تھی۔ جو منبر کے قریب اُس نشست پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جس کے پاس والی نشست پر اس سے پہلے اتوار کو پادری صاحب خود بیٹھے تھے۔

وہ اکیلی تھی۔ کیونکہ اُس نے اس نشست کو اس سے پہلے روز اپنے لئے مخصوص کرالیا تھا۔ اور جب کبھی پادری صاحب کی نظر اُس کیطرف اُٹھتیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ لیڈی سیسلیا آنکھوں سے آنسو پوچھ رہی ہے۔ شائد اس لئے کہ وعظ

حقیقت میں نہایت موثر اور جگر سوز تھا۔

بار ہا اس نے سوچا کہ پادری صاحب نے مجھے اچھی طرح دیکھ لیا ہے۔ اس خیال کے دل میں آتے ہی اس کا دل خوشی سے دھڑکنے لگتا تھا۔

جب وعظ ختم ہو گیا۔ اور باقی مجمع رفتہ رفتہ منتشر ہونے لگا۔ تو وہ پھر بھی اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔ یہاں تک کہ گرجے کے اندر سوائے اس کے اور دو تین ایسے شخصوں کے، جن کا تعلق گرجا سے تھا، اور کوئی شخص موجود نہ رہا۔ چند منٹ کے عرصہ میں وہ عورت جس کے سپرد نشستوں کا انتظام تھا۔ اس کے قریب آئی اور کہنے لگی۔ "میڈم تھوڑی دیر میں گرجا کے دروازے بند ہونے والے ہیں"!

لیڈی سیسیلیا نے کہا کہ میں بہت کمزوری محسوس کر رہی ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے غش آنے لگا ہے۔ اگر ہو سکے تو پانی کا ایک گلاس لا دو۔

عورت نے کہا۔ میں ابھی آتی ہوں۔ اور یہ کہکر جلد جلد قدم اٹھاتی ایک طرف کو چلی گئی۔ تھوڑی دیر میں وہ خود پادری صاحب کو ساتھ لئے واپس آئی۔ جنوں نے قریب آ کر پوچھا۔ کیا تمہارے خیال میں اس خاتون کی طبعیت بہت خراب ہے"؟

عورت نے جواب دیا۔ جناب وہ بہت کمزور معلوم ہوتی

ہیں .... دیکھئے اِس نشست پر ہی تو بیٹھی ہیں۔

پادری ریجنالڈ ٹریسی نے نشست کے قریب آکر فوراً علیل حسینہ کو پہچان لیا۔ پھر کہنے لگا۔" لیڈی ہاربرد کیا آپ کا مزاج بہت ناساز ہے؟" اس کے ساتھ ہی اُس نے پانی کا گلاس اس عورت سے لیکر لیڈی سیسلیا کو اپنے ہاتھ سے دیا۔

لیڈی سیسلیا نے کہا۔" نہیں .... کچھ مضائقہ نہیں۔ غالباً گرمی کے باعث میرا دِل گھبرانے لگا ہے؟" اور یہ کہکر اُس نے پادری صاحب کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیکر پی لیا۔ پھر کہنے لگی۔" مسٹر ٹریسی میں آپ کی اِس توجہ کے لئے تہِ دل سے ممنون ہوں۔ اب میری حالت پہلے کی بنسبت کچھ رو بہ اصلاح ہے؟"

پادری صاحب نے اِس خیال سے کہ اُن کا مزاج واقعی میں بہت ناساز ہے، درخواست کی۔ کہ آپ مہربانی سے چند منٹ کیلئے نشستگاہ میں تشریف لے چلیے؟

لیڈی سیسلیا نے کانپتی اور رُکتی ہوئی آواز میں کہا۔ " میں اسے آپ کی خاص عنایت تصوّر کرتی ہوں؟"

ریجنالڈ ٹریسی نے اپنا بازو پیش کیا۔ اور اُسے اپنے ساتھ نشستگاہ کیطرف لے چلا۔ اس جگہ وہ معمر پادری بھی بیٹھا تھا۔ جس نے وعظ سے پہلے خطبہ پڑھا تھا۔ اور جواب چیری شراب کا ایک گھونٹ پی رہا تھا۔

مسٹر ٹریسی نے ایک کرسی سیسیلیا کے لئے پیش کی جس پر بیٹھتے ہوئے اُس نے کہا۔ "میں نہایت شرمسار ہوں کہ میری وجہ سے آپکو اس قدر تکلیف ہوئی۔ مگر بات یہ ہے کہ گرجا میں کچھ تو ہجوم کے باعث اور سچ پوچھئے تو زیادہ تر آپ کے پُراثر وعظ کی بدولت میں اِس قدر متاثر ہو گئی۔

پادری صاحب نے جن کے دِل پر لیڈی سیسیلیا کے بیان کردہ آخری باعث علالت کیوجہ سے خاص اثر ہوا تھا۔ کہا۔ "اسمیں کچھ شک نہیں کہ گرجا میں ہجوم بہت تھا"

"باوجود اِس کے میں یقین کرتی ہوں کہ آپ کے پُراثر وعظ کی کشش مجھے پھر بھی یہاں آنے پر مجبور کریگی" لیڈی سیسیلیا نے مُسکراکر جواب دیا۔

مسٹر ٹریسی نے جُھک کر سلام کیا۔ اور وہ خود بھی مُسکرایا۔ دونوں کے دانت نہایت چمکدار تھے۔ اور یہ ناممکن تھا کہ ایک کی نظر دُوسرے کے اِس قدرتی سامانِ زیبائش پر نہ پڑتی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد سیسیلیا نے کہا۔ "اب میری طاقت بحال ہو چکی ہے۔ اور میں گھر جاتی ہوں۔ آپ نے جس توجہ سے کام لیا ہے۔ اِس کے لئے میرا دِلی شکریہ قبول فرمائیے۔"

"لیڈی ہاربرو آپ اِس کا ذکر نہ کیجئے۔ مگر اِس ناسازی طبعیت کے بعد میں آپ کو تنہا نہ جانے دوں گا۔ اِس لئے اجازت

دیجیے کہ میں آپ کو آپ کے دروازے تک چھوڑ آؤں۔"

"میں آپ کی عنایتوں سے اِس قدر بیجا فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتی کہ آپ کے کام میں ہرج واقع ہونے دوں"

لیکن رجینالڈ ٹریسی نے فوراً قطع کلام کرکے کہا۔" نہیں حسن اتفاق سے میں بھی ٹیوسٹاک سکوئر کیطرف ہی جارہا ہوں۔ وہاں کچھ کام ہے ...."

لیڈی سیسیلیا نے ایک اعلیٰ تربیت یافتہ عورت کیطرح جیسی کہ وہ تھی۔ مزید انکار نامناسب سمجھا۔ اور پادری صاحب کے ساتھ چلنے پر رضامند ہوگئی۔

اِس تھوڑے فاصلے کے درمیان میں ہی اس نے اپنے آپکو حتی الامکان پادری صاحب کے مرغوب خاطر بنانے کی پوری کوشش کی۔ ہرچند دونوں میں گفتگو زیادہ تر مذہبی معاملات پر ہی ہوتی رہی تاہم لیڈی سیسیلیا نے عمداً پادری صاحب کی خوشنودی کیلئے بعض ضمنی معاملات کا ذکر بھی چھیڑ دیا۔ مثلاً اِس بات کا کہ اُن کا وعظ نہایت پُراثر تھا۔ اور حاضرین پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا اِس کے علاوہ اُس نے بناوٹی صداقت کے لہجے میں مسٹر ٹریسی سے اِس وعظ کے دو تین فقرات کا مطلب بھی پوچھا۔ گویا وہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ اُسنے اُنکا وعظ بڑے غور سے سُنا ہے۔

مسٹر رجینالڈ ٹریسی آخر انسان تھے۔ اور انسان کی

گمنز دریاں ہو نالانی ہے۔ غیر ممکن تھا کہ ایک جوان اور حسین عورت ان کے وعظ کی فصاحت اور تاثیر کی تعریف کرے۔ اور وہ اس سے خوش نہ ہوں۔ خوشی کا یہ احساس اس لئے اور بھی دوبالہ ہو گیا۔ کہ نوجوان حسینہ اُن کا بازو پکڑے ساتھ چل رہی تھی۔ اس کے علاوہ گاہ بگاہ وہ جادو اثر آنکھیں خودبخود علم و پارسائی کے انداز سے اُن کے چہرے کیطرف اُٹھیں۔ اور اُن سے وعظ کے اُنہی فقرات کے متعلق سوال پوچھے جاتے۔ جنہیں وہ خود بہترین سمجھتے تھے۔ ان تمام حالات میں اُن کا خوشی سے پھُول جانا قدرتی تھا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ اثنائے گفتگو میں برابر مسکراتے اور اپنی طرف سے اِس حسینہ کا منظورِ نظر بننے کی پوری کوشش کرتے رہے۔

آخرکار دونوں لیڈی ہاربرد کے دروازے تک پہنچ گئے۔ حسینہ نے اُن سے تھوڑی دیر تشریف رکھنے کی درخواست کی۔ مگر مسٹر ٹربیبی نے ایک ضروری کام پر جانا تھا۔ اس لئے معذرت چاہی۔ ورنہ سچ پوچھئے تو وہ چند منٹ کے لئے بیٹھ جانے پر ضرور آمادہ ہو جاتے۔

رُخصت ہوتے وقت لیڈی سیبیلیا نے بڑی گرمجوشی سے اُن سے ہاتھ ملایا۔ دو تین منٹ تک وہ اس کا ہاتھ پکڑے دوبارہ شکریہ ادا کرتی رہی۔ یہ فعل بجائے خود قدرتی تھا۔ مگر

اِس نازک ہاتھ کا رجینالڈ ٹرلیبی کے ہاتھ سے ملنا اِس کے اندر ایک ایسی حس پیدا کر لینے کا موجب ہوا جسے اِس سے پہلے اُس نے کبھی محسوس نہ کیا تھا۔ اُس کے سارے جسم میں خوشی کی ایک برقی رو سرایت کر گئی۔

لیکن جُدا ہونے کے بعد جب وقت سینٹ ڈیوڈ کے پادری صاحب رستہ چل رہے تھے۔ تو انہیں بار بار محسوس ہوتا تھا کہ اُن کے خیالات ان سنجیدہ معاملات سے ہٹکر جن کے وہ عادی تھے۔ بار بار مِس لطف مخفنے کی یاد دلاتے تھے۔ جو انہوں نے لیڈی ہاربرد کی صحبت میں اِس قدر خوشی سے بسر کیا تھا۔

باب - ۲

تریا چرتر

لیڈی سیسلیا عموماً شام کے وقت گرجا نہ گئی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو کم از کم آداب اخلاق کی بنا پر ہی پادری ریجنالڈ ٹرلیسی میری مزاج پرسی کو ضرور آئینگے۔ اِس روز اُس نے اپنے بناؤ سنگار پر خاص توجہ دی۔ سر روبرٹ ہاربرو تو اپنے جگری دوست چیچسٹر کے ساتھ فرانس روانہ ہو چکے تھے۔ اس لئے اس طرف سے کسی قسم کی فکر باقی نہ رہی تھی۔ اس کو اختیار تھا کہ اپنی تجاویز کو جس طرح چاہے۔ عمل میں لائے۔ کیونکہ اس کی خادمہ ہر طرح وفادار تھی۔

وہ نظارہ کچھ کم دلکش نہ تھا کہ سارہ اپنی مالکن کو حسن و جمال کا مکمل نمونہ بنانے میں پوری کوشش سے کام لے رہی ہے۔ خود لیڈی سیسلیا سنگھار کی میز کے پاس ہاتھوں میں سنہرے کنارہ کا بیضوی آئینہ لئے بیٹھی۔ اور سارہ اُس کے خوش نما بالوں کو آراستہ کر رہی تھی۔

یکا یک لیڈی سیسیلیا نے اپنی بانکی صورت کو آئینہ میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "سارہ اِس وقت کیا بجا ہوگا؟"

"بارہ ایک کا عمل ہے"۔ سارہ نے جواب دیا۔

"بہت کم وقت باقی ہے۔ سارہ تو نے بالوں کے جو کنڈل بنائے ہیں۔ واقعی بہت خوشنما ہیں۔ اب میرے پچھلے بالوں کو بھی اس طرح پورے توجہ سے آراستہ کر۔ بھلا میرے چہرے پر کنڈل خوب سجتے ہیں۔ یا سادہ بال؟"

"سرکار کنڈل کی کیا بات ہے۔ اور لونڈی نے آج حضور کے بالوں کو اِس خوبی سے آراستہ کیا ہے کہ بانڈ سٹریٹ یا برلنگٹن ارکیڈ کا کوئی مشہور کاریگر بھی کیا کرے گا!"

"بیشک تیرے ہاتھوں کی صفائی کی تعریف کرتی ہوں"۔ سیسیلیا نے اپنا خوبصورت چہرہ آئینہ کے اندر دیکھتے ہوئے کہا۔ "اچھا اب میں نشستگاہ میں جاتی ہوں"۔

اسجگہ پہنچکر چالاک عورت نے چند مذہبی کتابیں ایک میز پر پھیلا دیں۔ اور اس کے بعد ایک نیا ناول ہاتھ میں لیکر پڑھنے لگی۔ ٹھیک دو بجے تھے کہ دروازہ پر دستک کی آواز سُنائی دی۔ لیڈی سیسیلیا نے ناول کو صوفہ کے گدے کے نیچے چھپا دیا۔ اور ایک مذہبی کتاب لیکر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر میں خادمہ نے عرض کیا کہ پادری ریجنالڈ ٹریسی تشریف لائے ہیں

لیڈی سیسلیا نے کسل کے انداز دلفریب سے اُٹھکر اُن کا استقبال کیا۔ پادری صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر کہا!
"میں یہ دیکھنے کیلئے آیا تھا کہ یور لیڈی شپ کا مزاج اب کیسا ہے۔ کیونکہ کل تو آپ کی طبیعت بہت ناشاد تھی"!
اِس پر سیسلیا نے مُسکرا کر جواب دیا۔ میں اِس توجہ کیلئے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میری صحت پورے طور پر تو بحال نہیں ہوئی۔ تاہم کسیقدر بہتر ہے۔ دراصل کل آپ سے رُخصت ہونے کے بعد میری طبیعت پھر خراب ہو گئی تھی"۔
"اوہ۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ میں نے کل شام آپ کو گرجا میں نہیں دیکھا۔ مجھے خود اندیشہ تھا کہ آپ کی طبیعت پھر ناساز نہ ہو گئی ہو"!
لیڈی سیسلیا نے اِن الفاظ کو سُنکر جو اُس کی آرزوؤں کیلئے ایک روشن شعاع کا درجہ رکھتے تھے۔ بمشکل کامیابی کی مُسکراہٹ کو ضبط کیا۔ کیونکہ اب وہ جانتی تھی۔ کہ ریجنالڈ نے گرجا میں اُس کی عدم موجودگی کو محسوس کیا ہے۔ کہنے لگی "میں آپکو یقین دلاتی ہوں۔ کہ اگر میری طبیعت اِس قدر خراب نہ ہوتی۔ تو میں ہرگز آنے سے باز نہ رہتی۔ کیونکہ وہاں ہم دُنیا داروں کو بہت مفید سبق حاصل ہو سکتے ہیں"!
"باوجود اِس کے افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ

عام طور پر ان باتوں کو جو منبر سے ان کے روبرو بیان کی جائیں۔ ایک گھنٹے کے اندر ہی بُھلا دیتے ہیں۔" پادری صاحب نے جواب دیا۔

سیسیلیا نے پادری صاحب کی تعریف کا اچھا موقعہ دیکھکر کہا۔ "اس کی وجہ یہ ہے کہ وعظ کرنے والوں کو اپنے کلام میں تاثیر پیدا کرنی نہیں آتی۔ میرے خیال میں ہمارے گرجوں میں لوگوں کی آمدرفت اس صُورت میں بہت بڑھ سکتی ہے۔ کہ وعظ کرنے والوں کانوں کی بجائے سُننے والوں کے دِلوں پر اثر ڈالیں۔ جیسا آپ کیا کرتے ہیں۔"

"میرا اپنا یہ عقیدہ ہے کہ الفاظ محض کانوں تک نہ پہنچنے چاہئیں۔ بلکہ وہ ایسے ہوں کہ سُننے والوں کے دِلوں میں گھر کر جائیں۔" پادری صاحب نے شرمیلے پن سے جواب دیا۔

"مسٹر ٹریسی" چالباز عورت نے پُرخیال انداز سے کہا۔ "میں آپ سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ میری خانگی زندگی خوشی کی زندگی نہیں۔ سر روپرٹ میری نسبت اپنی خوشیوں کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ وہ ہفتوں میری خبر تک نہیں لیتے۔" یہ کہکر اُس نے اپنا خوشبودار ریشمی رومال آنکھوں سے لگا لیا۔

مسٹر ٹریسی نے اپنی کُرسی اور آگے سرکا کر اُس صوفہ کے قریب جس پر سیسیلیا بیٹھی تھی۔ یہ حرکت بالکل قدرتی تھی۔ کیونکہ

گفتگو جوں جوں زیادہ پر اعتماد ہوتی گئی۔ اسی نسبت سے درمیانی فاصلہ کم ہوتا گیا۔ یکایک لیڈی سیسیلیا نے اپنا خوشنما چہرہ پادری صاحب کیطرف اٹھا کر کہا۔ "لیکن سراسر نامناسب ہے کہ میں دکھوں کی داستان آپ کے رُو بیان کر دوں۔ گو اس کے ساتھ ہی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر ہم دنیادار اپنے غموں کو آپ لوگوں کے روبرو بیان نہ کریں۔ تو صبر و تسکین کا سبق کہاں سے حاصل کر سکتے ہیں"؟

"آپ بجا فرماتی ہیں"! پادری صاحب نے جواب دیا۔ یہی بات مجھے بسا اوقات رومن کیتھولک مذہب کا ایک امتیازی نشان نظر آتی ہے۔ اس پر انسان پادری پر پورا اعتماد کر کے اُسے اپنا روحانی سہارا سمجھتا ہے۔ اور اپنی داستان اُس کے روبرو بیان کر دیتا ہے"!

"مجھ سے پوچھئے تو میں اِس قسم کے رواجات کو سخت ناپسند کرتی ہوں۔" لیڈی سیسلیا نے کہنا شروع کیا۔ جو ہم دنیاداروں کو حصول تسکین کے اس واحد ذریعہ سے محروم کر دیتے ہیں۔ بھلا دیکھئے تو نیک دل پادری کتنی حالتوں میں لوگوں کو تسکین دیکر اُن کی خانگی زندگی کو زیادہ آرام بنا سکتے ہیں۔ ان کے الفاظ کس قدر آزردہ دلوں کو سکون حاصل کرنے کا سبق دے سکتے ہیں۔ اے صاحب۔ میں محسوس کر لی

ہوں کہ آپ کی فصاحت خود مجھے ایسا سبق سکھا سکتی ہے۔ کہ میں اپنے خانگی غم والم کو کس طرح خوشی سے برداشت کرنے کے قابل ہوں۔"

"تو اس صورت میں میری پیاری لیڈی سیسلیا آپ مجھے اپنا رفیق سمجھئے۔" پادری صاحب نے اپنی کرسی اور آگے سرکاتے ہوئے کہا۔ "آپ مجھے اپنا دوست جانئے۔ اور اگر میری ناچیز کوششوں سے آپ کی خانگی زندگی زیادہ آرام سے ہو سکے۔ تو میرے لئے اس سے زیادہ فخر کی بات اور کیا ہو سکتی ہے"

"مسٹر ٹرلسی میں اس ہمدردی کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں کہ آپ مجھے اپنی رفاقت کا شرف دیتے ہیں۔ میں اسے شوق سے قبول کرتی ہوں۔" یہ کہکر لیڈی سیسلیا نے اپنا ہاتھ پادری صاحب کیطرف بڑھایا۔

ریجنالڈ نے اس نازک۔ گرم سپید ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ تو اس نے ان کے ہاتھ کو ذرا سا دبایا۔ پادری صاحب نے بھی ایسا ہی کیا۔ کیونکہ آخر یہ رشتہ رفاقت کی ایک ظاہری علامت تھی۔ جو ان میں قائم ہوا تھا۔ اور بظاہر اس میں عیب کی کوئی بات نہ تھی۔ لیکن خدا معلوم اس نازک گورے ہاتھ میں کون سی برقی لہر پوشیدہ تھی۔ جو پھر ایک بار ان کے بدن میں دوڑ گئی۔ ان کے رخساروں پر سرخی کی جھلک

نمودار ہوئی۔ اور ایک لمحہ کیلئے ان کی آنکھیں اس حسینہ کی فتنہ خیز آنکھوں سے مل گئیں۔ جو ان کی دوستی کی طلبگار تھیں۔

لیڈی سیسلیا یہ دیکھ کر کہ اُس کی ساری چالیں کارگر ہوتی جا رہی ہیں۔ اور شکار اب دام کے قریب تر آنے لگا ہے کہنے لگی۔ "آج سے میں اس بات کا عہد کرتی ہوں کہ آپ کے ہر ایک وعظ کو سُننے گرجا آیا کروں گی۔ مگر اپنی طرف سے آپ کو بھی اِس بات کا وعدہ کرنا چاہیئے۔ کہ جب کبھی اپنی مصروفیتوں سے نصف گھنٹہ کی فراغت ہو۔ تو ضرور اس غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر میری تسکین کا ذریعہ بنتے رہیئے گا۔

پادری صاحب جن پر اس عرصہ میں چالباز حسینہ کا سحر غیر معمولی طور پر اثر انداز ہو چکا تھا۔ کہنے لگے "لیڈی سیسلیا اطمینان فرمائیے۔ میں ہمیشہ اِس روحانی امداد کیلئے، جس کی آپ خواہشمند ہیں حاضر رہوں گا۔ فی الحقیقت اگر میں ایسا نہ کروں تو یہ اِن مقدس اصولوں کے خِلاف ہو گا۔ جن کی حمایت میرا فرض ہے!"

کچھ عرصہ تک اِن میں اسی طرح کی باتیں ہوتی رہیں۔ آخرکار چلتے وقت سیسلیا نے پھر ایک بار یاددہانی کی۔ کہ میں پھر آپ کے دوبارہ آنے کی منتظر رہوں گی۔

اِس کا جواب سادہ لوح ریجنالڈ نے جو کچھ دیا ہو گا۔

اس کو ہمارے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں۔

مکان سے باہر نکلکر گھڑی دیکھی۔ تو اُسے یہ معلوم کرکے سخت حیرت ہوئی۔ کہ باتوں باتوں میں دو گھنٹے گذر گئے۔

مکان کے دروازے کے عین قریب اس نے ایک بد صورت عمر رسیدہ عورت کو کھڑے دیکھا۔ جس کی سانپ کی ایسی آنکھیں۔ اس کے چہرے کیطرف تضحیک کے انداز سے لگی ہوئی تھیں۔ ان آنکھوں کو دیکھکر جن میں کوئی خوفناک لیکن عمیق معنی پوشیدہ تھے۔ پادری صاحب کا نشہ عارضی طور پر ہرن ہوگیا اور ان کے دل میں کوئی بیدرد تیز برچھی کیطرح چبھتی معلوم ہوئی مگر افسوس کہ اُس وقت وہ اس کا مطلب کچھ نہ سمجھ سکے۔

باب ۔۴

آزمائش

"مجھے یقین ہے وہ بُدھ کے روز پھر آئے گا" یہ الفاظ لیڈی سیسلیا کی زبان سے اُس وقت نکلے۔ جب اُس نے پادری صاحب کے جانے پر باہر کا دروازہ بند ہونے سُنا۔

چالباز حسینہ فطرت انسانی سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔ اور اُس نے تھوڑے ہی عرصے میں پادری ریجنالڈ ٹرلیسی کی کمزوری کو محسوس کر لیا تھا۔ یہ کمزوری اُس کی خود پسندی کی عادت تھی۔ اور سیسلیا نے اسی کے ذریعہ اُس پر وار کرنا شروع کیا۔

اب تک ریجنالڈ ٹرلیسی کی زندگی نہایت درجہ پاک و صاف رہی تھی۔ لیکن اس زاہدانہ پاکیزگی کے باوجود اُس کے اندر اُوار کی سختی نہ پائی جاتی تھی۔ کیونکہ وہ شوق سے سوسائٹی میں ملنا اور رقص و سرود کے جلسوں میں شریک ہوتا تھا۔ گو ان میں حصہ نہ لیتا تھا۔ اُس کی گفتگو نہایت خوشگوار اور دلفریب ہوتی تھی۔ اور اُس کی زبان سے کبھی ایک لفظ بھی ایسا ادا نہ ہوتا تھا جس

پر بعد ازاں متاسف ہونا پڑے۔ کوئی شخص دنیا میں اس کا دشمن نہ تھا۔ اور آج تک جس سوسائٹی میں وہ شریک ہوتا رہا۔ اسمیں کبھی کبھی شخص نے اس کے خلاف ایک بھی لفظ نہ کہا تھا۔

یہ قلیل حالاتِ زندگی پادری ریجنالڈ ٹرلیسی کے ہیں۔ جس کی زندگی چھتیس سال کی عمر میں بھی ہر طرح پاک اور بے عیب تھی۔ کوئی ایسی بات کبھی اس سے سرزد نہ ہوئی تھی۔ جس کے باعث اس کو دنیا میں سر جھکا کے چلنا پڑے۔ اخلاق اور شائستگی اس کی زندگی کے امتیازی نشان تھے۔ افسوس ایک ایسے نیک پاکباز اور درویش صفت آدمی کو تباہی کے راستے پر لانے اور اپنا مطیع بنانے کا تہیہ چالباز سیسلیا نے کیا تھا۔

ریجنالڈ! ریجنالڈ۔ تیرے امتحان کا وقت آ پہنچا۔ تو نیکی کے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے۔ لیکن تحریص تجھے بدی کے غار میں گرانا چاہتی ہے۔ سنبھل جا! ہوشیار ہو جا۔

"مجھے یقین ہے وہ بدھ کے روز پھر آئیگا۔" یہ الفاظ لیڈی سیسلیا نے پادری صاحب کے رخصت ہوتے وقت کہے تھے۔ اور وہ حرف بحرف پورے ہوئے۔

بدھ کے روز موسم تاریک اور طوفانی تھا۔ یہاں تک کہ سوائے اُن لوگوں کے جنہیں نہایت ضروری کام درپیش ہوں۔ کسی کو باہر نکلنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ بارش موسلا دھار ہو رہی تھی۔ اور

صبح کے وقت کھڑکیوں پر اوس کے قطرے بڑے زور سے گر رہے تھے۔ بازاروں میں ہر طرف پانی پھرتا نظر آتا تھا۔ دوپہر کے قریب بارش کسی قدر رکی تھی۔ لیکن آسمان پر تاریک بادل بخت سیاہ کی طرح بدستور گھرے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سہ پہر کے تین بجے ہر طرف اس قسم کی تاریکی تھی۔ جیسے گہری شام کو ہوا کرتی ہے۔

باوجود موسم کی خرابی کے پادری ریجنالڈ ٹریسی نے سہ پہر کے وقت لیڈی سیسلیا ہاربرڈ کے دروازہ پر دستک دی۔ مکار حسینہ نے بڑی دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کہنے لگی۔ یہ آپ کی خاص عنایت ہے کہ ایسے ناخوشگوار موسم میں غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمایا۔ جب آپ رخصت ہوئے ہیں۔ میں آپ کی ہدایت پر عمل کر کے ہر طرح شاکر اور مطمئن رہی ہوں۔ اور اب کہ آپ دوبارہ تشریف لائے ہیں۔ میں آپ کو نیکی کا فرشتہ سمجھتی ہوں۔ جو میرے لئے ہمدردی کا پیغام لیکر آیا ہے۔

اس کے جواب میں پادری صاحب نے کہا۔ "مایوسوں کو تسکین اور تکلیف زدہ لوگوں کو آسائش بہم پہنچانا ہمارا فرض منصبی ہے!"

"بے شک! یہ ایک نہایت مبارک کام ہے۔" سیسلیا نے جواب د

"یقین مانیے۔ بہت لوگ جو آپ کے گرجا میں افسردہ دِل کے ساتھ داخل ہوتے ہیں۔ اپنے غموں کا بوجھ ہلکا کر کے خوش و خرم واپس آتے ہیں۔"

پادری صاحب نے سیسیلیا کے دلفریب چہرہ پر ملائمت کی نظر جما کر پوچھا۔ "کیا آپکو یقین ہے کہ میری ناچیز کوششیں حقیقت میں اِس قدر کارگر ثابت ہو رہی ہیں؟"

اس نے بڑے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "ہاں مجھے اِس بات کا کامل یقین ہے۔ اتوار کے روز آپ کے وعظ کا میرے دِل پر جو اثر ہوا۔ اس سے اندازہ کر سکتی ہوں اوروں کی حالت کو بخوبی سمجھ سکتی ہوں۔" پھر اس نے اپنے خوشنما سر کو جھکا کر کسیقدر ہلکی اور کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ "پادری صاحب میں آپ کو غلطی میں رکھنا نہیں چاہتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس روز مجھ پر گرجا کی حرارت کا نہیں بلکہ آپ کی فصاحت کا ہی اثر ہوا تھا۔ میں نے پہلے آپ سے اس بات کا ذکر کرنے کی جرأت نہیں کی۔ لیکن اب کہ میں آپ کو ایک دوست سمجھتی ہوں۔ کوئی بات آپ سے چھپانا بے سود ہے۔"

یہ الفاظ کہتے ہوئے اُس نے پادری صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اسے شکر گذاری کی گرمجوشی کے ساتھ دبایا۔ خود پادری صاحب نے بھی بغیر کسی خیال کے خوشی کے اِس بیان اثر کو محسوس کرتے ہوئے، جس سے وہ آج تک ناواقف تھے۔

اِس نازک ہاتھ کو کسیقدر دبا دیا۔ لیڈی سیسیلیا نے فوراً ہی اپنے
ہاتھ کو پرے ہٹانے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ اُسے پادری صاحب
کے ہاتھ میں ہی رہنے دیا۔ اور کچھ عرصے اِس راحت آمیز احساس
کو برقرار رکھنے کے لئے جوان کی رگوں میں رقیق آگ کیطرح بہہ رہا
تھا۔ وہ اُسے اپنے ہاتھ میں لیئے رہے۔ اس وقت وہ سیسیلیا کے
پہلو میں صوفہ پر ہی بیٹھے تھے۔ اور ان کی نظر اس دلفریب صورت
کے چہرے اور خط و خال پر پھر رہی تھی۔ یکایک اپنے پُرجوش
احساسات کو ضبط کرنے کی تاب نہ لاکر ان اثرات کے تابع ہو کر
جس سے انہیں پہلے کبھی واسطہ نہ پڑا تھا۔ پادری صاحب نے کہا۔
"میں حیران ہوتا ہوں۔ کس طرح وہ شخص جس نے گرجا میں شادی
کے موقعہ پر آپ سے محبّت کا اقرار کیا تھا آپ سے تغافل برتنے
کا دل پیدا کر سکتا ہے۔ آپ جو علم، ملائمت اور ملنساری کا نمونہ ہیں"
اس پر سیسیلیا نے جواب دیا "اس کے اندر کسی اور کے
خیالات کو محسوس کرنے کا نہ دل ہے نہ روح۔ لیکن پادری صاحب
میں آپ سے ایک سوال پوچھتی ہوں۔ برائے خدا اس کا اطمینان
بخش جواب دیکر میرے دل سے ایک بار عظیم دور کیجئے۔ سوال یہ
ہے کہ اگر اب میں نے اس شخص سے جس کے ساتھ میں نے گرجا
میں محبت کرنے کی قسم لی تھی۔ اس کے سرد مہری کے باعث محبت
کرنا چھوڑ دیا ہے۔ تو کیا اس کیلئے میں خدا کے سامنے گنہگار ہوں"



ریجنالڈ نے کہا۔ "لیڈی سیسیلیا آپ اس کے برخلاف اپنے دل کو پتھر نہ بنائیے۔ بلکہ اپنے صبر و سکون اور پابندی فرض کے ذریعہ اسے دوبارہ محبت کے رستہ پر لانے کی کوشش کیجئے!"

سیسیلیا نے معاملات کو اپنی گفتگو کے ذریعہ اس نازک حالت تک لاکر اب اس سے پورا فائدہ اٹھانے کا مصمم ارادہ کر کے کہا۔ اوہ آپ اس مشکل کو بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ جو ایسے شخص کے ساتھ جو نفرت کا مستحق ہو۔ محبت کرنے میں پیش آسکتی ہے باعث ہے۔ کہ آپ ایک ضرر رسیدہ بیوی کے ان احساسات کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے۔ جو اس کے اندر اپنے شوہر کے خلاف جو اپنے طرز عمل سے اب کسی رعائت کا مستحق نہیں رہا، پیدا ہو چکے ہیں۔ بہر صورت آپ مجھے یہ نہ کہیئے۔ کہ اس شخص کے ساتھ میرا محبت نہ کرنا گناہ میں داخل ہے۔ جو مجھ پر ظلم کرتا ہے۔ یہ نہ کہیئے کہ میرا اس ہاتھ کو بوسہ نہ دینا گناہ ہے۔ جو بڑی لاپرواہی سے میرے اظہار محبت کو نفرت سے پرے ہٹاتا ہے۔ خدا کے لیئے ایسا نہ کہیئے ورنہ میرا رنج و غم بہت بڑھ جائے گا!"

لیڈی سیسیلیا یہ الفاظ پر جوش لہجہ میں تیزی کے ساتھ کہہ کر بہت دیر تک سسکیاں لیتی رہی۔ اس کی چھاتی موجزن سمندر کی طرح متحرک نظر آتی تھی۔ اس کے بعد جب وہ خاموش ہوئی تو اس کا سر خود بخود ریجنالڈ کے کندھے پر لگ گیا۔

پادری صاحب نے اس قدر اظہارِ غم دیکھکر جس کی صداقت میں انہیں بظاہر کوئی شبہ پیدا نہ ہو سکتا تھا. حالتِ اضطراب میں کہا: "لیڈی سیسیلیا صبر اختیار کیجیے. آپ کو صبر و استقلال کا وہ سبق جو آپ میری زبانی سُن چکی ہیں. ہر حال میں یاد رکھنا چاہیے. اس کے علاوہ ......"

مگر لیڈی سیسیلیا اس طرح سُسکیاں لیتی اور زار زار روتی تھی. گویا اس کا دِل ٹوٹنے لگا ہے. اس کا سر بدستور پادری صاحب کے شانے سے لگا ہوا تھا. اس کی پیشانی اُن کے چہرے کے قریب تھی. اور اس کا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں. اس حالت میں اُس نے دبی زبان سے رُکتے رُکتے کہا. "او ریجنالڈ! ریجنالڈ میں اب اپنے شوہر سے بالکل محبت نہیں کرسکتی. نہیں. میرے لئے ایسا کرنا ناممکن ہے. کیونکہ مجھے ایک اور شخص سے محبت ہے!!"

"کیا کہتی ہو. آپ کو ایک اور شخص سے محبت ہے!" یہ الفاظ کہتے ہوئے پادری صاحب کا بدن خوشی اور اضطراب کے مشترکہ احساس سے کانپنے لگا.

لیڈی سیسیلیا نے جواب دیا. "جو یہ حقیقت تھی. وہ میں نے آپ پر ظاہر کردی. اب آپ کو اختیار ہے کہ مجھے ملامت کریں یا نفرت سے چھوڑ کر چلے جائیں. یا مجھے حقارت کی نظر سے دیکھیں. جیسا آپ کے مزاج میں آئے کیجیے. لیکن بہر صورت

آپ میرے دِل سے اِس جذبۂ محبت کو دور نہیں کر سکتے. جو اس میں آپ کے لیئے پیدا ہو چکا ہے."

"سیسلیا" ریجنالڈ ٹریسی نے اپنی جگہ سے گھبرا کر کھڑے اُٹھتے ہوئے کہا. تم نہیں جانتی ہو کہ اس وقت تمہاری زبان سے کیا الفاظ نِکل رہے ہیں."

سیسلیا نے دونوں ہاتھ جوڑ کر زور زور سے سسکیاں لیتے ہوئے کہا." افسوس میں اپنے اِن احساسات سے پوری طرح واقف ہوں. جنہیں میرے الفاظ ناکافی طور پر ظاہر کر سکتے ہیں. آپ چند منٹ کے لیئے میری داستان سُنیئے. پھر آپ کو اختیار ہے کہ مجھے میری قِسمت پر ناکام اور شکستہ دِل چھوڑ کر چلے جایئے."

ریجنالڈ کچھ سوچکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا. اور اِس کے بعد کہنے لگا." خیر میں آپ کی داستان سُننے کو آمادہ ہوں. بیان کیجیئے. وہ کیا ہے؟"

سیسلیا نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھے اور بظاہر اس سکون کو اختیار کرتے ہوئے. جسے حقیقت میں ایک لمحہ کیلیئے بھی اس نے ہاتھ سے نہ دیا تھا. کیونکہ وہ اس ایکٹرس کیطرح جو اسٹیج پر کوئی پُرجوش پارٹ ادا کر رہی ہو. محض تصنع سے کام لے رہی تھی. کہا." میں اپنے خیالات آپ کے سامنے ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتی. اِس کی مجھے پرواہ نہیں کہ میں

اس طرح آپ کی نظروں میں کتنی ذلیل ہو جاؤں گی۔ کیونکہ میرے اندر مہینوں سے آپ کے لئے ایک ایسا جذبہ موجزن ہے۔ جس کی حقیقت سے میں صرف گذشتہ چند دن کے اندر واقف ہوئی ہوں۔ ابتدا میں میں آپ کے اخلاق اور قابلیت کی مداح تھی۔ میں آپ کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ اس احساس نے کچھ اور صورت اختیار کی۔ افسوس آپ عورت کے دل سے پوری طرح واقف نہیں ہیں۔ ورنہ آپ جانتے کہ وہ آپ جیسے مشہور اور قابل ذکر آدمیوں کی شاندار خصوصیات سے ہمیشہ متاثر ہوتا رہتا ہے۔ میں سوسائٹی میں آپ سے ملتی تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ میں اس زمین کی بھی جس پر آپ کا قدم اٹھتا تھا۔ پرستار تھی۔ میں آپ کی گفتگو بڑے شوق سے سنتی تھی۔ آپ کا ایک ایک لفظ میرے دل میں اترا جاتا تھا۔ راتوں کو جب میں بے چین ہو کر کروٹیں لیا کرتی تھی۔ آپ کی صورت بدستور میرے ذہن میں موجود رہتی تھی۔ رفتہ رفتہ آپ میرے معبود اور میں پرستار بن گئی۔ ایک روز شام کے وقت آپ نے بالکل بے خبری کی حالت میں اس شعلے کو جو مدت سے میرے سینے میں دبا پڑا تھا۔ بھڑکا دیا۔ آپ نے میری ظاہری صورت کی نسبت بعض تعریفی کلمات کہے تھے۔ مگر آپ کے ان سرسری لفظوں سنتے ہی مجھے تو دن سے

آپ کا غلام بنا دیا۔ میرے دِل میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ آپ کو خوش کرنے سے زیادہ دُنیا میں اور کوئی راحت نہیں ہو سکتی۔ اُسی روز سے میں نے گرجا میں جانا معمول بنا لیا۔ میں نے وہ نشست خاص طور پر حاصل کی جو منبر کے قریب تھی۔ اور وہاں بیٹھکر جب میں آپ کا وعظ سُنتی تو میرے اندر ایک برقی رو پیدا ہو جاتی تھی۔ آپ کو معلوم ہے کہ آخرکار ایک روز میں اِس جوش سے کِس قدر مغلوب ہو گئی۔ پھر اس وقت آپ نے جس توجّہ کا اظہار کیا۔ اُس نے میری آتشِ شوق کو اور بھی تیز کر دیا۔ پرسوں آپ غریب خانہ پر تشریف لائے۔ اور آپ نے مجھ سے مہربانی کے جو کلمات کہے۔ اُن سے میرا دِل اِس قدر متاثر ہوا۔ کہ جی چاہتا تھا۔ آپ کے قدموں پر نثار ہو جاؤں۔ معاف فرمائیے۔ میں آپ سے اس گرمجوشی کے ساتھ محبت کرتی ہوں۔ مگر یہ میرے بس کی بات نہیں۔ آپ نے مجھے اپنی دوستی کا شرف بخشا۔ اور اِس مقدس انعام کو میں نے بڑے شوق سے قبول کیا۔ وہ دوستی۔ اوہ۔ ایسا نہ کیجئے کہ اب وہ ہم دونوں میں قائم نہ رہے۔ کیونکہ میرے دِل میں آپ کے لئے جو محبت ہے۔ وہ اِس قدر صادق اور بے لوث ہے۔ جیسے وہ دوستی جس کا رشتہ آپ نے ازعنایت مجھ سے قائم کیا تھا!"

ریجینالڈ اِس عجیب و غریب گفتگو کو پوری توجّہ نہیں

بلکہ انتہا درجہ شوق کے ساتھ سُنتا رہا تھا۔ کیسا عجیب نظارہ ہے کہ ایک نوجوان اور حسین عورت ایک مردجوان کی محبت کا اعتراف کررہی ہے۔ وہ اس کے بالکل قریب بیٹھی ہے۔ اور دونوں کے ہاتھ ملے ہوئے ہیں۔ ریجینالڈ کا رُخسار اب تک اِس حس کیوجہ سے جو اِس کے اندر اِس سفید پیشانی کے ساتھ چھونے کے باعث پیدا ہوئی تھی گرم ہے۔ اور کمرہ بھی جہاں دونوں بیٹھے ہیں۔ تاریکی اور پوری خاموشی کی حالت میں ہے۔

لیڈی سیسلیا نے غیرمعمولی طور پر کم عرصہ میں اِسکی خودپسندی کو اپیل کرکے اور ان خواہشات کو بھڑکا کر جواب تک اس کے سینہ میں فتنۂ خوابیدہ کی طرح سوئی ہوئی تھیں۔ لیکن جواب دبے ہوئے آتش فشاں پہاڑ کی طرح شعلہ بار ہونے کیلیے تیار ہوگئیں۔ اِس کے دِل میں جگہ حاصل کرلی تھی ریجینالڈ فرط جوش سے کانپ رہا تھا۔ کبھی اُس کے جی میں آتا کہ اِس ساحرہ کی نظروں سے دور ہونے کیلئے بھاگ کر باہر چلا جاؤں۔ لیکن پھر خیال آتا کہ اُس نے جس محبت کا اقرار کیا ہے۔ وہ بالکل پاک اور بے داغ ہے۔ اِس کے دِل میں نہایت خوفناک جدوجہد ہورہی تھی۔ اور سیسلیا۔ چالباز سیسلیا اِن تمام حالات کو پُورے طور پر سمجھتی تھی۔

یکایک اُس نے اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے

چھپاکر کہا۔" تو کیا آپ کو مجھ سے نفرت ہے۔ کیا اب آپ مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو برائے خدا مجھے اپنی ملامت اور نفرت کا نشانہ نہ بنائیے۔ ریجنالڈ میری حالت قابل رحم ہے۔ اس محبت کی خاطر جو مجھے آپ سے ہے۔ مجھے ہتیہ دل سے معاف کیجئے۔ میں دوزانو ہو کر آپ سے التجا کرتی ہوں۔"

یہ کہکر وہ اس کے قدموں میں بیٹھ گئی۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر لبوں سے لگا لیا۔ اور اس پر پے در پے۔ بہت سے بوسے دیئے۔

"سیسلیا" پادری صاحب نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی ہلکی سی کوشش کرتے ہوئے دبی زبان سے کہا۔

لیکن وہ بظاہر وحشتناک انداز سے کہنے لگی۔ "نہیں میں آپ کو اس طرح نہ جانے دوں گی۔ دیکھئے ہمیں اسطرح چھوڑ کر نہ جائیے۔"

"اٹھو سیسلیا اٹھو۔ خدا کیلئے اٹھو۔" ریجنالڈ نے اس خطرے کو محسوس کرکے کہا۔ جو دونوں کے اس حالت میں دیکھے جانے سے پیدا ہو سکتا تھا۔ "اٹھو میں تمہیں معافی دیتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ تم کہوگی۔ کرنے کو تیار رہوں گا۔ میں اس وقت تک تمہیں چھوڑ کر نہ جاؤں گا۔ کہ تم پورے طور پر سکون حاصل کر لو۔"

سیسلیا نے بڑے ملائم اور پرشوق لہجہ میں کہا۔" تو کیا

آپ پھر بھی میرے پاس آنے کا وعدہ کرتے ہیں. کیا آپ اقرار کرتے ہیں. کہ مجھ سے اپنی دوستی کا رشتہ منقطع نہ کریں گے"!
ریجینالڈ نے یکایک ایسے پُرجوش لہجہ میں گویا وہ خود بھی اِن زوردار لہروں کے بس میں آ چکا ہے. جو اس کی روح کو متاثر کر رہی تھی. کہا. "نہیں ایسا نہ ہوگا"!
سیسلیا کہنے لگی. "اس کے لئے میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں"!
اس کے بعد ایسے طریق پر گویا وہ اپنے جذبات کو دبانے کیلئے ناقابل ہو. اس نے اپنے آپ کو اس کے بازوؤں میں گرا دیا. اور کہنے لگی. "میں آپ سے ایک بھائی کی طرح محبت کروں گی. ہماری دوستی اور ہماری محبت دائمی ثابت ہوگی ......"!
اس کے سُرخ ہونٹ پادری صاحب کے ہونٹوں سے مل گئے. اس کے بازو اس کے گرد لپٹ گئے. اور ایک لمحہ کے لئے وہ بھی اس خمار آمیز خوشی کے بس میں آ کر بے شدھ ہو گئے. جس کا احساس اُن کیلئے بالکل نئی چیز تھا. لیکن قبل اس کے کہ وہ گنہگار ہوں. فرشتہ نیکی نے ان کے اندر پشیمانی کا تیز احساس پیدا کر دیا. انہوں نے اپنے آپ کو ساحرہ سے الگ کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں

پر ایک لمبا اور پُر شوق بوسہ دیا۔ پھر دبی زبان سے یہ کہتے ہوئے کہ "پیاری سیسیلیا! میں کل آؤں گا"، تیزی سے قدم اُٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

ان کے جانے پر دروازہ بند ہونے کی آواز سُن کر سیسیلیا نے کہا۔ "اب وہ میرا ہے۔ کوئی طاقت اُسے میرے قابو سے نہیں نکال سکتی۔"

باب ۔۴

پاپ کا اگن کنڈ

جس وقت ریجینالڈ ٹریسی مکان پر پہنچا۔ تو اس کے سینے میں خیالات کا ہجوم تھا۔ اس کی عمر رسیدہ خادمہ نے اطلاع دی۔ کہ کھانا تیار ہے۔ مگر اس نے بے خبری اور اضطراب کی حالت میں اُسے ایک طرف کو ہٹا دیا۔ اور تیزی سے قدم اُٹھاتا اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں اُس نے دوزانو ہو کر بدی کی راہ سے بچنے کیلئے دُعا کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اب وہ اِن خطرات کو جن کے اندر وہ گھرا ہوا تھا۔ پورے طور پر سمجھنے لگا تھا۔ گو اب بھی وہ اِس پر فن عورت کے مکر و فریب سے واقف نہ تھا۔ لیکن ہر قسم کی کوشش کے باوجود اُس مُنہ سے جو حسین سیسلیا کے بوسوں کے لُطف سے اب تک ایک خوشگوار راحت محسوس کر رہا تھا۔ دعا کا ایک لفظ نہ نکل سکا۔ سیدھا کھڑا ہو کر پریشانی کی حالت میں اس نے کمرے کے اندر اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ کبھی اِس بات کا اِرادہ کرتا کہ میں آئندہ کبھی اِس کی صُورت نہ دیکھوں گا۔ اور کبھی دِل میں اِس بات کی خواہش پیدا

ہوئی کہ سیدھا اس کے پاس جاؤں۔ اس کے جذبات فطرتاً نہایت قوی تھے۔ اِس لئے بے قابو ہونے کے بعد ان کا خوفناک اثر پیدا کر لینا قدرتی تھا۔ بچپن سے لیکر آج تک کبھی انہیں کسی قِسم کی ترغیب و تحریص کا مقابلہ بھی نہ ہوا تھا۔ اور اب جبکہ یہ ترغیب اِس قدر فوری اور ایسی خوشگوار صورت عورت میں پیدا ہوئی۔ تو ان جذبات نے ناقابل برداشت صورت اختیار کر لی۔ انہوں نے اِس کے مادہ خود پسندی سے اِس قدر زور پکڑا۔ کہ وہ ان کو روکنے میں بالکل بے بس ہوگیا۔ کبھی وہ خدا تو سچا قادر مطلق کے آگے رحم کا ملتجی ہوتا۔ اور دُعا کرتا کہ تو مجھے آنے والے خطروں سے محفوظ رکھ۔ گو نہ معلوم کون سی طاقت دُعا کا ایک لفظ بھی اس کی زبان سے نکلنے نہ دیتی تھی۔ اور کبھی وہ پر وحشت طریق پر سیسلیا کا نام لیتا۔ اور اس کے حسن کی تصویر اپنے ذہن میں کھینچنے لگتا تھا۔ کمرے میں اِدھر اُدھر دیوانہ وار پھرتے ہوئے اسے ناقابل فہم راحت کا وہ خواب شیریں مبہم طریق پر نظر آتا۔ اور اس کے زیر اثر اس کی خواہشات۔ جن کے اندر فطرتاً گرمجوشی کا مادہ تھا۔ اِس پر غالب آجاتی تھیں۔

غرض یہ ایک نہایت دلچسپ لیکن اس کے ساتھ ہی بڑا خوفناک نظارہ تھا۔ کہ ایک ایسا شخص جس کی زندگی آج تک پاک اور بے عیب رہی تھی۔ جذبات کے دیوتوں پر۔ جو اپنی

زنجیر توڑنے کے لیئے پوری جد و جہد کر رہے ہیں۔ اور اس مغرور وجود پر جس نے آج تک انہیں خاموش اور اپنے قابو میں رکھا ہوا تھا۔ غالب آنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس طویل اثنائے خاموشی میں ان دیوؤں نے بھی غیر معمولی طاقت حاصل کرلی ہے۔ اور اب کہ انہیں بغاوت کا موقعہ ملا۔ انہوں نے اس وجود کے خلاف جو آج تک ان کا آقا رہا تھا۔ انتقام لینے کی پوری کوشش شروع کر دی۔

اسیطرح کئی گھنٹے گذر گئے۔ اور یہ خوفناک جد و جہد بدستور قائم رہی۔ وہ خوفناک کشمکش جواب تیزی سے اس کے اعلیٰ جذبات پر قابو پا رہی تھی۔ آخر کار جب وہ بستر پر لیٹا۔ تو اس کی بے چینی دوزخ کے عذاب سے کم نہ تھی۔ اس کی نیند بالکل پریشان رہی۔ اور رات بھر اسے اس قسم کے خواب نظر آتے رہے جو ہر صورت اس کے خون کی حدت کو کم کرنے والے نہ تھے۔ صبح کو جب بیدار ہوا۔ تو اس کے اندر نہ صرف ویسی ہی بے چینی اور اضطراب موجود تھا۔ بلکہ ان نامعلوم راحتوں کو حاصل کرنے کی خواہش جن کو وہ ہر دست اچھی طرح سمجھ نہ سکتا تھا۔ اور بھی دوبالا ہو چکی تھی۔ گو باوجود اس کے یکا یک اس خوفناک خطرے کا خیال بھی جس میں وہ گھرا ہوا تھا۔ اس کے اندر پیدا ہوتا۔ اور وہ اس طرح کانپنے

لگتا۔ گویا کوئی خوفناک جرم کرنے لگا ہے۔

صبح کا کھانا بدستور پڑا رہا۔ اور اس نے اس میں سے ایک نوالہ بھی نہ چکھا۔ وہ مطالعہ کے کمرے میں گیا۔ لیکن کتابوں میں اب اس کیلئے کوئی دلچسپی باقی نہ رہی تھی۔ اور لکھنے پڑھنے کو مطلق جی نہ چاہتا تھا۔ ناچار وہاں سے ہٹ کر باہر نکل آیا۔ اور بغیر سوچے سمجھے کہ میں کدھر جا رہا ہوں۔ ایک طرف کو چلنے لگا۔ وہ کسی طرح اس سحر کو جو اس کے گرد حلقہ زن تھا دور کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہو رہی تھیں۔

ہوا تیز اور سرد تھی۔ لیکن پھر بھی اس کی پیشانی حالت بخار کیطرح گرم تھی۔ اُسے محسوس ہوتا تھا کہ رخسار جل رہے ہیں۔ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں۔

ہائڈ پارک میں داخل ہو کر جہاں وہ اس غرض سے گیا تھا کہ اس کی تنہائی اس کے خیالات کو سکون کرنے کا موجب ثابت ہوگی۔ وہ حالت اضطراب میں کہنے لگا۔ "خداوندا مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ میں نے دعا کرنے کی کوشش کی۔ اور کل رات اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ تیری برکت حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ نہ معلوم مجھ پر کون سا سحر حلقہ زن ہے۔ کون سا اثر مجھ پر کارگر ہو چکا ہے۔ سیسلیا۔ سیسلیا۔ کیا تو نے ہی میرے اندر یہ تبدیلی پیدا کر دی ہے۔"

وہ باغ کی روشوں پر چل رہا تھا۔ اور گذشتہ چند دن کے واقعات پر غور کرتا ہوا کبھی آہستگی کے لہجہ میں اور کبھی بلند آواز سے اپنے خیالات ظاہر کرنے لگتا تھا۔ کچھ تھا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پارک سے نکلکر ولیسٹ اینڈ کے بازاروں کی طرف ہو لیا۔ بیخبری کی حالت میں چلا جاتا تھا۔ اور ساتھ ساتھ دل میں کہہ رہا تھا۔

"اب میں اُس سے کبھی نہ ملوں گا۔ یا ان خوفناک احساسات پر قابو پالینے کی کوشش کروں گا۔ میں ان آتشی جذبات پر، ان دیوانی خواہشات پر۔ جنہوں نے میرے جنت نما دل کو ایک طوفان خیز دوزخ کی صورت میں مبدل کر دیا ہے۔ غالب آؤں گا۔ اوہ اوہ! اس قدر حسین کیوں ہے۔ اس نے مجھ سے کس لئے کہا تھا کہ میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ کیا میری پُر امن زندگی میں خلل پیدا کرنے کیلئے، یا مجھے راہ نجات سے ہٹا لنے کیلئے۔ نہیں نہیں۔ یقیناً اس نے اپنے فوری رجحان کے بسمیں ہوکر ایسا کیا۔ اُسے اپنے آپ پر بس نہیں رہا۔ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ یقیناً محبت کرتی ہے۔"

اس کے طرز کلام میں دیوانگی کی جھلک پائی جاتی تھی۔ لب حرکت نہ کرتے تھے۔ مگر خیالات دل میں پیدا ہوتے۔ اور نوک زبان پر آکر رک جاتے تھے۔ رستہ چلنے والوں کو اس کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مگر اس کے دل کی آواز خود اس کے کانوں

میں بادل کی گرج کی طرح تحریک پیدا کر رہی تھی۔

"بے شک اس کو مجھ سے محبت ہے!" اس نے سلسلہ خیال جاری رکھکر کہا۔ "لیکن میرا فرض ہے کہ اُس سے دُور رہوں۔ مجھے اس سے اسی طرح بچنا چاہیئے۔ گویا وہ ایک زہریلا سانپ ہے۔ مجھے دوبارہ اس کی موجودگی میں جانے کی جرأت نہ کرنی چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا۔ اُف! اس کو تو میں کبھی برداشت نہ کر سکوں گا۔ مجھے لازم ہے کہ اُسے بھول جاؤں۔ اس کی تصویر کو اپنے دل سے اکھاڑ کر پھینکدوں۔ اُسے اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالوں!"

وہ کہتا کہتا رُک گیا۔ اور قدم آگے چلنے سے رہ گئے۔ کیونکہ خیالات کی پریشانی نے اُسے بے حد تھکا دیا تھا۔

لیکن خدا معلوم کیا بات تھی۔ کہ شیطانی جذبات نے باوجود ان خیالات کی زبردست رُو کے جو اس کے سینے میں موجزن تھی۔ اُسے بدی کے رستے ڈالکر ضلالت کی منزل تک لے جانے کا انتظام کر لیا تھا۔ کیونکہ جب اُس نے نظر اُٹھائی۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ٹیوسٹاک سکوئر میں عین لیڈی سیسیلیا ہاربرو کے مکان کے دروازہ پر کھڑا ہے۔

اس وقت اس کے اندر ایک منٹ کے لئے ایک نہایت زوردار جدوجہد شروع ہوئی۔ بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس

نے ان دیووں کا مقابلہ کرنے کے لئے، جو اس کے سینے میں چھپے ہوئے تھے باقی ماندہ ہمت و استقلال کو یکجا کر رہے۔ لیکن اس طویل جد وجہد نے جو اس کے نیک خیالات اور بُرے جذبات کے اندر ہوتی رہی تھی۔ اُسے انتہا درجے کمزور کر دیا تھا۔ آخر کار ان بُرے جذبات کو ہی غلبہ حاصل ہوا۔ اور اُن کے زیر اثر وہ کہنے لگا۔ "میں اس سے ایک ملاقات اور کر لوں۔ اب کی بار میں صاف لفظوں میں کہدوں گا۔ کہ میں تباہی کے دہانہ پر کھڑا ہوں۔ میں اس سے رحم کی التجا کروں گا۔ اور اس سے پہلے کہ معاملہ انتہائی صورت اختیار کرے۔ اُس سے پیچھے ہٹ جانے کی اجازت چاہوں گا!"

نیکی کے فرشتے نے اُسے باز رکھنے کی خفیف سی کوشش کی۔ لیکن جذبات کے دیو اُسے دھکیل کر اندر لے ہی گئے۔

دروازے کی سیڑھیوں پر چڑھکر اُس نے دستک دی۔ اور اس کے کھلنے سے قبل پھر ایک بار دل سے کہا۔ "اب بھی پیچھے ہٹ جانے کیلئے وقت ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ کہ یہاں سے واپس چلا آؤں!"

وہ پیچھے ہٹنے کے لئے مڑا۔ اور ایک قدم اتر بھی آیا تھا۔ کہ دروازہ کھل گیا۔ اس کے ساتھ ہی اُس کے تمام نیک ارادے غائب ہو گئے۔ اور وہ چپ چاپ مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ چند منٹ کے عرصے میں وہ لیڈی سیسیلیا کے سامنے

موجود تھا۔ اِس لیڈی سیسیلیا کے سامنے جو پہلے سے دس گُنا زیادہ خوبصورت اور دلفریب نظر آتی تھی۔ وہ خود اُس کی منتظر تھی۔ اور اُس نے اپنی طرف سے مصمم اِرادہ کر لیا تھا کہ آج اُسے پوری کامیابی حاصل کر لینی چاہیئے۔

دونوں کی ملاقات سیسیلیا کی نشستگاہ کے پاس والے چھوٹے کمرے میں ہوئی۔ انگیٹھی میں خوشگوار آگ جل رہی تھی۔ ایک نرم صوفے پر آگ کے قریب خود سیسیلیا بیٹھی تھی۔ اور کھڑکیوں کے اندر بھاری پردے اِس طرح لٹکائے ہوئے تھے۔ کہ کمرے کے اندر بڑی حد تک تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔

سیسیلیا نے اس وقت ریشمی پوشاک خاص اِس مطلب کیلئے پہنی ہوئی تھی۔ کہ اس کی گوری رنگت پورے طور پر نظر آ سکے۔ اور اس کی بناوٹ اِس قسم کی تھی۔ کہ اس کی سفید اور مدّور چھاتیاں صاف دِکھائی دے رہی تھیں۔ صوفے کے ایک سرے پر نرم اور گدگدے گدیلوں میں وہ بیحد نازِ معشوقانہ لیٹی ہوئی تھی۔ اور اس کے چھوٹے پاؤں سایہ کے نیچے سے نہایت دلفریبی کے ساتھ نمایاں تھے۔

ریجنالڈ کمرے میں داخل ہوا۔ تو وہ بدستور اپنی جگہ پر لیٹی رہی۔ اور خاموشی سے اُسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کمرے کی نیم تاریکی میں آگ کی تیز روشنی کے باعث اس کا

خوبصورت چہرہ سُرخ و سفید حالت میں نہایت دلفریب نظر آتا تھا۔ ریجنالڈ نے اس کی طرف دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں ملیں۔ اور ان کی آنکھوں کے زیر اثر اس کے لئے سوائے اُس کے اشارے پر عمل کرنے کے کوئی چارہ کار نہ رہا۔ چنانچہ وہ چپ چاپ صوفے پر اُس کے قریب بیٹھ گیا۔

بڑی آہستہ آواز سے سیسلیا کہنے لگی "آج آپ کی تشریف آوری ثابت کرتی ہے کہ کل میں نے کمزوری کے بس ہو کر جو نامناسب اعتراف آپ کے روبرو کیا تھا۔ اسے آپ نے معاف کر دیا ہے"۔

"میں ایک دوست یعنی حقیقی اور صادق دوست کی حیثیت میں آیا ہوں،" ریجنالڈ نے آخری لفظوں پر زور دیکر کہا "لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ میری مصروفیتیں اور میرے کام مجھے اِس بات کی اجازت دیں گے کہ میں دوبارہ آسکوں"۔

چالباز عورت نے ان خیالات کو بھانپ کر جو سادہ لوح پادری کے دل میں گذر رہے تھے۔ اس کی کپکپاتی ہوئی آواز سے یہ معلوم کر کے کہ اس کے نیک ارادے اس کے بیدار شدہ تیز جذبات کا پورے طور پر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کہا "اوہ! تو کیا آپ مجھے وقتاً فوقتاً اپنی صحبت کے فیض سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔" "لیڈی سیسلیا سنو،" ریجنالڈ نے جواب دیا "میں صاف

لفظوں میں تم سے وہ سب باتیں بیان کر دیتا ہوں۔ جن کے باعث میں آئیندہ کے لئے تمہاری صحبت کی خوشی سے محروم رہنے پر مجبور رہوں۔ مجھے خود اپنے بارہ میں خوف ہے۔"

سیسلیا باوجود بڑی کوشش کے اپنی دلی خواہش کو پورے طور پر نہ چھپا سکی۔ اور کہنے لگی۔ "آپکو اپنے بارے میں کس لئے خوف ہے۔ کیا میں ایسی ہی ہیبناک ہوں"

ریجنالڈ نے حسینہ کیطرف پُرشوق نظر ڈالی۔ اور کہا۔ "خدا نہ کرے تم ہیبت ناک تو نہیں ہو۔ لیکن اِس قدر خوبصورت ہو۔ اس قدر زیادہ خوبصورت ہو۔ کہ میرے لئے آئندہ تمہارے روبرو آنا انتہا درجہ خطرناک ہے۔"

لیڈی سیسلیا نے اپنا ہاتھ پادری صاحب کے ہاتھ پر رکھدیا۔ اور اپنے چہرہ کو اس طرح ان کے قریب لاکر۔ گویا ان کے خیالات کو پورے طور پر معلوم کرنا چاہتی ہے۔ کہا۔ "تو کیا آپ اِس دوستی کے رشتہ کو منقطع کرنا چاہتے ہیں۔ جو خود آپ نے ازراہ فیاضی قائم کیا تھا۔

"ہاں ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ ایسا ہونا ضروری ہے سیسلیا میرے ذہنی سکون کیلئے سوائے اِس کے چارہ نہیں۔" ریجنالڈ نے جو پھر اس برقی حس سے متاثر ہو چکا تھا۔ رُکتے رُکتے کہا اِس نازک ہاتھ کے چھونے سے جذبات فاسدہ کی بہنے

بڑی مقدار سیسیلیا کی وساطت سے پھر اس کے اندر داخل ہو چکی تھی۔
سیسیلیا نے اس کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں دبا لیا۔
اور کہنے لگی "ایسا ہونا ضروری ہے۔ آہ! یہ ظالم ارادہ۔ لیکن خیر!
میں اپنی خود غرضی کو تمہاری خوشی کا سدِراہ بنانا نہیں چاہتی۔
ریجنالڈ تمہاری خوشی کے لئے میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں۔
تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔ اور مجھے میرے حال پر رہنے دو۔ لیکن خدا
کے لئے اِس بات کا اقرار کرو۔ کہ کبھی اپنی مختلف مصروفیتوں میں اس
ناچیز ہستی کو یاد کر لیا کرو گے۔ جس نے تم سے محبت کرنے کی
جرأت کی۔"

"مجھ سے محبت کرنے کی؟" پادری صاحب نے چلا کر کہا!
"بھلا اگر میں خود اس بات پر اعتراف کر دوں۔ لیکن نہیں۔ یہ
سراسر دیوانگی ہے۔"

"کہو کیا کہنے لگے تھے؟" سیسیلیا نے نرمی سے تحریک کی۔
"میں یہ پوچھنا چاہتا تھا۔ کہ اِس حالت میں تم میری نسبت
کیا خیال کرو گی۔ تمہاری نظروں میں میری کیا وقعت ہو گی۔ اگر
میں اِس بات کا اعتراف کروں کہ اپنی طرف سے خود میں نے بھی
تم سے محبت کرنے کی جرأت کی ہے؟"

"اس کے متعلق میرا یہ جواب ہو گا کہ ایسی خوشی میرے
نصیب میں کہاں ہو سکتی ہے؟" سیسیلیا شوخ نظروں سے دیکھتے

ہوئے بولی۔
"باوجود اِس کے کہ یہ امر واقعہ ہے۔ اور میں اِس حقیقت کو تم سے چھپا نہیں سکتا۔ مجھے بھی تم سے دِلی محبّت ہے"۔ ریجنالڈ نے جواب دیا۔
اِس پر سیسیلیا نے رُکتے رُکتے کہا۔ "اوہ۔ تو پھر میرے برابر خوش نصیب دُنیا میں اور کون ہو سکتا ہے۔ خدا کیلئے ایک بار پھر کہنا۔ کہ تمہیں بھی مجھ سے محبّت ہے"۔
"محبّت!" کمزور دِل پادری نے اپنے سرگشتہ جذبات کو قابو میں رکھنے کی طاقت سلب ہوتے دیکھکر کہا۔ "میں تو تمہارا پرستار ہوں۔ میں تمہارا عبادت گذار ہوں۔ تمہاری خاطر مجھے اپنی جان تک کی پروا نہیں ہے"۔
یہ کہکر اس نے سیسیلیا کو اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ اور بڑے جوش اور شوق سے اِس کے مُنہ اور پیشانی کو بوسے دینے لگا!

آہ ریجنالڈ کیا آخرکار تو اس قعرِ ضلالت میں گر پڑا۔ جس سے تو اس قدر ڈرتا تھا۔ کیا چند دن کے مختصر عرصہ نے ہی تیری پاکیزگی اور برسوں کی عبادت کو خاک میں ملا دیا۔
اس وقت تیرا محافظ فرشتہ کہاں تھا۔ اس وقت تیری وہ نیکیاں کدھر چلی گئیں۔ جنہوں نے تجھے آج تک باقی آدمیوں

سے اِس قدر بلند رکھا تھا۔ اور جن کی بدولت تیری فصاحت میں باقی اثر پایا جاتا تھا۔ آج اپنی زندگی کے گذشتہ اوراق کو تلخی اور رنج کے ساتھ اُلٹ کر سابق دورِ زندگی پر ایک نظر ڈال۔ اور اِس دیوانگی کو چاہے جتنا ملعون قرار دے۔ جس نے تیری تابندار زندگی کو تاریک کر دیا۔ کیونکہ حقیقت میں تو نے آج اپنی پیشانی سے نیکی کا ستارہ اُتار کر پھینک۔ اور اُسے اپنے پائوں تلے کچل ڈالا ہے؛

آج سے خود تیرا دل تجھے ملامت کرتا رہے گا۔ اور تو اپنی نظروں میں خود ہی رسوا اور ذلیل ہو جائے گا۔

رات کو گیارہ بجے تھے کہ ریجنالڈ ٹریسی لیڈی ہاربرو کے مکان سے نکلا۔ تاریک اور سنسان رات اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ جن کے اندر سے کبھی کبھی چاند نمودار ہو کر پھر چھپ جاتا تھا۔ ریجنالڈ نے دروازہ سے باہر نکلکر سیڑھیوں پر ایک منٹ کے لئے توقف کیا۔ اور آسمان کیطرف نظر اٹھائی ان بادلوں کی طوفان خیز صورت نے اس کے دل میں ایک نا معلوم خوف پیدا کر دیا۔ اور اس کا سارا بدن کسی تو ہمانہ خوف سے اس طرح کانپنے لگا۔ گو یا موت کا نظارہ درپیش ہو۔ اسے ایسا معلوم ہوا۔ کہ اِس قادر مطلق کے مقام سکونت نے بھی ایک

پاک روح کے ہمیشہ کے لئے تاریکی کے گڑھے میں گر جانے کے باعث سیاہ ماتمی لباس پہن لیا ہے۔

اس کے دِل میں انجیل کی عظیم الشان صداقتیں پورے طور پر گھر کر چکی تھی۔ اِس لئے اِس فوری اور خوفناک خیال نے اِس کے اندر ایک ایسی مہیب صورت اختیار کی۔ گویا اِس کے پاؤں تلے ایک خوفناک غار کا مُنہ کھلا ہوا ہے۔ اور وہ اسمیں گِرنے کے قریب ہے۔

اپنے خیالات سے بچنے کے لئے اس نے تیزی سے قدم اُٹھا کر ایک سمت میں چلنا شروع کیا۔ مگر خیالات کا بھُوت ساتھ ساتھ تھا۔ اور اس کی ہیبت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔ حتےٰ کہ آخرکار اُس نے ایک خیالی وجود کی بجائے ایک حقیقی صداقت کی صُورت اختیار کرلی۔

اس نے پھر نظر اُٹھا کر آسمان کیطرف دیکھا۔ کالے بادل اِس طرح ایک دُوسرے کے اوپر سے گذر رہے تھے۔ گویا کسی بحرِ ناپیدا کنار میں عظیم الشان سیاہ لہریں زور زور سے اُٹھ رہی ہوں۔ اِس نظارہ نے اس کی گنہگار روح کو اور بھی زیادہ خوفزدہ بنا دیا۔

پھر اس کی حدت اور جوش میں آئے ہوئے تخیل نے اِن بادلوں کو عجیب و غریب صُورت میں پیش کرنا شروع کیا۔ اسے

اپنے سر کے اوپر عین آسمان کے وسط میں ایک بہت بڑا سیاہ ہاتھ نظر آیا۔ جس کی اُنگلی نیچے کیطرف۔ اُس کی جانب اُٹھی ہوئی تھیں۔

جس قدر زیادہ غور سے وہ اس کیطرف دیکھتا۔ اسیقدر اس کی ہیبت بڑھتی جارہی تھی۔ کچھ تو مارے خوف کے نڈھال کچھ اپنے تازہ گناہ کی باخبری سے پامال۔ بدنصیب آدمی نے بے تحاشہ آگے کی طرف دوڑنا شروع کردیا۔ اُسے اِس بات کا بھی خیال نہ رہا۔ کہ وہ کِس طرف چل رہا ہے۔ ہاں کبھی کبھی وہ اپنی نظر آسمان کیطرف اُٹھاتا۔ تو وہاں بدستور اُس سیاہ اور عظیم ہاتھ کو موجود پاتا تھا۔

یکایک بادل بڑے زور سے گرجا۔ اس نے خوفزدہ ہوکر اوپر کیطرف نظر اُٹھائی۔ اُسے وہ پُراسرار ہاتھ تشنجی طریق پر ہلتا نظر آیا۔ اور بادل ایک دُوسرے سے ٹکرا کر سینکڑوں منتشر صورتوں پر منقسم ہوگئے۔

کسی گنہگار روح نے کبھی اپنے گناہ کو ایسی شدت سے محسوس نہ کیا ہوگا۔ جیسا اِس خوفناک رات کو ریجینالڈ ٹریسی نے کیا۔

پانی بڑے زور سے برسنے لگا۔ اور یہ معلوم کرنے کے بغیر کہ میں کدھر جارہا ہوں۔ وہ اپنے خوفناک خیالات کے زیر اثر اور بھی تیزی سے دوڑنے لگا۔

اب اسے اس دُنیا کی لعنت ملامت یا سزا کا کچھ بھی خیال نہ تھا۔ اس کی ذہنی نظر صرف آنے والی دُنیا اور بقا کی سزا پر لگی ہوئی تھی۔

جس وقت اُسے اپنے خالق کا خیال آتا۔ جس کی حمد وہ آج تک بڑے فخر، اُمید اور خوشی کے ساتھ گایا کرتا تھا۔ لیکن جس کا نام لینے کی بھی اب اُسمیں جرأت نہ تھی۔ تو مارے خوف کے سارا بدن کانپ اُٹھتا تھا۔

اوہ! اس کی سزا دُنیا میں ہی شروع ہو چکی تھی۔

کمزور اور تھکا ماندہ نڈھال اور بارش میں بھیگا ہوا بدنصیب ریجنالڈ رات کے چار بجے اپنے مکان پر پہنچا۔ تو اس کی حالت میں انتہائی مایوسی اور دیوانگی کا اثر پایا جاتا تھا۔

اُسے نہ معلوم تھا کہ میں کدھر چلتا۔ اور کہاں کہاں پھرتا رہا ہوں۔ اسے اس بات کی بھی خبر نہ تھی۔ کہ میں سارا راستہ دوڑتا ہی رہا۔ یا اس خوفناک رات میں میں نے کسی جگہ بیٹھکر آرام بھی حاصل کیا۔

انتہائی پژمردگی کے عالم میں وہ بستر پر گر پڑا۔ اور بہت دیر تک بے خبری کی نیند سوتا رہا۔ آخر کار جب اس کی آنکھ کھلیں۔ تو بہت دن چڑھ آیا تھا۔ اور سورج کی شعاعیں کھڑکی کے اندر داخل ہو رہی تھیں۔ مگر رات کے

خوفناک واقعہ کا اثر اب تک دِل پر اِس درجہ قائم تھا.
کہ رہ رہ کر بدن میں لرزہ پیدا کر دیتا تھا.
اِس لئے کہ وہ ابھی تک گُناہ کی زندگی میں اِس درجہ
آلودہ نہ ہوا تھا. کہ شب گذشتہ کے واقعات کو لاپرواہی
سے نظر انداز کر دیتا. اِن واقعات کو جو اس کی توہم پرست
فِطرت میں ایک خدائی تنبیہہ اور قدرتی دھمکی کی اہمیت حاصل
کر چکے تھے.

باب ۔ ۵

بُت کی بات

اُس نظارے کو دیکھکر پادری صاحب دوزانو ہو گئے۔ اور کھڑکی کے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے۔ جہاں سورج نہایت آب و تاب سے چمکتا ہوا اپنی منور شعاعیں کمرے کے اندر داخل کر رہا تھا بہت دیر تک اس قادر مطلق کے آگے عجز و انکسار کے ساتھ دعا کرتے رہے۔ جس کے عالمگیر انتظامات کا ایک ادنیٰ نمونہ نادر نور کا یہ کرہ آسمانی ہے۔

ریجینالڈ میں اب دعا کرنے کی طاقت پیدا ہو گئی تھی۔ اس میں شک نہیں۔ اس سے ایک خوفناک گناہ سرزد ہو چکا تھا۔ مگر اب وہ اس کے لئے رحم و عفو کا ملتجی تھا۔ کیونکہ کل رات طوفان اور بادلوں کے ذریعے سے اسے اپنے خیال کے مطابق خدا کی طرف سے کافی تنبیہ ہو چکی تھی۔ دلی شوق سے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا۔ اوہ! خدا کا شکر ہے۔ ابھی میں پورے طور پر گناہ کے تاریک گڑھے میں غرق نہیں ہوا۔ میں ابھی ذات باری کے رحم و درگذر سے قطعاً محروم نہیں ہوں۔ خدا کو ہر صورت میری بہتری مد نظر ہے

اور مجھے اُس کی تنبیہ سے غفلت نہ کرنی چاہیئے۔ یہ صحیح ہے کہ مجھ سے
ایک گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوا ہے۔ لیکن اس کیلئے دل توبہ کرتا ہے
میری بے عیب زندگی پر صرف یہ ایک داغ لگا ہے۔ مگر استغفار
کے آنسو اسے بہت جلد دھو دیں گے۔ اور اے ساحرہ! اب میں
آئندہ تیرے سامنے آنے کی جرأت نہ کروں گا۔ مجھے لازم ہے
کہ تجھے بدی کا فرشتہ سمجھ کر تیرے سائے سے بھی بچتا رہوں۔
اس کے ساتھ یہ بھی درست ہے۔ کہ قصور سراسر تیرا ہی نہیں۔ کیونکہ
محبت کے جذبات خود میرے اندر بھی موجزن تھے۔ اور انہیں کے
بس ہو کر مجھ سے کمزوری کا اظہار ہوا۔ بے شک میں گنہگار ہوں۔
لیکن اس قادر مطلق کی رحمت کا باب ہر گنہگار کیلئے کھلا ہے۔
جس حالت میں کہ میں جو قوی تر تھا گنہگار ہوا۔ تو تو جو ایک کمزور
عورت ہے۔ یقیناً ہر قسم کی رعایت کی مستحق سمجھی جا سکتی ہے۔
خدا کرے جسطرح سورج کی روشنی کرنیں میرے گنہگار دل تک
خوشی کا اثر پہنچا رہی ہیں۔ اسیطرح خدا کی بے پایاں رحمت کا نور
تجھ پر بھی پڑیگی۔ خدا کرے میں اپنے گناہ کے گڑھے سے ہٹوں۔ تو پہلے
کی نسبت زیادہ مضبوط ہو کر اٹھوں۔ تاکہ یہ افسوسناک تجربہ...
اور پاکیزگی کی زندگی بسر کرنے کے متعلق میرے ارادوں کو اور بھی
زیادہ مضبوط بنا سکے!!

اس رات کی صبح کو جب اس سے اپنی زندگی میں پہلا گناہ

سرزد ہوا تھا۔ اپنے کمرے میں دُعا کرتے ہوئے ریجنالڈ ڈریسی نے یہ الفاظ کسیقدر بلند آواز سے کہے۔ اور اس طرح اپنے دِل میں خود ضبطی اور پاکبازی کا عہد مضبوط کیا۔ جس وقت وہ اپنے بستر سے اُٹھا۔ تو اُسے سکون قلبی حاصل تھا۔ اور طبیعت توبہ و استغفار کی آگ سے گزر کر بڑی حد تک صاف ہو چکی تھی۔ گو اس میں شک نہیں کہ شب گذشتہ کی راحتوں کی یاد اب بھی گاہ بگاہ اُس کے سینے میں تلاطم پیدا کر کے اس عہد کو متزلزل کرنے لگتی تھی۔

آخر کار اس وقت جب اُس کے دل پر بہت جذبات کا غلبہ تھا۔ اُس نے لیڈی سیسیلیا کے نام ایک مختصر سا رقعہ اِس مضمون کا لکھا۔ کہ آپ واقعات گذشتہ کو بالکل بھول جائیں اور اگر آپکو میری دنیاوی اور دینی بہتری سے ذرا بھی دِلچسپی ہے۔ تو مجھ سے دوبارہ مِلنے کی کوشش نہ کریں۔ اِس کام سے فارغ ہو کر اُس نے اپنی مذہبی کتابیں اپنے گرد جمع کیں۔ اور اپنے نیک ارادوں کو زیادہ مضبوط کرنے کیلئے اُن کے مطالعہ میں منہمک ہو گیا۔

اِس کام میں مصروف ہوئے چند منٹ گزرے تھے۔ کہ لیڈی سیسیلیا کیطرف سے ایک جوابی رقعہ آیا۔ جسمیں درخواست کیگئی تھی۔ کہ ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے کم ازکم

ایک بار تو پھر لی لینا چاہیئے۔ مگر پادری صاحب نے اپنی بہتری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر آمادگی ظاہر نہ کی۔ اور اس دفعہ کے جواب میں غصہ کے ساتھ نہیں۔ بلکہ استقلال کے لہجہ میں لکھا۔ کہ میرا ارادہ اٹل ہے۔ آپ مجھے دوبارہ ترغیب دینے کی کوشش نہ کریں۔ لیکن ان باتوں کے باوجود اب بھی کئی بار اس کے جذبات بڑے زور سے بھڑک اٹھتے تھے۔ اس کے سینے میں بار با نہایت خوفناک جد وجہد ہوتی۔ لیکن وہ پوری طاقت اور کوشش سے کام لیکر ان ادنیٰ خواہشوں کو دباتا ہی رہا۔ جو چھپے ہوئے شرارے کیطرح سلگ رہی تھیں اور ابھی پورے طور پر خاک نہ ہوئی تھیں۔

پادری صاحب کو پاکیزگی کی منزل سے گرنے سے چوتھا دن تھا۔ کہ شام کیوقت اس عورت نے جو ان کے گھر کا انتظام کیا کرتی تھی۔ کمرے میں داخل ہو کر کہا۔ ایک عمر رسیدہ عورت آپ سے ملنا چاہتی ہے۔ پادری صاحب کا قاعدہ تھا۔ کہ جو شخص ان سے ملنے کے آئے۔ بڑے شوق سے اس کی ملاقات کو آمادہ رہتے تھے۔ اور اب کہ ان کی شہرت کا ستون متزلزل تھا۔ انھیں یہ عمر یکا یک نامناسب معلوم ہوا۔ کہ اپنی نیکنامی کے اس خارجی ذریعہ کو بھی ہاتھ سے کھو دیں۔ چنانچہ انہوں نے اجازت دی کہ عمر رسیدہ عورت کو میرے کمرے میں آنے دیا جائے۔

تھوڑی دیر میں ایک بھیانک صورت کی بڑھیا جس کے چہرے پر بہت سی جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ کمرے میں داخل ہوئی۔ پادری صاحب اُسے دیکھکر حیرت زدہ ہو گئے۔ کیونکہ بدنما چہرہ اِس سے پہلے بھی انہوں نے کہیں دیکھا تھا۔ تھوڑے عرصہ میں اُنہیں یاد آ گیا۔ کہ یہ عورت انہیں ہوسٹاک سکوئر میں لیبڈی سیبیلیا ہاریرو کے دروازے پر کھڑی نظر آئی تھی اور اِس وحشت مسِ کی نگاہ میں خدا معلوم کیا اثر تھا۔ کہ وہ پادری صاحب کے دل کو چبھتی معلوم ہوئی تھی۔

کمرہ میں داخل ہو کر عمر رسیدہ عورت ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور کسی تمہید کے بغیر کہنے لگی ”پادری صاحب آپ جیسے فاضل شخص کا باِنداق ہونا قدرتی ہے۔ اِسی بھروسہ پر میں نے آپ کے پاس آنے کی جرات کی ہے۔ کیونکہ دستکاری کا ایک نادر نمونہ اتفاق سے میرے ہاتھ آ گیا ہے۔ اور وہ میں آپ کو دکھانا چاہتی ہوں“

ریجنالڈ حیران و ششدر رہ گئے عورت کیطرف۔ اُس کی پُراسرار گفتگو سے خیال پیدا ہوا۔ کہ بدنصیب عورت کے حواس ٹھکانے نہیں ہیں۔ لیکن عمر رسیدہ عورت نے سلسلہ کلام جاری رکھکر کہا۔ ”آپ اگر چند منٹ کے لئے میری گفتگو سن سکیں تو میں اپنا مطلب واضح لفظوں میں بیان کر سکتی ہوں۔ اور اصل میں

و آپ کی نیا فدا: طبیعت اور آپ کے مذاق سلیم سے اپیل کرنا چاہتی ہوں!"

پادری صاحب نے بڑھیا سے نجات حاصل کرنے کے خیال سے بے صبری کے لہجہ میں کہا: "خیر تم اپنا مطلب بیان کرو۔"

بڑھیا نے کہا۔ "میں آپ کا زیادہ وقت نہ لوں گی۔ مختصر یہ ہے کہ ایک غیر ملکی سنگتراش اٹلی کا ایک غریب باشندہ چند مہینے گزرے میرے مکان میں سکونت پذیر ہوا تھا۔ اس کی حالت نہایت افسوسناک تھی۔ کام کرنے کیلئے سنگ مرمر یا اوزار حاصل کرنے لائق نقدی بھی اس کے پاس موجود نہ تھی۔ میں خود ایک غریب .... بہت غریب عورت ہوں۔ لیکن میں ایک شخص کو فاقہ مرتے دیکھنا برداشت نہ کرسکی۔ میں نے اپنی گرہ سے اس کیلئے سنگ مرمر اور اوزار مہیا کئے۔ اس نے کام شروع کر دیا۔ اور ہفتے بھر کی دن رات محنت سے اس نے ایک سمندری پری کا بت تیار کیا ہے۔ یہ شخص اپنے فن کا اتنا ماہر ہے کہ اس نے سنگ مرمر کے ایک بے جان ٹکڑے میں محض اپنی صناعی کی بدولت گویا جان ڈالدی ہے۔ اس لئے جب آپ اسے دیکھیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں کیسی جاندار ہیں۔ لبوں میں خون جوش زن ہے۔ اور چھاتی بھی سانس لینے کے باعث حرکت کر رہی ہے!"

پادری صاحب نے پوچھا: "تو کیا وہ سنگ تراش اس

بُت کو فروخت کرنا چاہتا ہے؟"

"جی ہاں"، بوڑھی عورت نے جواب دیا "میں خود اس فن کی ماہر نہیں ہوں۔ لیکن مجھ پر جو کچھ اثر ہوا۔ اس کی بنا پر کہہ سکتی ہوں، کہ جب میں نے اس بُت کو پہلی مرتبہ دیکھا تو مجھے اس پر ایک جاندار وجود ہی کا دھوکا ہوا تھا۔ یہاں تک میں اسے مخاطب کرنے لگی تھی؟"

ریجنالڈ کے خیالات کچھ تو پہلے ہی جذبات نا ساز کی اُلجھن میں پھنسے ہوئے تھے۔ اس بُت کی کیفیت نے انہیں اور بھی تیز کر دیا۔ کہنے لگا "یہ بُت یقیناً صناعی کا بہترین نمونہ ہوگا۔"

بُڑھیا نے کہا "پادری صاحب جس وقت آپ اُسے دیکھیں گے۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ میں نے اس کی کیفیت بیان کرنے میں کسی مبالغے سے کام نہیں لیا سنگتراش اس بُت کو تھوڑی قیمت پر ہی فروخت کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن غریب تنگدست ہے اگر آپ خود اسے خرید لیں یا اپنے کسی دوست سے اس کی خریداری کی سفارش کر سکیں۔ تو آپ کی فیاضی سے بعید نہ ہوگا؟"

ریجنالڈ نے جس کی طبیعت میں اب استعجاب غیر معمولی طور پر پیدا ہو چکا تھا۔ پوچھا! "میں آرٹ کے اس بہترین نمونہ کو کب اور کس جگہ دیکھ سکتا ہوں؟"

عمر رسیدہ عورت نے جواب دیا "یہ بُت میرے غریب خانہ واقع گولڈن لین میں موجود ہے۔ اور اب تک سوائے میرے یا اس کاریگر کے جس نے اُسے بنایا ہے۔ کسی نے اس کو دیکھا اگر آپ میرے ساتھ چل سکیں۔ تو اب اسے دیکھ سکتے ہیں"!

ریجنالڈ نے گھڑی نکالی۔ دیکھا تو دو بجے تھے۔ گہری شام ہو چکی تھی۔ اس لئے اُسے اس بھیانک صورت کی عمر رسیدہ عورت کیساتھ بازار میں چلنا معیوب نظر نہ آیا۔ اس کے علاوہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر کسی نے مجھے اس کے ہمراہ دیکھ بھی لیا تو لوگ سمجھیں گے کہ کسی قریب المرگ گنہگار کو دیکھنے جا رہا ہے۔ یہ سوچکر پادری صاحب نے کہا "میں ابھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں"!

بڑھیا کہنے لگی "آپ کا فیصلہ نہایت مبارک ہے۔ کیونکہ آپ اس بُت کو دیکھکر یقیناً خوش ہوں گے"!

جسوقت پادری صاحب اُٹھکر لبادہ اور ٹوپی پہننے لگے عمر رسیدہ عورت کے جھری دار ہونٹوں پر ایک عجیب مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ لیکن جب ریجنالڈ نے دوبارہ اُس کیطرف دیکھا۔ تو وہ کامل سکون اختیار کر چکی تھی۔

مکان سے نکلکر دونوں ساتھ ساتھ بڑھیا کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔

باب ۱۶
بلبلِ کُشتہ

بوڑھی عورت تیزی سے قدم اُٹھائے آگے آگے گولڈن
لین کیطرف چلی جارہی تھی. پادری صاحب کسیقدر فاصلے پر
پیچھے پیچھے آرہے تھے. ہرچند بڑھیا کے بیان کردہ قصے میں کوئی
بات غیر اغلب یا خود پادری صاحب کے طرزِ عمل میں کوئی امر
نامناسب نہ تھا. تاہم رستہ بھر قدرتی طور پر ان کے دِل کو
اِس قسم کا احساس رہا. کہ انہوں نے جو کچھ کیا. وہ ٹھیک
نہیں ہے. کوئی غیبی آواز بار بار کہہ رہی تھی. کہ انہیں اب بھی
پیچھے ہٹ جانا چاہیئے. لیکن اِس کے مقابلے میں ایک اور
زور دار اثر آگے کی طرف دھکیلے لئے جارہا تھا. ناچار پادری
صاحب طوعاً وکرہاً عمر رسیدہ عورت کے ساتھ ساتھ چلتے رہے
بہت دیر تک چلنے کے بعد بدصورت بڑھیا ایک تنگ و تاریک
احاطہ میں داخل ہوئی.

ہسجگہ پہنچکر عمر رسیدہ عورت نے ایک مکان کا دروازہ
کھولتے ہوئے کہا "آپ حیران تو ضرور ہوتے ہوں گے. کہ ایسے

نے موجود نہ تھی. بڑھیا نے اِس مطلب کیلئے کوئی موم بتی وغیرہ مہیا نہ کی۔ مگر آگ کے شعلوں کی چمک سے کمرہ کے مختلف حصے اچھی طرح نظر آ رہے تھے. پادری صاحب نے دیکھا کہ کھڑکیوں کے اندر سیاہی مائل پردے ستنے ہیں. فرش پر قالین بچھا ہے. میزیں اور کرسیاں سادہ لیکن مضبوط ہیں. اور انگیٹھی کے اوپر ایک بڑا سا آئینہ رکھا ہے. کمرہ کے ایک سرے پر ایک اور دروازہ بند نظر آتا تھا. جس کے پیچھے غالباً کوئی کوٹھری بنی ہوئی تھی.

بڑھیا نے ایک کرسی آگ کے قریب رکھتے ہوئے کہا. "میں نے اس غریب سنگتراش کو اپنے مکان کا بہترین کمرہ کرایہ پر دیدیا تھا. اس کا تیار کیا ہوا بُت ساتھ والی کوٹھری میں موجود ہے. اور آپ چاہیں تو اُسے بھی چلکر دیکھ سکتے ہیں. میں اتنے میں...... "

اِس فقرہ کا باقی حصہ اس نے اِس طریق پر کہا۔ کہ پادری صاحب اس کا کچھ مطلب نہ سمجھ سکے. اور اتنے میں وہ کمرے سے باہر نکل گئی.

عبداللہ چند منٹ آگ کے سامنے کھڑا سوچتا رہا. کہ اب کیا کرنا چاہیئے. سارا واقعہ اوّل سے آخیر تک نہایت عجیب و پر اسرار تھا. اور بوڑھی عورت کا یکا یک رخصت ہو جانا چونکہ عجیب تر تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر اس کے دل کو خوف

نادر خزانہ کو ایسی بڑی جگہ میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔ لیکن ......
"یہ اور بھی بڑی وجہ ہے۔ کہ اِس خزانہ کو یہاں نہ رہنے دیا جائے"۔ پادری صاحب نے جواب دیا۔

بڑھیا نے یہ سُنکر قہقہہ لگایا۔ رات کی خاموشی میں اس کے پوپلے منہ سے وہ قہقہہ ریجنبالڈ ٹریسی کو نہایت بھیانک معلوم ہوا۔ اِس کے بعد بڑھیا آگے بڑھی آہستگی کے ساتھ ایک تنگ و تاریک زینے پر چڑھنے لگی حتیٰ کہ بالائی سیڑھی پر پہنچکر اُس نے جیب سے کنجی نکال لی۔ اور آہستگی سے اسے دروازہ کے قفل میں داخل کیا۔

وہ بہت دیر تک کنجی کو اِدھر اُدھر قفل کے اندر گھماتی رہی۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ کچھ بڑبڑاتی بھی رہی۔ اِس طرح پر جب بہت دیر گذر گئی۔ تو ریجنبالڈ نے اُس سے کہا" لاؤ میں اسے کھولدوں"۔ مگر اتفاق سے عین اُس وقت قفل خود بخود کھل گیا۔ اور بڑھیا نے آہستگی سے کواڑ اندر کو دھکیلے۔ دروازہ میں داخل ہوتے ہوئے اُس نے پادری صاحب کو پیچھے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور جب وہ اندر داخل ہوئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک خاصہ بڑا کمرہ ہر قسم کے ضروری سامان سے آراستہ ہے۔ اور انگیٹھی میں تیز آگ جل رہی ہے۔ کمرے میں اس وقت کسی قسم کی روشنی سوائے جلتی ہوئی آگ کی روشنی

کا احساس ہونے لگا۔ لیکن اُس کے ساتھ ہی خیال آیا کہ مجھے یہاں لانے سے کسی کا یہی مقصد ہو گا کہ میں اس تیبیب و غریب بُت کو دیکھ سکوں۔ اور کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ ممکن ہے بڑھیا روشنی لانے یا سنگتراش کو بلانے چلی گئی ہو۔ اس کے علاوہ وہ مجھ سے کہہ بھی گئی ہے۔ کہ بُت پاس والے کمرے میں موجود ہے۔ اور تم چاہو تو اُسے ابھی دیکھ سکتے ہو۔ ان حالات میں یہ معلوم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ کہ مجھے اس معاملے میں کسی قسم کا دھوکا نہیں دیا گیا۔

اپنے عارضی شکوک سے خود ہی شرمندہ ہو کر پادری صاحب نے ٹوپی اور لبادہ اُتار کر کرسی پر رکھ دیا۔ اور خود ہی اُس دروازے کی طرف جو بند تھا، چلے۔ جس وقت اُن کی اُنگلیاں کواڑ کے دستے پر تھیں۔ اور وہ اُسے کھولنے کے قریب تھے۔ پھر ایک بار اُن کے دل میں تامل پیدا ہوا۔ لیکن فوراً ہی جرات کر کے اندر داخل ہو گئے۔

جس وقت دروازہ کھلا۔ تو انہوں نے اس آگ کی مدھم روشنی میں، جو انگیٹھی میں جل رہی تھی۔ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جس سے خوابگاہ کا کام لیا جاتا ہے۔ اس وقت اس میں نیم تاریکی کی حالت تھی۔ مگر نہ ایسی کہ مسٹر ریجنالڈ ٹریسی کمرے کے سب سے پرے والے کونے میں ایک لشٹیپ سٹول

پر رکھے ہوئے عورت کے ایک مجسمہ کو نہ دیکھ سکتے۔ بُت کیطرف بڑھتے ہوئے انہوں نے کسیقدر بلند آواز میں کہا: "بہر صورت مجھے دھوکا نہیں دیا گیا"

اسی عرصہ میں اُن کی آنکھیں اس نیم تاریکی کی عادی ہو چکی تھیں۔ جو کمرے میں موجود تھی۔ جس کے اندر آگ کے شعلوں کی جھلک سے مدھم لیکن خوشنما روشنی پیدا ہو رہی تھی۔ اس روشنی میں وہ خوشنما تصویر، جس کی خاطر وہ رات کے وقت اتنی دور چلکر آئے تھے۔ سامنے موجود نظر آتی تھی۔ اس کی رنگت جیسا کہ بڑھیا نے بیان کیا تھا۔ بالکل کسی جاندار وجود کیطرح تھی۔ بُت کمر تک بالکل ننگا تھا۔ اس کے بازو انداز دلفریبی سے مڑے ہوئے تھے۔ ایک ہاتھ نے گرتے ہوئے کپڑوں کو سنبھال رکھا تھا۔ اور چونکہ کپڑا بجائے خود رنگدار تھا۔ اس لئے اس پر حقیقی کپڑا ہونے کا گمان ہوتا تھا۔

پادری ریکینا لڈ ٹرلیسی بڑی دیر تک اس قابل سنگتراش کی صناعی پر عش عش کرتے رہے۔ جس نے ایک الیاث نامدار مجسمہ جو جاندار وجود کے بالکل مساوی تھا۔ تیار کیا تھا۔ اسے زیادہ غور سے دیکھنے کی نیت سے وہ دو قدم اور آگے بڑھے اور عین اس وقت چونکہ آگ کی تیز روشنی اس بُت کے چہرے پر پڑی۔ انہیں ایسا معلوم ہوا کہ اس کے ہونٹوں پر خفیف سی

مُسکراہٹ پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کے ساتھ ہی یہ معلوم کر کے ان کے تعجب کی کچھ انتہا نہ رہی کہ انہوں نے یہ چہرہ اِس سے پہلے کئی بار دیکھا ہوا بھی ہے۔

بُت کے سامنے کھڑے ہو کر وہ آواز بلند کہنے لگے:" سیسلیا اے سیسلیا۔ کیا تو نے اپنے یہ بت اسی لئے اس نیت سے بھیجا ہے کہ میں اس بے جان پتھر کے پاؤں میں گر کر اس کی پرستش کروں اور تو جو اس کا نہایت دلفریب اصل ہے، دور بیٹھی ان جذبات پر غور کرے۔ جو اس تصویر کو دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہونے قدرتی ہیں۔ سیسلیا! اگر تو نے مجھے اپنا مطیع بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اگر تو مجھے اپنا غلام بنائے بنا چین نہیں لے سکتی۔ تو بخدا تو نے مجھے اپنے پاس ہی کیوں نہ بلا لیا۔ اور خواہ مخواہ اِس گونگے بے جان اور ہر قسم کے جذبات سے علیحدہ بُت کے پاس بھجوا دیا۔ جو صرف تیرے خارجی حسن کا نمونہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تصویر ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ ویسے ہی بال۔ وہی پیشانی اسی طرح کی آنکھیں۔ اور ویسا ہی غنچہ نما دہن ...... خدایا کیا بات ہے۔ کہ مجھے اِن ہونٹوں پر پھر مسکراہٹ کی جھلک نظر آتی ہے۔ ان آنکھوں میں چاندر چمک دکھائی دے رہی ہے۔ سیسلیا۔ سیسلیا۔ یہ کہتے ہوئے رجینالڈ ٹریسی کے دل میں خوف سا ایک نامعلوم احساس پیدا ہو گیا۔ اور اسے شام کا سارا واقعہ

ایک خواب معلوم ہونے لگا۔

بُت سے تین چار قدم کے فاصلے پہ کھڑے ہوئے۔ قریب تر آنے سے خائف اور پیچھے ہٹنے پر نارضامند وہ کچھ دیر تک بغور سے اُس کیطرف دیکھتا رہا۔ پھر کہنے لگا۔" ہاں ہاں میری نظر غلطی نہیں کرتی۔ تو اِسجگہ محض ایک بے جان بُت ہی نہیں ہے۔ اِن آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں۔ اِن لبوں پر مسکراہٹ طاری ہے۔ چھاتی بھی حرکت کرتی ہے۔ اور سیسلیا! سیسلیا۔ کیا واقعی تو یہاں موجود ہے"

یہ کہکر پادری صاحب چند قدم آگے بڑھے۔ اِس کے ساتھ ہی بُت نے بھی حرکت کی۔ کیونکہ حقیقت میں یہ حسین اور جانباز سیسلیا ہی تھی جو بُت کی صُورت اختیار کئے کھڑی تھی۔ ایک سکنڈ کے عرصہ میں عاشق و معشوق بڑی گرمجوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوگئے۔ اور پادری صاحب پھر ایکبار باوجود اپنے عہد کے سیسلیا کی غلامی اور اطاعت پر مجبور ہوئے۔

بہت دیر کے بعد جب وہ مجنونانہ جذبات جنہوں نے اِس مرتبہ بھی پادری صاحب کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی تھی فرد ہوئے۔ اور جب لیڈی سیسلیا کا جوش بھی کسیقدر سرد ہوا۔ تو اُس نے التجا کے لہجہ میں کہا۔" ریجنالڈ جس طرح کوئی بلبل

کشتہ گلاب کی بُو سونگھ کر دوبارہ زندہ ہو جائے۔ وہی حالت اِس وقت میری ہے۔ میں نے اگر تمہاری محبت کے وشن ہو کر تمہیں پھر اپنے پاس بلانے کے لئے یہ چال اختیار کی تو بتاؤ میرا یہ قصور تمہاری نظروں میں ناقابل معافی تو نہیں ہے۔"

پادری صاحب جن پر اسی وقت سفلی جذبات کا غلبہ تھا۔ اور جنہیں موجودہ حالات میں اِس حسینہ سے جس کا خوشنما سر اُن کی چھاتی کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ جدا ہونے کے مقابلے میں ہر قسم کی بدنامی یا ذلت بھی حقیر نظر آتی تھی، دبی زبان میں کہنے لگے "میرے لئے سوائے اِس کے چارہ ہی کیا ہو سکتا ہے کہ تمہیں کھلے دل سے معافی دوں۔ اے سیلیا! میں نے اپنے جذبات کے ساتھ بہت جدوجہد کی ہے۔ لیکن آخر کار معلوم ہوا۔ کہ میں اِن پر قابو نہیں پا سکتا۔ آئندہ کیلئے اب مجھے اِس بات کا یقین ہو چکا ہے۔ کہ میرا اپنے اوپر قابو رکھنا غیر ممکن ہے۔ اِس لئے میں خود ضبطی کی تمام اُمیدوں سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اور اپنے آپ کو تمہاری محبت کی خوشیوں کی نظر کرتا ہوں۔ پیاری سیلیا تو نے مجھے سبق سکھا دیا ہے۔ کہ اِنسان اِس فانی دُنیا میں بھی کیسی عظیم راحتیں حاصل کر سکتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو آنے والی دُنیا کی غیر یقینی راحتوں پر موجودہ خوشیاں ہر صورت قابل ترجیح ہیں۔"

ریجنالڈ۔ پیارے ریجنالڈ! کیا تمکو خیال تھا کہ جس آسانی کے
ساتھ تم نے مجھے بھلا دیا ہے۔ میں بھی اسی آسانی کے ساتھ تم سے
دستبردار ہو جاؤں گی؟" لیڈی سیسلیا نے کہا۔ "افسوس تم عورت
کے دل سے واقف نہیں ہو۔ میرے لئے صرف دو صورتیں تھیں
یا یہ کہ تمہیں واپس اپنے پاس بلاتی۔ یا تم سے انتقام لیتی!"

"انتقام" ریجنالڈ نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں انتقام!" چالباز عورت نے یہ طرز گفتگو اس لئے اختیار
کرتے ہوئے کہا۔ کہ پادری صاحب کو اپنے دام محبت میں اور
بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ گرفتار کر سکے۔" ریجنالڈ جو عورت
میری طرح کسی کے ساتھ دیوانہ وار محبت کرتی ہے۔ اس کے لئے
اپنے دلدار سے اس قدر آسانی کے ساتھ جدا ہونا یقیناً غمگین
ہوتا ہے۔ کیسا تم خیال کرتے تھے کہ میں نے ایکدن اپنا متاع حسن
اس لئے تمہارے حوالے کیا تھا کہ دوسرے روز اس لاپرواہی
سے تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں اس قسم کے
سلوک کو کبھی پسند نہیں کر سکتی۔ تم نے لکھا۔ کہ آئندہ تم سے
ملاقات کرنے کی کوشش نہ کروں۔ میں نے اس کے جواب میں
درخواست کی کہ مجھ سے ایک آخری ملاقات کر جائیے۔ تم نے
اس سے بھی انکار کر دیا۔ اس سلوک کا مجھ پر جو اثر ہوا۔ اسے میرا
ہی دل جانتا ہے۔ لیکن میں نے یہ کہکر اپنے دل کو تسلی دی۔ کہ

مجھے اُس سے اور اُسے میرے ساتھ محبت ہے۔ اِس لئے میں نے ارادہ کیا۔ کہ زاہد کو اس کے حجرہ سے نکالنے کی ایک آخری کوشش کی جائے۔ اتفاق سے میری ملاقات اس بوڑھی عورت سے ہو گئی۔ جن کے مکان میں ہم اِس وقت موجود ہیں۔ اور....."

"بھلا وہ اتفاق کیا تھا۔ جس کی بدولت تمہاری اِس بڑھیا سے ملاقات ہوئی۔" ریجنالڈ نے پوچھا۔ کیونکہ اس کے اندر اس عمر رسیدہ عورت کے متعلق نفرت و رخفارت کا ایک مضبوط اور قابل بیان احساس جاگزین ہو چکا تھا۔

سیلیا کہنے لگی "پیارے ریجنالڈ میں تم سے سارا واقعہ بیان کئے دیتی ہوں۔ جس شام کو تم نے اپنا ظالمانہ رقعہ میرے پاس بھیجکر یہ خواہش ظاہر کی تھی۔ کہ اب ہمیں ایک دوسرے سے ملنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ اُسی روز میرا ارادہ تھا کہ خود جاکر تمہارے قدموں پر سر رکھوں۔ اور....."

"بے وقوف سیلیا!" پادری صاحب نے شیریں لبوں کو ایک بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا مصمم ارادہ ہو چکا تھا کہ تم سے ملوں!" سیلیا نے سلسلہ کلام جاری رکھکر کہا۔ "عین اُس وقت کہ میں باہر نکلی۔ مجھے اپنے پیچھے کسی کی مکروہ آواز سنائی دی۔ مڑکر دیکھا تو یہ بڑھیا کھڑی نظر آئی۔ جو میری طرف دیکھکر کسقدر مسکرائی۔

یا اس نے میری طرف اندازہ استہزا سے دیکھا، پھر کہنے لگی "لیڈی تو خوش نصیب ہے۔ کہ سینٹ ڈیوڈ کے پادری تیری محبت میں مبتلا ہیں۔"

"اس نے یہ کلمہ کہا تھا" ریجینالڈ نے پوچھا۔ "بھلا اُسے یہ ساری کیفیت کیونکر معلوم ہوئی؟"

اُس نے اس کے متعلق بھی مجھے سارے حالات سے آگاہ کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی ایک روز شام کیوقت اس نے تمہیں وحشت ناک انداز سے اس مکان سے رخصت ہوتے دیکھا تھا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا" پادری صاحب نے کہا "چونکہ اس عورت کی طینت فطرتاً بد ہے۔ اس لئے اُس نے دوسروں کی بُرائی کی ذراسی جھلک کو بھی فوراً محسوس کر لیا۔"

سیسیلیا کہنے لگی "بیشک یہی بات ہے۔ جب وہ میرے پاس آئی۔ تو میں تمہاری جدائی کے خیال سے اس قدر افسردہ تھی۔"

"میری راحت آفرین سیسیلیا۔ بے شبہ میں سخت ناشکرا ہوں۔ کہ ایسی محبت کے بدلے میری طرف سے اس قسم کا بُرا سلوک ہوا۔"

"میں اس وقت اس قدر ناخوش تھی۔ کہ میں نے اس عمر رسیدہ عورت کے ساتھ تمہارے متعلق گفتگو کرنے میں بھی تامل نہ کیا۔ وہ مجھے تسلی آمیز فقرات کہتی رہی۔ اور ہم ہمدردی

بیں گھنٹہ میر بازار کے اندر ہی ٹھہری۔ اس معاملہ پر گفتگو کرتی رہیں۔"
"غریب سیسیلیا!" ریجنیالڈ نے دبی زبان میں کہا۔
چالباز عورت نے اسے اپنے برف کے ایسے سفید بازو دی
دبا کر کہا۔" ریجنیالڈ تمہاری خاطر کوئی بات ایسی نہ تھی جس
سے مجھے دریغ ہو۔ اور اب تم باقی معاملے کو خود اچھی طرح سمجھ
سکتے ہو۔ کس طرح اس بوڑھی عورت نے یہ فریب تجویز کیا۔ اور
تمہیں میرے پاس لانے کا ذریعہ نکالا۔"
"گویا تم نے اپنا اور میرا راز ایک بالکل اجنبی عورت
پر ظاہر کر دیا۔" پادری صاحب نے فکر مند لہجہ میں کہا۔" سیسیلیا
دیکھو تو یہ طرز عمل مناسب تھا۔ کسی نامحرم عورت پر اس قدر
اعتماد کرنا اگر غلطی نہیں تو اور کیا ہے؟"
"کیا عشق میں دور اندیشی قائم رہتی ہے؟" سیسیلیا نے
پوچھا۔ "لیکن ڈرو نہیں میں اس کے لبوں پر سونے کی مہر لگا دونگی۔
اور میرے خیال میں اس کے مکان میں ہمارا ایک دوسرے
سے ملنا۔ میرے مکان کی ملاقات سے اس لئے بھی بہتر ہے کہ
وہاں ہر وقت کسی نوکر کے اندر داخل ہونے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔"
"یہ خیال بالکل صحیح ہے!" ریجنالڈ نے کہا۔ "مگر باوجود
اس کے دیکھو میری شہرت اب کسی قدر ریتیق گڑھے کے کنارے
تک پہنچ چکی ہے۔"

"تمہاری" لیڈی سیسیلیا نے کسیقدر حقارت کے لہجہ میں کہا۔ کیونکہ اُس نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ اپنے عاشق کے جذبات پشیمانی کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دے۔" دیکھنا لہذا تم ایسے خود غرض کس طرح ہو سکتے ہو۔ کہ تمہیں صرف اپنا ہی خیال ہے اگر کوئی ہمیں دیکھ لے تو تمہاری تو صرف پیشے کے لحاظ سے بدنامی ہوگی۔ انسان کی حیثیت میں کوئی ذلت نہیں۔ کیونکہ مرد لاکھ ناجائز عشق کرتا پھرے۔ کوئی اُس سے پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی مجھے تمہارے ساتھ دیکھ لے گا۔ تو میری تباہی بحیثیت عورت اور بیوی دونوں طرح یقینی ہے۔ کیا سوسائٹی مجھے غصہ اور نفرت کی نظر سے نہ دیکھے گی۔ کیونکہ اِس غلط راہ پر چلنے والی دنیا میں بے عزتی۔ بدنامی اور بے عزتی۔ یہ سب باتیں عورت کے حصے میں ہی آچکی ہیں۔"

گنہگار شبہ کو شوق سے اپنی چھاتی سے لگاتے ہوئے پادری صاحب نے کہا۔" میری پیاری سیسیلیا مجھے معاف کر کہ میں نے تجھ سے ناانصافی کی۔ افسوس میں نے اپنی خود غرضی میں اُس ایثار عظیم کو نظرانداز کر دیا۔ جو تو نے میری خاطر کیا ہے لیکن میں پھر کہتا ہوں۔ کہ مجھے معاف کر اور آئندہ تم دیکھو گی۔ کہ میرے بزدلانہ خطرات یا میری خود غرضیاں ہماری اِس راحت میں کبھی خلل انداز نہ ہو سکیں گی۔ میری سیسیلیا مجھے

تم سے محبت ہے۔ ناقابل بیان محبت ہے۔ خدا جانتا ہے کہ میں.... تمہاری محبت میں دیوانہ ہو چکا ہوں"!

"اور کیا یہ محبت اسی طرح قائم رہے گی"! سیسیلیا نے دبی زبان سے پوچھا۔

"ہمیشہ! ہمیشہ!! ہمیشہ!!!" پادری صاحب نے جو اس وقت نشۂ عیش میں مخمور تھے، واقعات آئندہ کیطرف سے بالکل لاپروا ہو کر بڑے جوش سے کہا۔

اس دن کے بعد جو رکاوٹ جو دلوں میں حائل تھی بالکل دور ہو گئی۔ اور پادری صاحب اپنے جذبات فاسدہ کی رو میں بڑی تیزی سے قعر ضلالت کیطرف بہتے چلے گئے۔ وہ شخص جو عین عالم شباب میں تھا۔ جس کے اندر پوری توانائی موجود تھی۔ اُن خواہشوں کے اثر میں اس درجہ مغلوب ہوا۔ کہ روز بروز نیچے گرتا چلا گیا۔ اب اس گنہگار جوڑے کی ملاقات کم و بیش بلا ناغہ ہوتی تھی۔ اور ہر موقعہ پر پادری صاحب کے اخلاقی اصول اور بھی زیادہ کمزور ہوتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ آخر کار اُنہیں اپنی معشوقہ کو اپنی خادمہ کی عدم موجودگی میں گھر پر بلانے پر بھی تامل نہ رہا۔

لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے ہمیشہ کے فرائض کو نظر انداز نہیں کیا۔ اور اس طریقہ پر وہ مسلمہ طور پر ریاکار بن گئے۔ وہ حسب معمول منبر پر چڑھکر بڑا پر جوش وعظ کیا کرتے

اور ان کی تقریر سنکر سینکڑوں دل متاثر ہوتے تھے. فی الحقیقت اُن کی فصاحت پہلے کی بنسبت بہت بڑھ گئی تھی۔ کیونکہ اُن کی طبیعت میں جوش کا مادہ بہت ترقی کر گیا تھا. اور اب تصنع کے ساتھ وہ کچھ کہتے تھے. وہ اُن کے قدرتی خیالات سے زیادہ اثر پیدا کرنے والا ہوتا تھا. الغرض اس طرح پر جوں جوں وہ گناہ کیطرف ترقی کرتے گئے۔ اسی قدر زہد واتقا میں اُن کی شہرت زیادہ ہوتی گئی. اب اُن کا معمول تھا کہ جبوقت گرجا کے فرائض سے فرصت پاتے. سیدھے اس حسینہ کے پاس جاتے. جس نے انہیں نیکی کی راہ سے اس قدر مکاری اور چالبازی کے ساتھ گرایا تھا. اس کے زیر تعلیم وہ اُن عارضی راحتوں میں اس قدر منہمک ہوئے کہ شوق سے اپنا روپیہ بھی لیڈی سیسلیا کے حوالے کرنے لگ گئے۔

اس طرح پر اس زاہد اور پاکباز پادری کو شہوت پرست اور عیاش بنانے کے کام میں لیڈی سیسلیا نے پورے طور پر کامیابی حاصل کر لی اور اس کی صحبت میں دن عید اور رات شب برات کیطرح بسر ہونے لگی.

باب ۔ ۷

تلازمِ عشق

جب آدمی کی عمر پوری صفائی پاکیزگی اور باقاعدگی کے ساتھ گذری ہو، وہ جب نیکی کی صراطِ مستقیم سے منحرف ہوتا ہے۔ تو دو باتیں عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ غیر معمولی تیزی رفتار سے بدی کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ عشقِ حرام کی پہلی منزل کو کٹھن ہے۔ لیکن اس کو طے کر لینے کے بعد آدمی اس میں وہ غیر معمولی حظ حاصل کرتا ہے۔ کہ اس کی سیری کسی طرح نہیں ہوتی۔ اور ایک کے بدلے کئی ایک معشوق تلاش کرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایسے آدمی کی رات میں دیکھنے والوں کی نظریں خاص طور پر اس کی ہر ایک حرکت جائزہ لینے لگتی ہیں۔ یہی حال پادری رجینالڈ ٹرسی کا ہوا۔ وہ جب مسرت کی تلاش میں گھنٹوں۔ پہروں اور دونوں گھر سے غائب رہنے لگا۔ تو اس کی دیرینہ اور معتمد نوکرانی مسز کزک کے دل میں کئی طرح کے وسوسے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس گھر میں محض ایک خادمہ کی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ایسے حالات میں رہتی تھی۔ کہ پادری صاحب ہمیشہ اس کو ماں کے برابر

قابل احترام سمجھتے۔ اور وہ اِن کو اپنے عزیز بچے کیطرح خیال کرتی رہی تھی۔ لیکن اب عشق حرام کی دلدل میں پھنسنے کے بعد پادری ریجنالڈ ٹریسی کو اِس عورت کی موجودگی سے ایک طرح کی بیزاری ہونے لگی۔ ایک دِن کا ذکر ہے۔ وہ جب اپنے کمرہ نشست میں داخل ہوئے تو عمر رسیدہ خادمہ بھی وہیں آ گئی۔ لیکن پادری صاحب نے جو کسیوجہ سے پریشان تھے جھلا کر کہا۔" مسنر گزگ! جاؤ میں تنہا رہنا چاہتا ہوں"۔

عمر رسیدہ عورت نے اِس بدسلوکی سے مضطرب ہو کر کہا۔ " جناب میرا خیال تھا۔ کل آپ کو کوئی خاص واقعہ پیش آ گیا۔ کیونکہ آپ کی زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ آپ مجھے اطلاع دیئے بغیر باہر رہے"۔

پادری صاحب نے جو تمام گنہگار شخصوں کیطرح اِس اندیشہ میں تھے۔ کہیں اُن کے متعلق بوڑھی عورت کو شبہ نہ پیدا ہو گیا ہو۔ کہنے لگے۔" میرے خیال میں مسنر گزگ۔ میں اپنے خیال کے لئے تمہارے آگے جواب دہ نہیں ہوں"۔

عمر رسیدہ عورت نے اور بھی زیادہ پریشان ہو کر کہا۔ " بے شک آپ سچ فرماتے ہیں۔ اور میں نے کبھی آپ سے جواب دہی چاہی بھی نہیں۔ لیکن اتنی طویل خدمت کے بعد۔ اور اِس اعتماد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو آپ مجھ پر کرتے رہے ہیں۔ یعنی آج

سے دو ہفتے پہلے آپ جس قدر اعتماد مجھ پر کیا کرتے تھے۔ اس کو دیکھتے ہوئے مجھے اندیشہ ہے۔ شائد آپ میری کسی خطا سے ناراض ہو گئے ہیں۔"

پادری صاحب اب کسی قدر نرم ہو کر بولے "نہیں نہیں یہ بات نہیں ہے۔ البتہ جوں جوں میرے پیشہ کی مصروفیتں بڑھتی جاتی ہیں۔"

عمر رسیدہ عورت نے قطع کلام کر کے کہا "معلوم ہوتا ہے۔ وہ کچھ عرصہ سے غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہیں۔ کیونکہ اب آپ ویسے نہیں رہے۔ جیسے پہلے ہوا کرتے تھے"!

ریجنالڈ نے پھر ایک بار جھلا کر پوچھا "تمہارا اس سے کیا مطلب ہے"؟

بوڑھی خادمہ نے اپنی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ پونچھتے ہوئے کہا "میں دیکھ رہی ہوں۔ کہ گذشتہ دو تین ہفتوں سے آپ زیادہ بے چین اور ناخوش نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ اب آپ کی عادات میں وہ باقاعدگی بھی نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ آپ گاہ بگاہ باہر آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور کبھی بہت دیر تک باہر سے واپس نہیں آتے۔ بعض موقعوں پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ واپس آ کر کہتے ہیں۔ جاؤ۔ تم سو جاؤ۔ میں بھی سونے لگا ہوں۔ باوجود اس کے مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ

بہت دیر تک بیدار رہتے ہیں......"

ریجنبالڈ ٹرلیسی کو یہ گفتگو سُنکر تشویش تو بے شک ہوئی تاہم وہ پردہ پوشی کی غرض سے کہنے لگے۔" یہ سب فضول باتیں ہیں۔ مسنر کرزگ تم اِس بارے میں زیادہ فکر نہ کرو۔ لیکن" اُنہوں نے کسیقدر رُکتے ہوئے پُوچھا۔" یہ تباؤ تم نے کسی اور کو بھی اِس قسم کا کوئی خیال ظاہر کرتے سُنا ہے۔ جیسا تم ظاہر کر رہی ہو۔"

خادمہ نے کہا:" صاحب اگر آپ سچ پوچھتے ہیں۔ تو میں کہہ سکتی ہوں کہ کل گرجا کا محرر بھی اِس بارے میں مجھ سے کچھ پوچھ رہا تھا۔"

" محرر" پادری صاحب نے چلّا کر پوچھا،" بھلا وہ کہتا کیا تھا!"

" کچھ نہیں! اُس نے صرف اتنا کہا تھا۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی رنج یا فکر میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ آپ کی بے چینی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔"

پادری صاحب یہ سُنکر کہ اُن کے طرزِ عمل کی تبدیلی اوروں کے مشاہدہ میں بھی آگئی ہے پھر چلّا گئے۔ اور کہنے لگے " وہ کوئی بڑا ہی گستاخ لڑکا ہے۔"

خادمہ نے ایک گہری آہ بھر کر کہا:" نہیں صاحب! وہ

بھی میری طرح محض نیک نیتی سے ایسا کہتا ہے "

پادری صاحب اپنی بیصبری سے خود ہی مضطرب ہو کر کہنے لگے "خیر مسز گزگ یہ میری ہی غلطی تھی۔ کہ میں نے تمہاری نیک نیتی کو نہیں پہچانا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں پچھلے دنوں سے بعض تفکرات میں مبتلا رہا ہوں۔ میرا بہت سا روپیہ ایک تبادلی دوست کی دھوکہ دہی کیوجہ سے ضائع ہو گیا ہے۔ اور....."

وہ جھوٹ کے تالاب میں بہترا ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ مگر کوئی بات ذہن میں نہ آئی۔ اور فقرہ نامکمل ہی رہا۔ تاہم عمر رسیدہ خادمہ نے اپنی نیک طینی کیوجہ سے اس نامکمل عذر کو ہی صحیح سمجھ لیا۔ اور وہ یہ جانکر خوش بھی ہوئی۔ کہ آخر کار پادری صاحب نے اپنی بے چینی کیوجہ مجھ پر ظاہر کر ہی دی۔

پادری صاحب نے مصالحت کے انداز سے پوچھا۔ "لیکن مسز گزگ! یہ تو کہو میری عدم موجودگی میں کوئی آیا تو نہیں تھا۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کسی نے میرے متعلق پوچھا تو نہیں تھا؟"

"کل سہ پہر کو لیڈی سیسیلیا ہاربرو کی خادمہ آپکو پوچھتی تھی!"

"اچھا"

"میں نے اُسے جواب دیا۔ کہ آپ گھر پر موجود نہیں ہیں۔ شام کو وہ پھر آئی۔ اور چونکہ اُس وقت بھی آپ موجود نہیں تھے۔ وہ زیادہ مایوس نظر آنے لگی۔ رات کیوقت وہ تیسری مرتبہ پھر آئی۔

اور کہنے لگی۔ میری مالکن بیمار ہے۔ اور پادری صاحب سے گفتگو کرنا چاہتی ہے۔"

"پھر تم نے اس سے کیا کہا؟"

خادمہ نے اِس سوال سے متعجب ہوکر۔ کیونکہ اُس سے پایا جاتا تھا۔ گویا اِس کا جواب سچائی کے سوا کچھ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کہا: "میں نے یہی جواب دیا۔ کہ آپ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ اور وہ اور بھی زیادہ مایوس ہوکر واپس چلی گئی۔ اور آج صبح آٹھ بجے پھر آئی۔"

"آج صبح!" ریجنالڈ نے لیڈی سیسیلیا کی معتمد خادمہ کے اِس طرح بار بار آنے سے دل میں ناراض ہوکر پوچھا۔

"جی ہاں"۔ اور جب میں نے اُس سے کہا۔ کہ آپ رات بھر گھر سے غائب رہے ہیں۔ تو وہ اور بھی زیادہ متعجب ہوئی۔"

ریجنالڈ نے اِس انداز سے گویا اپنے آپ سے مخاطب ہوکر۔ لیکن کسیقدر بلند لہجہ میں کہا۔ "تم نے اِس سے کہدیا۔ کہ میں رات بھر گھر سے باہر رہا ہوں۔ اب بھلا لیڈی سیسیلیا کیا خیال کرے گی؟"

خادمہ اِس فقرہ کو سُنکر بہت متعجب ہوئی۔ اور کہنے لگی "بھلا صاحب اِس کو آپ کے متعلق کوئی رائے قائم کرنے کا کیا حق حاصل ہے۔ یقیناً آپ اپنی ترکات کیلیے لیڈی سیسیلیا

ہار بیٹھو گے جو ایسے نہیں ہو سکتے؟"

پادری صاحب اور زیادہ گھبرا کر لکنت آمیز لہجہ میں کہنے لگے۔" نہیں۔ نہیں۔ ایسا تو نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی لوگ طرح طرح کے خیالات مشہور کرنے لگتے ہیں؟"

خادمہ نے جسے اپنی آقا کی پاکبازی پر فخر تھا۔ کہا۔" مگر آپ کا چال چلن ہر قسم کی بدگوئی سے بالاتر ہے؟"

پادری صاحب نے کہا۔" مسز گزک۔ تم سچ کہتی ہو۔ گو باوجود اس کے۔ مگر خیر۔ میں ابھی ٹیوشاک سکوئر کو جاتا ہوں۔ اور اسے سب معاملات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں؟"

اس وقت تک پادری صاحب کی خادمہ کا یہ خیال تھا کہ اُن کی عادات کی تبدیلی اور پریشانی کا موجب محض کوئی ذہنی اضطراب ہے۔ مگر اُن کی پریشانی بڑھتے دیکھکر۔ اور اُن کی زبانی لیڈی سیسیلیا کی نسبت یہ فقرہ سُنکر میرے گھر میں موجود نہ ہونے سے بدگوئی کا موقعہ پیدا نہ ہوگا۔ نیز اس وجہ سے کہ مسز گزک لیڈی سیسیلیا کے چال چلن کی نسبت طرح طرح کی افواہیں سُن چکی تھی۔ اور اس بات کو بھی پیش نظر رکھکر کہ اُس نے اُن کی عدم موجودگی میں اپنی خادمہ کو بار بار بھیجا۔ اس کے دل میں کچھ اور شبہ پیدا ہونے لگا۔ تاہم اپنی نیک طینی کیوجہ سے اُس نے۔ اس شبہ کو دل سے نکال دینے

کی کوشش کی۔ اور اسی مقصد سے اُس نے گفتگو بدلنے کی خاطر کہا "میں آپ سے یہ کہنا بھول گئی۔ کہ کل سہ پہر کو ایک دو بجے کے درمیان وہ لڑکی کیتھرائن ولمٹ جسے آپ نے گھر کے کام میں مدد دینے کیلئے بُلایا ہے۔ یہاں آ گئی"۔

"اچھا اس قدر جلد" پادری صاحب نے متعجب ہو کر پوچھا۔

مسنز گرنرک کہنے لگی "جی ہاں۔ اور اُس نے چونکہ مجھے اس بات کا یقین دلایا۔ کہ اس سے چند گھنٹے پہلے آپ اس کو اپنے گھر میں جگہ دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ اس لئے میں نے بلا تامل اُسے رہنے کی اجازت دیدی۔ اِس کے علاوہ وہ بہت نیک دل لڑکی ہے۔ اور اس کا اپنے چچا کے مکان سے آ جانا میرے نزدیک بہتر ہی ہے"۔

ریجنبا لڈ نے پوچھا "گویا مسنز گرنرک تم میرے اس انتظام کو پسند کرتی ہو"؟

عمر رسیدہ خادمہ نے جو باوجود نیک دل ہونے کے اس بات سے کسیقدر ناراض تھی۔ کہ اِس بارے میں اس سے مشورہ نہیں لیا گیا۔ کہا "جناب میں اِس انتظام پر بھلا کیا حرف گیری کر سکتی ہوں۔ اور سچ پوچھیے تو میری پسند یا ناپسند کو اِس معاملے میں دخل ہی کیا ہے"؟

پھر جلدی ہی اپنی اس دلی کدورت کو رفع کر کے

کی کوشش کرتے ہوئے اس نے کہا۔" لیکن اس غریب لڑکی نے اپنے چچا کی بدسلوکی کا جو حال بیان کیا ہے۔ وہ نہایت رنجدہ ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں اُسے آپکے پاس بھیجدوں!"

پادری صاحب نے جو خادمہ کے سامنے اثنائے گفتگو میں اپنی پریشانی کے اظہار سے بے چین ہو چکے تھے۔ اور جس کی موجودگی میں اُن کے دل میں اپنی بدنامی کے متعلق اندیشے بھی پیدا ہونے لگے تھے۔ اسے رُخصت کرنے کی نیت سے کہا!

"ہاں ہاں ضرور بھیجدو"!

اس کے چند منٹ بعد کیتھرائن کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کو متوجہ کر کے پادری صاحب بولے۔" کوشش کرنا کہ مسٹر گرگ کا کام ہلکا ہو جائے۔ مثلاً" میں گھنٹی بجاؤں۔ اور نوکر گھر میں موجود نہ ہو۔ تو تم خود ہی جواب دینے کیلئے میرے کمرے میں آجایا کرنا"!

بھولی لڑکی نے کہا۔" جناب میں ایسا ہی کروں گی"!

پادری صاحب نے چند اور مختصر ہدایات دیں اور اسکے بعد کیتھرائن کو رُخصت کر کے ٹیوسٹاک سکوئر کو روانہ ہوئے۔ جہاں وہ ان شبہات کو رفع کرنا فرض سمجھتے تھے۔ جو گھر میں اُن کی عدم موجودگی کیوجہ سے آوارہ مزاج لیڈی سیسلیا ہاربرو نے دل میں پیدا ہو چکے تھے۔

باب ۸

گرداب محبّت

پادری صاحب کے لئے لیڈی سیلیا سے مصالحت کرنا چنداں مُشکل ثابت نہیں ہوا۔ اور اس کام میں اُنہیں پیار و محبت کی نسبت روپیہ سے زیادہ مدد ملی۔ انہوں نے دن کا کھانا اِس حسینہ کے ہاں تناول کیا۔ جس نے اوّل مرتبہ انہیں نیکی کی ارفع منزل سے گرایا تھا۔ اس اونچی منزل سے جس پر کسی شخص کا ہر قسم کی تحریص کے مقابلے میں بہت عرصہ تک کامیابی سے قابض رہنا "ضرور" مشکل نظر آتا ہے۔ آخر شام کے وقت جب دونوں ایک دوسرے کے پاس صوفہ پر بیٹھے تھے، پادری صاحب نے التجا کے لہجہ میں کہا۔ "سیلیا آئندہ تمہارا طرزِ عمل زیادہ محتاط ہونا چاہیئے۔ اس قسم کی ناعاقبت اندیشی جیسی تم نے کل ظاہر کی۔ یقیناً مجھے تباہ کر دے گی۔ بھلا اِس طرح خادمہ کو بار بار بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اِس سے تو کسی انجان شخص کے دل میں بھی شبہ پیدا ہونا یقینی ہے۔ چنانچہ میری خادمہ نے مجھ سے جو کچھ گفتگو کی ہے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں کے دل میں میری

نسبت کچھ شبہات پیدا ہونے شروع بھی ہو گئے ہیں۔"

"پیارے ریجنالڈ مجھے معاف کر دو۔" سیلیا نے اپنے بازو پادری صاحب کے گرد ڈال کر اور اپنا خوشنما سر ان کی چھاتی سے لگا کر کہا "مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں تم پھر بے وفا ثابت نہ ہو!"

پادری صاحب کہنے لگے "گویا تم اپنی خود غرضانہ رقابت کے جوش میں مجھے بدنام کرنے پر آمادہ ہو۔ شاید تمہیں معلوم نہیں رات کیوقت مختلف موقعوں پر جب میں نے تمہیں اپنے مکان کے اندر داخل کیا۔ یا صبح کو رخصت کرنے کے لئے تمہارے ساتھ دروازہ تک گیا۔ اس آہٹ کو میری خادمہ بھی سنتی رہی ہے۔ اور گو وہ سمجھتی ہے۔ اس کی وجہ میرا ذہنی اضطراب ہے۔ تاہم اس کے دل میں کچھ اور شبہات پیدا ہونا چنداں بعید از قیاس نہیں۔"

سیلیا نے پادری صاحب کو پے در پے بوسے دیتے ہوئے کہا "ریجنالڈ میں پھر کہتی ہوں مجھے معاف کر دو۔ یہ میرے بس کی بات نہ تھی۔"

اس طرح پر نرم لفظوں اور فرحت افزا بوسوں کی مدد سے اس نے پادری صاحب کے غصے کو جلدی ہی فرو کر لیا۔ اور آخر پوچھنے لگی "کہیے میں آج رات آؤں کہ نہیں؟"

پادری صاحب نے استقلال کے لہجہ میں کہا "نہیں سیلیا

نہیں۔ ہمیں زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ ایک ہفتے یا پندرہ دن گزر جانے دو۔ کہ معاملہ میری خادمہ کے ذہن سے اتر جائے۔ اس وقت ہم پھر کھلے بندوں وہی پیار اور محبت شروع کر دیں گے!"

یہ کہکر ریجنالڈ ڈرلسی اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور اپنی حسین داشتہ سے بغلگیر ہو کر رخصت ہوا۔ ایک نیا معشوق ان دنوں اس کی نظروں میں سمایا ہوا تھا۔ اور اس کے وصل کی تلاش میں کئی ایک تدبیریں اختیار کرتے ہوئے اس کے وقت کا بیشتر حصہ ایسے حالات میں گزرا کہ نہ تو وہ گھر پہ جا سکا اور نہ سیسیلیا سے ہی ملنے کا اتفاق ہوا۔ بدقسمتی سے اس کو اپنی کوششوں میں کامیابی بھی حاصل نہ ہوئی۔ اس لئے جب وہ مکان پر پہنچا۔ تو سخت مایوس اور جگرخستہ تھا۔ لیکن اتفاق ایسا پیش آیا کہ گھر میں قدم رکھتے ہی ایک نئے واقعہ نے اس کے گھبرائے اور جوش میں آئے ہوئے دماغ کو اور زیادہ بوکھلا دیا......"

چنانچہ جس وقت اُن کی گاڑی مکان کے دروازہ پر پہنچی۔ اور خادمہ نے دروازہ کھولا۔ تو پادری صاحب جو اپنے تفکرات میں غرق تھے۔ تیزی سے اس کے پاس سے گذر کر اپنے کمرے کو ہو لئے۔ کیونکہ وہ تنہائی میں اپنے خیالات

پر غور کرنا چاہتے تھے۔ لیکن راستہ میں ہی تھے۔ کہ خادمہ کی آواز سنائی دی" مسنز ٹریسی۔ یہ رقعہ لیڈی ہاربرو نے آپ کے نام بھیجا ہے"۔

سیسیلیا کی ناعاقبت اندیشی کے اس تازہ ثبوت سے پادری صاحب اور بھی جھلا گئے۔ اور چلا کر کہنے لگے!
" جہنم میں جائے لیڈی ہاربرو۔ میں اس کے رقعہ پر لعنت بھیجتا ہوں"!

پادری صاحب کی زبان سے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اس قسم کا کلمہ سُنکر عمر رسیدہ خادمہ اس قدر متحیر ہوئی۔ کہ شمع اور چٹھی دونوں اس کے ہاتھ سے گر پڑیں۔ حیران تھی۔ کہ میرے کان تو دھوکہ نہیں دے رہے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس قسم کے الفاظ میرے آقا کی زبان سے نکلے ہوں۔ جن کے اخلاق کی ساری دنیا مداح ہے۔

اتنے میں پادری صاحب بھی سنبھل چکے تھے۔ انہوں نے فوراً ہی محسوس کیا۔ کہ مجھ سے اپنے جوش میں کیسی ناعاقبت اندیشی کا اظہار ہوا ہے۔ شمع کو گرتے دیکھکر انہوں نے پوچھا " مسنز کزک کیا معاملہ ہے"؟

" کچھ نہیں۔ جناب کچھ نہیں"! یہ کہتے ہوئے خادمہ نے شمع کو اس لیمپ کی مدد سے دوبارہ روشن کیا۔ جو ہال کی

میز پر جل رہا تھا۔ اور کہنے لگی "میرے خیال میں کوئی ایسا ہی غیر معمولی واقعہ پیش آیا ہے۔ کہ آپ اِس قدر ناراض ہیں"

پادری لڈ نے کہا: "تم ٹھیک کہتی ہو۔ مجھ سے اِس وقت جس اضطراب کا اظہار ہوا۔ اِس کے لئے میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔ دراصل غلطی میری ہے۔ مسز گزک تم مہربانی سے نظر انداز کر دو۔ لیکن تم نے ابھی کہا تھا۔ کہ لیڈی ہاربرو نے کوئی پیغام بھیجا ہے"

"جی ہاں۔ ایک رقعہ۔ لیجئے یہ ہے"

خادمہ نے گنہگار امیر زادی کا خوشبودار رقعہ پادری صاحب کے ہاتھ میں دیتے ہوئے ساتھ ہی اُن کے چہرے پر غور نظر ڈالی۔ پادری صاحب کی رنگت اِس وقت زرد تھی۔ ہونٹ کانپ رہے تھے۔ اور آنکھوں میں وحشت کی جھلک پائی جاتی تھی۔

مسز گزک نے ڈرتے ڈرتے اُن سے پوچھا "آپ کی طبیعت غالباً ناساز ہے۔ کہیئے تو کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤں"

"نہیں نہیں۔ مسز گزک میری طبیعت صبح کو پھر بحال ہو جائے گی۔ دراصل مجھے ایک بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے۔۔۔ ایک بُری خبر موصول ہوئی ہے۔۔۔۔ ایک عزیز دوست کے مرنے کی خبر۔۔۔۔۔۔"

خادمہ نے کہا: "میری رائے میں بہتر ہوگا۔ کہ آپ کوئی ایسی چیز استعمال کریں۔ جس سے طبیعت میں سکون پیدا ہو۔ اور اچھی طرح نیند آجائے۔ آپ کی طبیعت بظاہر نہایت پریشان معلوم ہوتی ہے"۔

"مسز کزک! تمہارا یہ خیال صحیح ہے۔ اگر رات زیادہ نہیں گذر چکی تو تم بازار سے تھوڑا "ڈیم (ست افیون) منگوا لو۔ اس کے چند قطرے پینے سے مجھے بخوبی نیند آجائیگی"

"میں ابھی منگاتی ہوں" یہ کہکر وہ باورچیخانہ کی طرف چلی گئی۔ اور ریجنالڈ سیسیلیا کا رقعہ پڑھنے کیلئے اپنے کمرے کی جانب روانہ ہوا۔ لکھا تھا:۔

پیارے ریجنالڈ! ایک ہفتہ ہونے کو آیا۔ اس عرصہ میں نہ میں نے تمہیں کبھی دیکھا ہے۔ نہ تمہارا کوئی رقعہ ہی میرے پاس آیا ہے۔ آخر اس غفلت یا لاپرواہی کا مطلب کیا ہو سکتا ہے۔ اور اب تو وہ وقفہ بھی جو تم نے میری ملاقات میں قائم کیا تھا۔ گذر چکا ہے۔ عنان صبر اب ہاتھ سے نکلی جاتی ہے۔ ناچار آج رات خود ملنے آؤں گی۔ ٹھیک بارہ بجے کوئی تمہارے دروازہ پر کھڑا ہوگا۔ اس وقت تم نے مجھے سابق کیطرح اندر داخل نہ کیا۔ تو سمجھوں گی۔ مجھ سے جی بھر گیا ہے!

تمہاری:۔ سیسیلیا

رقعہ پڑھکر پادری صاحب نے سوچا "بہرصورت سیسیلیا کی صحبت میں آج رات کی مایوسیوں کی بڑی حد تک "تلافی" ہو سکے گی۔ میں اپنے منتشر خیالات کے ساتھ "تنہائی" میں نہیں رہ سکتا۔ اُف! جب یاد آتی ہے کہ میں کیا تھا۔ اور اب کیا بن گیا ہوں۔ تو دماغ جلنے لگتا ہے۔ اور میں دیوانہ ہو جاتا ہوں۔ لاؤ بہم سے بھی زیادہ سے زیادہ اتنا ہو سکتا ہے کہ میں سو جاؤں۔ لیکن وہ خوفناک خیالات تو خواب میں بھی دُور نہیں ہوتے۔ بلکہ اور بھیانک صورتیں اختیار کر کے سامنے آتے ہیں۔ اِس لئے بہتر یہی ہوگا۔ کہ میں وقت مقررہ پر سیسیلیا کو مکان میں داخل کر لوں۔ مسز کرنک کو بظاہر میرے چلن پر کچھ زیادہ شُبہ نہیں ہے۔ مجھے اپنے گنہگار ضمیر کی وجہ سے ہی بار بار یہ خیال آتا ہے۔ کہ وہ میرے دِل کے راز کو سمجھتی ہے۔"

انگیٹھی میں خوشگوار آگ جل رہی تھی۔ پادری صاحب ایک کُرسی پر اس کے قریب بیٹھ گئے۔ اور سیسیلیا کی یاد نے پھر اُن کے سینے میں خیالات فاسدکا ہجوم پیدا کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نیک اور پاکباز شخص تھوڑے عرصہ میں ہی انتہا درجہ نفس پرست بن چکا تھا۔ اور جب سے اس کے رُکے ہوئے جذبات نے آوارگی اختیار کی۔ کبھی ایک لمحہ کیلئے بھی اسے سکون حاصل نہ ہوا تھا۔"

پادری صاحب بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے۔ کہ کمرے کے باہر دستک کی آواز سنائی دی۔ اور اُن کی خادمہ مسز گزک اندر داخل ہوئی۔ کہنے لگی "صاحب میں نے کیٹ کو لاؤڈنیم لانے کو بھیجا تھا۔ اتفاق سے دواساز کی دوکان اس وقت تک کھلی تھی۔ اور اسے اس کی کچھ مقدار مل گئی۔ لیکن اس کے استعمال میں ذرا احتیاط سے کام لیجئے گا۔ خطرناک چیز ہے"!

پادری صاحب نے کہا "تم اس کی فکر نہ کرو۔ شاید اس کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ کیونکہ اب میری طبیعت زیادہ سکون پذیر ہو چکی ہے۔"

خادمہ انہیں شب بخیر کہکر رخصت ہوئی۔ اور پادری صاحب نے ایک کباٹ سے شراب کی بوتل نکالکر پے در پے دو بھرے ہوئے جام پیئے۔ کچھ تو دختِ رز کے اثر۔ کچھ سیسلیا کے آمد کے خیال سے ان کے خون میں از سرِ نو حدت پیدا ہو گئی۔ اور رخساروں پر زردی کی بجائے پھر سُرخی کی جھلک نظر آنے لگی۔

اس کے تھوڑی دیر بعد فاصلہ پر بارہ کا گجر سُنائی دیا۔ پادری صاحب نے جوتہ اُتارا۔ اور شمع ہاتھ میں لے دبے پاؤں زینے سے اترنے لگے۔ اس کے بعد انہوں نے بڑی احتیاط سے دروازہ کھولا۔ اور ایک عورت۔ جس نے موٹا اور کھلا لبادہ پہنا ہوا تھا۔ ہال میں داخل ہوئی۔

"سیسیلیا" پادری صاحب نے کہا!

"ہاں پیارے ریجینالڈ!" عورت نے دبی زبان میں جواب دیا

دونوں اسیطرح دبے پاؤں پادری صاحب کے کمرے کی طرف روانہ ہوئے۔ اور راستے میں اس قدر احتیاط سے چلتے رہے کہ پاؤں کی چاپ گھر بھر میں کسیکو سُنائی نہ دی۔

وہ رات پادری صاحب نے جس راحت میں بسر کی۔ اُس کی تفصیل لاحاصل ہے۔ شائد اس قدر لکھنا کافی ہوگا۔ کہ سیسیلیا کی صحبت میں انہیں وہ ذلت فراموش ہوگئی۔ جو وہ دوسری جگہ اُٹھا چکے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو اندھا دُھند ان راحتوں کی نظر کر دیا۔ جن کی خاطر وہ اپنی عزت اور شہرت کو خطرے میں ڈال چکے تھے۔

آخر ابھی تاریکی ہی تھی۔ گو وقت اِس سے بہت زیادہ گذر چکا تھا۔ جب سیسیلیا عام طور پر پادری صاحب کے مکان سے رُخصت ہوا کرتی تھی۔ کہ گنہگار جوڑا شمع کے بغیر ہی دبے پاؤں زینہ سے اُترنے لگا۔

پادری صاحب نے دبی زبان سے کہا: "سیسیلیا ذرا جلدی کرو۔ دن ہو رہا ہے اور وقت پہلے ہی بہت زیادہ گذر چکا ہے!"

"اوئی،" لیڈی سیسیلیا نے اسی طرح دبے لہجہ میں گھبرا کر

کہا یہ "سُننا کوئی اوپر کو آ رہا ہے۔"

پادری صاحب نے لمحہ بھر کان لگا کر سُنا۔ پھر مدھم آوازیں ہانپنے لگے۔ "تم سچ کہتی ہو۔ الٰہی آج میں برباد ہو گیا!"

عین اُس وقت تھوڑے فاصلہ پر انہیں شمع کی روشنی نظر آئی۔ پیچھے ہٹنا اب غیر ممکن تھا۔ کیونکہ فوراً ہی مسز کرزک شمع ہاتھ میں لئے نمودار ہو گئی۔

"کون، مسز ٹرلیسی!" خادمہ نے سخت متعجب ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس کی نگاہیں پہلے پادری صاحب کے لباس شب خوابی پر اور اس کے بعد ان کی داشتہ پر پڑیں۔ پھر وہ چُپ چاپ بے حرکت کھڑی ہو گئی۔ فرطِ استعجاب سے زبان تالو سے لگ گئی۔ اور پاؤں زمین سے بندھ گئے۔

لیڈی سیسلیا نے جلدی سے چہرہ پر نقاب کھینچ لی۔ لیکن اس مختصر عرصہ میں ہی مسز کرزک نے اُسے پہچان لیا۔ اس دو تین منٹ کے وقفہ میں جب کہ ایک طرف پادری صاحب اور ان کی معشوقہ اور دوسری جانب مسز کرزک حالتِ تعجب میں کھڑی تھی۔ ہزاروں خیالات بہت تیزی سے ریکیا لڈ کے دماغ سے گذرے۔ کبھی سوچتا تھا کوئی بہانہ ایجاد کروں کبھی چاہتا تھا۔ اسی جگہ عمر رسیدہ خادمہ کا گلا گھونٹ کر مار دوں۔ اور کبھی یہ خیال آتا تھا۔ کہ اپنے کمرے میں جا کر پستول سے

دماغ اُڑا لوں۔ آخر بہت کچھ سوچنے کے بعد اس نے صرف اتنا کہا "مسنر کرنک اُمید ہے۔ معاملہ تمہیں تک رہے گا"

خادمہ نے اِس کا کچھ جواب نہ دیا۔ البتہ لیڈی سیسلیا پر حقارت کی نظر ڈالکر کہنے لگی "میڈم چلیے۔ میں تمہیں دروازہ تک چھوڑ آؤں"

سیسلیا چپ چاپ اُس کے پیچھے ہولی۔ اور ریجنالڈ سخت اضطراب کی حالت میں اپنے کمرے کی طرف واپس چلا گیا"

خادمہ لیڈی سیسلیا کے آگے چپ چاپ چلتی گئی۔ اور دروازہ کھولدیا۔ اِس اثنا میں گنہگار حسینہ کے اوسان بحال ہو چکے تھے۔ دروازہ پر پہنچکر کہنے لگی "میری پیاری مسنر کرنک! اُمید ہے تم اِس ناگوار دریافت پر خاص توجہ نہ دوگی"

خادمہ نے کہا "میڈم میں اِس معاملہ میں خاموش رہونگی اِس لیے نہیں۔ کہ میرے دِل میں تمہاری کچھ عزت ہے۔ بلکہ اِس لیے کہ میں اپنے آقا کی شہرت کی قدر کرتی ہوں۔ جس کے ہاں میری عمر کا بڑا حصہ بسر ہوا ہے۔ اور میں اسے تباہ ہوتے دیکھنا نہیں چاہتی"

اِس کے بعد اس نے لیڈی سیسلیا کو نکالکر لاپرواہی سے دروازہ بند کر دیا۔ اور ہال میں آبنوس کی بنی ہوئی جو بنچیں پڑی تھیں۔ ان میں سے ایک پر بیٹھکر زار زار رونے لگی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس نیک دل عورت کو اپنے آقا سے مادرانہ محبت تھی۔ اور وہ اپنے شبہات کی موجودہ خوفناک تصدیق سے بیحد متاثر ہو چکی تھی۔

روتے روتے وہ اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہنے لگی ''اسمیں شک نہیں کہ وہ نیکی کی منزل سے گر چکا۔ اب وہ ایک زندہ اور مجسم جعل ہے۔ فصاحت اس کے پاک خیال کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ علمی قابلیت سے تعلق رکھتی ہے۔ دنیا محض دھوکہ میں اس کی عزت کر رہی ہے۔ ورنہ جب اسے معاملہ کا علم ہوگا تو ...... افسوس وہ کیا خیال کریگی۔ اور خود میں بھی آئندہ کس طرح اس کی عزت کر سکتی ہوں۔ یہ کب ممکن ہے کہ میں آئندہ اس کی نیکیوں کا ذکر کروں'' شائد وہ اب بھی توبہ کر لے۔ خدا کرے ایسا ہو۔ اور وہ دوبارہ کوشش کر کے پھر نیک بنجائے۔ یقیناً اسے ایسا بننا چاہیئے۔ اور میرا فرض ہے کہ میں اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ضروری ہے کہ ہر قسم کی ترغیبات اس کے راستے سے دور کر دی جائیں۔ اور جو مجھے خیال آتا ہے۔ تو میں دیکھتی ہوں۔ کہ وہ اس غریب کیطرف بھی جسے اس لئے اپنی پناہ میں لیا ہے۔ حریصانہ نگاہوں سے دیکھتا رہا ہے۔ بہتر ہو گا میں اسے اپنی ہی مرضی سے اس مکان سے کہیں دور بھیجدوں۔ کیونکہ خود ریجینالڈ بھی بعد کو اس

کے لئے میرا شکر گذار ہوگا"۔

اِس قسم کے خیالات میں بہت دیر تک غلطاں پیچاں رہنے کے بعد آخرکار جب نیکدل خادمہ کسیقدر اُس صدمہ کے اثر سے بحال ہوئی۔ تو اپنے خانگی کاموں میں مصروف ہونے کیلئے اندر چلی گئی۔ دیکھا کیٹ اپنے معمولی کام دھندے میں لگی ہوئی ہے۔ اِس سے کہنے لگی:" میری عزیز کیتھرائن میں تمہیں نصیحت کرتی ہوں یوں سمجھو کہ تمہارے روبرو ایک تجویز پیش کرتی ہوں۔ جو تمہارے لئے فائدہ مند ہوگی"۔

حسین دوشیزہ کام چھوڑ کر مسز گرزک کیطرف متوجہ ہوگئی اور کہنے لگی:" فرمائیے آپ کیا کہتی ہیں"۔

خادمہ نے کہا:" میں جو کچھ تم سے کہنے لگی ہوں۔ وہ سراسر تمہارے فائدہ کیلئے ہے۔ اور میں یقین کرتی ہوں کہ بعد میں تم اِس کے لئے میری شکر گذار ہوگی"۔

نیک دل لڑکی نے کہا:" میڈم میں پہلے ہی آپ کی کچھ کم شکر گذار نہیں مجھے پورا بھروسہ ہے کہ کچھ آپ کہیں گی۔ وہ میرے فائدہ کے لئے ہوگا۔ کیونکہ میرے ساتھ آج تک آپ کیطرف سے مہربانی کا سلوک ہی ہوتا رہا ہے"۔

" اِس صورت میں میں جو کچھ تم سے کہنا چاہتی ہوں۔ اِس کیلئے غالباً تمہیں کسی دلیل کی ضرورت نہ ہوگی۔ مختصر لفظوں میں

میرا منشا یہ ہے کہ تم کچھ مدت کیلئے اِس مکان سے چلی جاؤ۔"
کیٹ نے متعجب ہو کر پوچھا "آپ کیا فرماتی ہیں۔ میں اِس مکان سے چلی جاؤں؟"
مسز کرنک نے جواب دیا "ہاں یہی میرا مطلب ہے لندن سے چند میل کے فاصلہ پر میری ایک بہن رہتی ہے۔ میں تمہیں اس کے پاس بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ یقین جانو کہ میں اس جگہ بھی تمہاری بہتری کا خیال رکھوں گی۔ میری بہن تم سے مادرانہ سلوک کرے گی۔"
"لیکن آپ مجھے میری محسن پادری صاحب کے مکان سے باہر کیوں بھیجتی ہیں؟"
کیٹ نے سوال کیا "آپ مجھے باہر نہ بھیجیں۔ کیونکہ روئے زمین پر میرے واحد رشتہ دار یہیں رہتے ہیں۔"
مسز کرنک تشفی آمیز طریقہ پر کہنے لگی "بیٹی تم میرے اِس طرزِ عمل کے متعلق کوئی سوال نہ پوچھو۔ کیونکہ جن وجوہ کی بنا پر میں ایسا کرنے لگی۔ اُن کا سردست پوشیدہ رہنا ہی بہتر ہے۔ گو باوجود اِس کے میں سمجھتی ہوں۔ کہ اگر صحیح حالات تم پر واضح کیے جائیں تو تم یقیناً میرا کہنا ماننے سے انکار نہ کرو گی۔"
مسز کرنک نے یہ الفاظ ایسے انداز سے کہے کہ کیتھرائن کے دلی شبہات دور ہو گئے۔ مگر اتنے میں پاس کے کمرے سے

ایک نوکر اندر داخل ہوا۔ اور کہنے لگا: "مسز گرزگ آخر آپ اس غریب لڑکی کو یہاں سے باہر کس لئے بھیجنا چاہتی ہیں؟"

خادمہ نے ناراضگی کے لہجہ میں کہا: "طامس! کیا تم چھپ کر ہماری گفتگو سنتے رہے ہو؟"

نوکر نے جواب دیا۔ میں اتفاق سے پاس کے کمرے میں موجود تھا۔ اِس لئے تمہاری گفتگو کے الفاظ خود بخود میرے کان میں آتے رہے۔" خادمہ نے کہا: "تمہارے لئے بہتر یہی تھا۔ کہ تم اس گفتگو کو سنتے وقت اپنی موجودگی ظاہر کر دیتے!"

طامس نے کہا: "بھلا مجھے کیونکر معلوم ہو سکتا تھا۔ کہ گفتگو نجی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ تم حسد کی وجہ سے اس لڑکی کو یہاں سے بھیجنا چاہتی ہو!"

مسز گرزگ نے غضبناک ہو کر کہا: "طامس تم جانتے ہو اس جگہ تم سب میرے ماتحت ہو۔ میں چاہوں تو ملازمت سے تمہیں برطرف کر سکتی ہوں۔ اس لئے تمہیں سوچکر بات کرنی چاہیئے۔ میں تمہارے کمینہ خیالات کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہوں!"

پھر اُس نے کیتھرائن سے مخاطب ہو کر کہا: "میری عزیز لڑکی۔ تم مجھے اپنا حقیقی بہتری چاہنے والا سمجھو۔ میں تم سے سچی رفاقت رکھتی ہوں۔ جو کچھ میں اِس وقت بھی کر رہی ہوں۔ وہ حقیقت میں تمہاری بہتری کے لئے ہے۔ میں آج اپنی بہن کو

خط لکھتی ہوں۔ کل تم اُس کے پاس چلے جانا۔"

یہ کہکر خادمہ نے اپنے کام کو ایسے اطمینان سے شروع کر دیا۔ گویا اس نے ایک ضروری فرض ادا کیا ہو۔

تھوڑے عرصے کے بعد اُس نے نوکر کو بلا کر کہا "طامس تم جاکر پادری صاحب سے پوچھو۔ وہ صبح کی حاضری اپنے کمرے میں ہی کھائیں گے۔ یا نشستگاہ میں؟"

نوکر اس حکم کی تعمیل کے لیے چلا گیا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد آکر کہنے لگا "اُن کی طبیعت ناساز ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ میں آج حاضری نہیں کھاؤں گا"

خادمہ چُپ ہو رہی۔ لیکن دل میں یہ سوچکر خوش تھی۔ کہ پادری صاحب معاملات کی اہمیت کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ غالباً وہ شب گذشتہ کے واقعات پر متاسف ہیں۔ اور اُمید ہے کہ بہت جلد پورے طور سے توبہ کر لیں گے۔"

اسی طرح دن گذرتا گیا۔ سہ پہر ہونے کو آئی۔ لیکن پادری صاحب پھر بھی اپنے کمرے میں ہی رہے۔ خادمہ نے دوبارہ نوکر کو اُن کے پاس بھیجا۔ لیکن اُس نے آکر یہی جواب دیا۔ کہ پادری صاحب نے دروازہ کھولے بغیر اتنا کہا تھا۔ مجھے کوئی چیز درکار نہیں۔ اُن کی آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ بیمار ہیں۔

خادمہ پھر بھی چُپ رہی۔ لیکن اُسے یقین ہو گیا کہ پادری

صاحب کے دل میں اصلاح کے خیالات غالب ہوتے جارہے ہیں۔

رفتہ رفتہ دن ڈھل گیا۔ اور اس عظیم الشان شہر پر پھر ایک بار تاریکی نے تسلط کر لیا۔ مسز کرُک نے طامس کو پھر ایک خط دیکر پادری صاحب کے پاس بھیجا۔ اب کے اس نے تھوڑی دیر میں واپس آکر ایک خط دکھایا۔ اور کہنے لگا: "اس مرتبہ پادری صاحب نے دروازہ کھولا تھا۔ اور مجھے یہ خط دیکر کہا ہے۔ اسے یاد سے میں دے جاؤ۔ میں گاڑی میں بیٹھ کر جاتا ہوں۔ اور تھوڑی دیر تک واپس آجاؤں گا۔" یہ کہکر طامس رخصت ہوگیا۔

اس کے تھوڑی دیر بعد پادری صاحب نے گھنٹی بجائی۔ مسز کرُک خود ان کے کمرے میں داخل ہوئی۔ تو دیکھا وہ خوابگاہ میں آگ کے قریب بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں۔ خادمہ کو دیکھکر کہنے لگے: "مسز کرُک میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ گو یہ بیان کرنا غیر ضروری ہے کہ وہ کس معاملے کے متعلق ہوگی۔ اسی لئے میں نے طامس کو خط دیکر باہر بھیج دیا ہے۔ تم [illegible] کی گذشتہ خبر کے لئے از حد اُداس ہو۔ اور میں اس وقت نقاہت محسوس کرتا ہوں۔ میری رائے ہے باورچی خانہ میں ہی میز پر چائے کا سامان رکھو۔ وہیں آکر پیتا ہوں۔"

خادمہ نے متعجب ہو کر پوچھا۔ "جناب باورچی خانہ میں!"

پادری صاحب نے کہا "ہاں بشرطیکہ تمہیں اس میں [illegible] نہ ہو۔ میں ساتھ ساتھ تم سے کچھ گفتگو بھی کرنا چاہتا ہوں۔"

مسز کزنک پادری صاحب کے احکام کی تعمیل کرنے چلی گئی۔ لیکن جب وہ زینہ سے اُتر رہی تھی۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ میرا اندازہ غلط نہ تھا۔ یقیناً پادری صاحب توبہ کر چکے ہیں اور اب وہ دوبارہ ویسے ہی نیک اور پاکباز بن سکیں گے۔

ان خیالات سے اِس نیک عورت کے دل کو ایسی خوشی محسوس ہوئی۔ گو اُسے کہیں سے غیر معمولی دولت ہاتھ لگ گئی ہو۔ اِس کے لیے کیتھرائن کو تھوڑی دیر کے واسطے باہر بھیجنا مشکل امر نہ تھا۔ اِس نے اُسے اجازت دی کہ سینٹ گائز میں اپنے رشتہ داروں کے پاس ہو آئے۔

اِس کے جانے پر مسز کزنک نے باورچیخانہ میں دستر خوان بچھایا۔ اور اس پر چائے کا سامان رکھنے میں مصروف ہو گئی۔

باب ۔ ۹

پراسرار واردات

جس وقت کیتھرائن اپنے رشتہ داروں سے رخصت ہو کر پادری صاحب کے مکان کے دروازہ پر پہنچی ۔ تو ٹھیک نو بجے تھے وہ حسب معمول عقبی دروازے سے مکان میں داخل ہوئی ۔ اور سیدھی باورچیخانہ میں پہنچی ۔ لیکن اسے یہ دیکھکر تعجب ہوا ۔ کہ مسز کرنک کرسی پر بیٹھی ہوئی بظاہر سو رہی ہے ۔ اس کے دونوں بازو میز پر ٹکے ہوئے تھے ۔ اور ان کے ذریعہ اس نے اپنے آگے جھکے ہوئے سر کو سہارا دے رکھا تھا ۔

یہ حالت دیکھکر کیتھرائن متعجب ہونے لگی " حیرت ہے میں نے آج اسے پہلی مرتبہ اس طرح سوتے دیکھا ہے ۔"

وہ کمرہ کے اندر اس خیال سے دبے پاؤں پھرتی رہی ۔ کہ عمر رسیدہ عورت بیدار نہ ہو جائے ۔ اس طرح آہستگی کے ساتھ اس نے اپنی ٹوپی اور لبادہ اتار کر ایکطرف رکھدیا ۔ پھر انگیٹھی کے قریب بیٹھکر اس عجیب قصہ کے متعلق ۔ جو اس کے چچا نے بیان کیا تھا ۔ گہری سوچ میں پڑ گئی ۔ دفعتاً اسے

خیال آیا کہ مسز گزک کے سانس لینے کی آواز سُنائی نہیں دیتی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک شُبہ اُس کے دِل میں پیدا ہو گیا چند منٹ تک وہ بے حس و بے حرکت کم دبیش سناٹے کی حالت میں اپنی کُرسی پر بیٹھی عمر رسیدہ خادمہ کی آگے کیطرف جُھکی ہوئی صورت کو دیکھتی رہی۔ پھر چلا کر کہنے لگی "بخدا وہ تو سانس نہیں لیتی۔ حرکت بھی نہیں کرتی۔ اور اس کے ہاتھ بالکل زرد نظر آتے ہیں"

خوفزدہ ہو کر نوجوان دوشیزہ نے اپنا سر اس طرح جُھکایا کہ مسز گزک کے چہرے کو اچھی طرح دیکھ سکے۔ مگر جب اُس کے چہرے کی زرد اور بھیانک نظر آئی تو وہ اور بھی ہیبت زدہ ہو کر پرے ہٹ گئی۔ اور کہنے لگی "بیشک وہ مر چکی ہے" اسمیں کچھ بھی شک نہیں"

خوف اور غم سے متاثر ہو کر وہ بے اختیار دوبارہ اپنی کُرسی پر بیٹھ گئی۔ پھر خیال آیا۔ ممکن ہے عمر رسیدہ عورت مری نہ ہو۔ بلکہ محض سکتہ کی حالت میں ہو۔ اس صورت میں فوری امداد سے قاصر رہنے کیلئے اپنے آپ کو قصوردار قرار دیتے ہوئے کیٹ نے جلدی سے آگے بڑھکر بوڑھی خادمہ کا سر اوپر کو اُٹھایا۔ لیکن جب اس کی نظر اس کی بھیانک صورت پر پڑی۔ جب اُس نے دیکھا کہ آنکھیں شیشے کیطرح چمک رہی ہیں۔ نچلا جبڑا گرا ہوا

ہے۔ اور زبان سیاہی مائل، سوجھی ہوئی منہ سے باہر نکلی ہوئی ہے۔ تو بے اختیار اُسے چھوڑ کر پرے ہٹ گئی۔ اور چیختی چلاتی۔ امداد طلب کرتی صحن کیطرف دوڑی۔ پادری صاحب کا سائیس پاس کے اصطبل میں کچھہ کام کر رہا تھا۔ وہ دوڑا ہوا آیا۔ اور کیتھرائن کو وحشت کی حالت میں دیکھکر کہنے لگا "کیا معاملہ ہے"

کیتھرائن نے زار زار روتے ہوئے جواب دیا "افسوس مسز گرزک مر گئی"

"مر گئی" سائیس نے متعجب ہو کر پوچھا! اور وہ دوڑتا ہوا باورچی خانہ میں داخل ہوا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد پادری صاحب بھی اپنے کمرے سے اُتر آئے۔ اور پوچھنے لگے "کیا معاملہ ہے؟ کون چیخیں مار رہا ہے؟"

سائیس نے کہا "جناب مسز گرزک مر گئی"

اِس اثنا میں کیتھرائن بے ہوش ہو کر ایک کرسی پر گر پڑی تھی۔ اور اپنی فیاض محسنہ کی موت پر زار و قطار رو رہی تھی۔

پادری صاحب نے اور بھی متعجب ہو کر پوچھا "مر گئی! تمہارے خیال میں تمہیں دھوکہ ہوا ہے۔ شاید اُسے سکتہ ہو گیا ہو۔ جاؤ دوڑ کر کسی ڈاکٹر کو بلا لاؤ"

سائیس نے اِس اثنا میں خادمہ کو اسکی آگے کو جھکی ہوئی حالت سے اٹھا کر پیچھے کیطرف لٹا دیا تھا۔ کہنے لگا "جناب

اب ڈاکٹر کو بلانا بے سود ہے کیونکہ وہ تو بالکل بے جان ہے۔"
"پھر بھی ممکن ہے ڈاکٹر معلوم کر سکے۔ اس کے اندر کچھ جان باقی ہے۔ اس لئے تم دوڑو اور اسے جلد بلا کر لاؤ" پادری صاحب نے بے صبری کے لہجہ میں کہا۔

سائیس چلا گیا۔ اور اس کی عدم موجودگی میں پادری صاحب نے عمر رسیدہ خادمہ کو ہوش میں لانے کی پوری کوشش کی۔ انہوں نے بھر کر اور پانی ملا کر اس کی پیشانی کو دھویا۔ اور اس کے ہاتھوں کو ملا۔ لیکن اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ تھوڑی دیر میں نوکر ایک ڈاکٹر کو ساتھ لئے واپس آ گیا۔ اس وقت تک پادری صاحب بدستور اپنی بے سود کوشش کر رہے تھے۔

ڈاکٹر نے مختصر سا معائنہ کیا۔ اور اس کے بعد کہنے لگا "جناب یہ تو اب ہر قسم کی انسانی امداد کے دائرہ سے باہر ہے۔ اور مجھے حالات بھی مشتبہ نظر آتے ہیں"

"آپ کا کیا مطلب ہے" ریجنالڈ نے پوچھا۔

"یہ کہ اسے زہر دیا گیا ہے"

"زہر" پادری صاحب نے متعجب ہو کر پوچھا "نہیں نہیں آپ کو کچھ غلطی ہوئی ہے۔ یہ غیر ممکن ہے کہ اس نے خود زہر کھایا ہو۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ دنیا میں اس کا کوئی دشمن بھی نہیں"

ڈاکٹر نے اصرار کے لہجہ میں کہا۔" باوجود اِس کے مسٹر ریسی اسے ضرور زہر دیا گیا ہے "

ان الفاظ کو سُن کر کیٹ نے اور زیادہ رونا شروع کر دیا

پادری صاحب نے پوچھا۔ لیکن کیا آپ کو اب اِس کی نسبت بالکل مایوسی ہے۔ کیا اُس کو بچانے کی کوشش نہیں ہو سکتی "؟

ڈاکٹر نے کہا۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں۔ کہ وہ مر چکی ہے"!

" افسوس۔ افسوس! میری غریب خادمہ۔ میری وفادار رفیق"

پادری صاحب نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر بلند آواز سے کہا۔" افسوس نہ معلوم کس وجہ سے اس نے خودکشی کر لی"!

کیتھرین اپنی جگہ سے اُٹھ کر آگے کی طرف لپکی۔ اور چلا کر کہنے لگی۔" خودکشی۔ نہیں۔ ہرگز نہیں اے صاحب آپ اس پر ایک بے جا الزام عائد کر رہے ہیں۔ وہ تو بڑی نیک دل عابد اور پابند مذہب عورت تھی۔ ناممکن ہے کہ اس نے ایسا فعل کیا ہو"!

پادری صاحب نے فسردگی کے لہجہ میں کہا۔" غریب لڑکی افسوس ہے۔ کہ حالات یہی ظاہر کرتے ہیں۔ ورنہ اور کون ہے جس نے ایسی بے ضرر فیاض اور رحمدل عورت کو زہر دیا ہو۔ شاید کوئی خفیہ غم اسے لاحق تھا"!

عین اسی وقت ماسٹر مارکھم پلیس سے رخصت ہو کر دالیں

آگیا اور جی خاتون جب اس نے یہ خوفناک نظارہ دیکھا۔ تو وہ اس سے بے حد متاثر ہوا۔ اور جب اسے خادمہ کی موت کے مختصر حالات کا پتہ چلا۔ تو افسوسناک لہجہ میں کہنے لگا۔" مجھے اس بات کا ہمیشہ رنج باقی رہے گا۔ کہ آج صبح ہی میں نے مرنے والی کے ساتھ تلخ گفتگو کی۔"

"تلخ گفتگو" پادری صاحب نے پوچھا۔

"جی ہاں" شخص مذکور نے جواب دیا" میں نے اس سے کچھ کہا تھا۔ گو مجھے ٹھیک یاد نہیں۔ کیا کہا تھا۔ اور وہ بھی محض اس لئے کہ وہ کیتھرائن سے کہہ رہی تھی۔ میں تمہیں لندن سے باہر بھیجنا چاہتی ہوں"

ریجینالڈ نے زیادہ متعجب ہو کر پوچھا" کیتھرائن کو لندن سے باہر بھیجنا؟"

"جی ہاں" اور جب میں نے دیکھا کہ اس تجویز کو پسند نہیں کرتی تو میں نے مسٹر گرنگ کے خلاف اس لڑکی کی حمایت کی۔ افسوس افسوس۔ اب اس واقعہ کا رنج ہمیشہ میرے دل میں رہے گا" یہ کہتے ہوئے خاس اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھنے لگا۔"

ڈاکٹر کچھ عرصے سے کیتھرائن کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ یکایک وہ اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا" بھلا تم ہی کل رات میری دوکان پر گئی تھیں۔؟"

"کون میں؟" نوجوان لڑکی نے پوچھا۔ کیونکہ اس وقت اس کے خیالات اپنی محسنہ کی پراسرار موت کے غم میں منتشر ہو چکے تھے۔

"ہاں" ڈاکٹر نے کہا۔ "مجھے یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کل رات تم نے ہی میری دوکان پر آکر لاڈنیم کی ایک شیشی خریدی تھی"!

کیتھرائن نے کہا "جی ہاں میں نے ہی خریدی تھی۔ خود مسز گزک نے مجھے اسے لانے کیلئے بھیجا تھا۔ کہتی تھی۔ یہ پادری صاحب کے لئے درکار ہے"!

"میرے لئے" پادری صاحب نے پوچھا۔

کیتھرائن نے کہا "جی ہاں مسز گزک نے مجھ سے یہی کہا تھا اور جب میں لائی تو وہ اسے لیکر اوپر آپ کے کمرے کیطرف چلی گئی تھی"۔

ڈاکٹر نے دوبارہ پادری صاحب کیطرف دیکھکر کہا۔

"آپ اس بارے میں صاف بیانی سے کام لیں۔ کیا وہ شیشی آپ ہی کے لئے لائی گئی تھی"؟

مسٹر نرلیسی نے بڑے سکون کے ساتھ جواب دیا۔ "نہیں میں نے کبھی لاڈنیم لانے کا حکم نہیں دیا۔ اور نہ مجھے اسکی ضرورت تھی"۔

طامس چلا کر کہنے لگا۔ "کیتھرائن۔ کیتھرائن۔ یقیناً تم نے یہ خوفناک فعل نہیں کیا"!

"کیا تم مجھے قاتل سمجھ سکتے ہو؟" غریب لڑکی نے چلا کر کہا۔ "نہیں ہرگز نہیں۔ خدا نہ کرے ایسا ہو" یہ کہتے ہوئے اس نے

اپنے دونوں ہاتھ تشفی انداز سے جوڑ لئے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے پراسرار طریق پر اپنے سر کو ہلا دیا۔

پادری صاحب کی پریشانی اب حد انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ گھبرا کر کہنے لگے "بخدا تمہیں اس بات کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ تم ایسا خیال نہیں کر سکتے۔ کہ یہ جوان لڑکی ....."

ڈاکٹر نے اس سکون سے کام لیکر جو اس پیشہ سے مخصوص ہے۔ کہا "مجھے افسوس کے ساتھ بیان کرنا پڑتا ہے۔ کہ میرے نزدیک یہ معاملہ حد درجہ مشکوک ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج صبح متوفیہ نے اس لڑکی سے کہا تھا۔ اس مکان سے چلی جاؤ"

پادری صاحب نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا "لیکن آپ ہی کہہ رہے ہیں کہ لاڈنیم کی شیشی کل رات خریدی گئی تھی"

ڈاکٹر نے کہا "مسٹر ہرسی آپ اپنی فیاضانہ طبیعت کی وجہ سے اس جوان لڑکی کی حمایت کر رہے ہیں۔ جو آپ کے لئے ہر طرح قابل تعریف ہے۔ لیکن کیا یہ اصلیت نہیں کہ اس لڑکی کو کل ہی بعض ایسے حالات کا علم ہو چکا تھا۔ جنکی بنا پر وہ سمجھتی تھی کہ مسز کرک اسے آج یہاں سے چلے جانے کا حکم دے گی۔ ان حالات میں ...."

"خداوند۔ تیری پناہ" پادری صاحب نے اپنی ہتھیلی زور سے پیشانی پر مارتے ہوئے کہا۔"

ڈاکٹر کہنے لگا:" چونکہ آپکی طبیعت پاک اور صاف ہے. اس لئے آپ کو اس قسم کا شبہ یقیناً نفرت انگیز معلوم ہوتا ہے. بہر حال میرے لئے اپنا فرض ادا کرنا ضروری ہے"

" آپکا کیا مطلب ؟" پادری صاحب نے پوچھا." یقیناً آپ یہ نہیں کہنا چاہتے کہ آپ کا شبہ اس لڑکی پر ہے"

ڈاکٹر نے سرد مہری کے انداز سے کہا:" آپ انسانی فطرت سے ناواقف ہیں"

عین اس موقعہ پر سائیس ایک پولیس مین کو ساتھ لئے اندر داخل ہوا. اس سے مخاطب ہو کر ڈاکٹر نے کہا:" ایک عورت اس جگہ نہایت پراسرار طریق پر مرگئی ہے. اور اس جوان لڑکی کے خلاف بہت زبردست شبہ ہے"

اس کے بعد جو نظارہ دیکھنے میں آیا. قلم اس کے اظہار سے قاصر ہے. نہایت خوفناک چیخوں کے درمیان ایسی مایوسانہ چیخیں تھیں. جو ڈاکٹر کے دل پر بجلی جس نے اپنے نزدیک اپنا فرض منصبی ادا کیا تھا. گہرا اثر کر رہی تھیں. پولیس مین نے بدنصیب لڑکی کو زیر حراست کر لیا. اور اسے حوالات کیطرف لے چلا۔

باب ۱۰

ملاقات

ناظرین کے لئے اندازہ سے یہ بات معلوم کرنا دشوار نہیں ہو سکتا کہ در اصل پادری ریجنالڈ ٹریسی کا اپنا ہاتھ تھا۔ جس نے وفادار خادمہ مسز کرک کو زہر پلایا۔ اور یہ محض اس لئے کہ وہ اس کو اپنا محرم راز سمجھتے ہوئے اب ایک خطرناک دشمن تصور کرنے لگے تھے۔ بہر حال دوسری خادمہ کیتھرائن کی گرفتاری پر یہ معلوم کر کے کہ اُن کے برخلاف کسیطرح کا شبہ نہیں کیا۔ اور نہ کیا جا سکتا ہے انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ مگر آدمی کو اپنے آپ کو دھوکا دے لے۔ دنیا کو مبتلائے غلط فہمی کرے۔ اور اپنے ضمیر کی آواز کو بھی دبالے۔ تاہم غیر ممکن ہے۔ کہ اس قادر حقیقی کو مغالطہ دینے میں کامیاب ہو۔ کیتھرائن کی گرفتاری پر گو یا پادری صاحب کو وقتی طور پر اطمینان ہو گیا۔ لیکن جب مقدمہ کی سماعت اس ناکردہ گناہ لڑکی کے خلاف شروع ہوئی۔ تو حالات نے دانستہ ایسی صورت اختیار کی۔ کہ لڑکی کی بے گناہی۔ اور پادری صاحب کا جرم از خود واضح ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کیتھرائن کو رہا کر دیا گیا۔ اور پادری

صاحب گرفتار ہوئے۔ اس واقع سے لندن کے فیشن ایبل حلقہ میں جو غیر معمولی جوش پھیلا۔ اس کا حال محتاج بیان نہیں۔ بعض اصحاب جنہیں اپنی دانائی پر ناز تھا۔ سر ہلا کر کہتے تھے۔ ہمیں شروع سے ہی معلوم تھا۔ کہ اس پادری کے معاملہ میں کچھ لا ضرور ہے۔ بعض علانیہ یہ کہتے پھرتے تھے کہ ہم نے فلاں موقعہ پر پیشگوئی کی تھی۔ کہ اس شخص کا آخر یہی حشر ہوگا۔ لیکن صنف نازک کا اس بارے میں اتفاق رائے تھا۔ کہ ایسے فصیح البیان اور شکیل جوان کا گرفتار بلا ہونا افسوسناک ہے۔

شہر میں پادری صاحب کا چرچہ اسی حدتک بڑھا کہ ایک صاحب نے ارزاں قسم کا ایک ناول بھی لکھ ڈالا۔ اور اس کا نام "مقبول خادم" یا "او باش پادری" رکھا۔ ایک اور صاحب نے اس واقعہ کی بنا پر ایک ناٹک لکھا۔ اور بے شمار خلقت اسے دیکھنے کیلئے جمع ہوتی۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ میڈم ٹساڈ جس کی مومی تصویروں کی نمائش لندن بھر میں مشہور ہے۔ اس نے بھی پادری صاحب کا ایک مجسمہ بنوا کر اپنے ہاں رکھوا دیا۔

لیکن ناظرین سوال کریں گے کہ لیڈی سیسلیا پارہ و دلنے پادری صاحب کی گرفتاری اور بدنامی کی خبر کون خیالات سے سنا ہو۔ اس کے جواب میں ہم یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ جب اول مرتبہ

خادمہ کے قتل کی خبر اس کے کانوں تک پہنچی۔ تو اس کے دل میں اس بات کا خفیف سا شبہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اس فعل کا ارتکاب کیتھرائن ولسٹ نے نہیں کیا۔ بلکہ خود ریجینالڈ نے کیا ہے۔ لیکن اس کے بعد جب نوجوان لڑکی حوالات میں تھی۔ اور مقدمہ کی سماعت شروع نہ ہوئی تھی۔ تو جب سیسلیا اور پادری صاحب کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ آخر الذکر نے اس معاملہ کو اس انداز سے رنگت دی کہ سیسلیا کے تمام شبہات دور ہو گئے۔ اور اس نے اس واقعہ کو کہ خادمہ کی موت پادری صاحب کے عشق کا راز فاش ہونے کے بعد اس قدر جلد ہوئی ہے۔ محض ایک اتفاقیہ امر سمجھنا شروع کر دیا۔

اس کے علاوہ خود پادری صاحب ابتدا سے ہی کہتے رہے تھے۔ کہ خادمہ نے خودکشی کی ہے۔ اور کیتھرائن کی بے گناہی عدالت میں از خود ظاہر ہو جائے گی۔ ان حالات میں خادمہ کی موت اور مقدمہ کی سماعت کے درمیانی عرصہ میں سیسلیا کا اضطراب جو ابتدا میں اس معاملے کی نسبت اس کے اندر پیدا ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ دور ہو چکا تھا۔ لیکن جب یوم سماعت کی سہ پہر کو کیتھرائن کی رہائی اور ریجینالڈ کی گرفتاری کی خوفناک خبر اس کے کانوں تک پہنچی۔ تو اس کا انتشار غیر معمولی طور پر بڑھ گیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جو خوفناک جرم پادری صاحب

سے منسوب کیا گیا۔ اس کے ساتھ سیسلیا کا ذرا سا تعلق بھی ثابت نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اندازہ اس بات کا لگا ہوا تھا۔ کہ میرا ناجائز عشق جو پادری صاحب کے ساتھ مدت سے چلا آتا تھا۔ ظاہر ہو گیا۔ تو دنیا کیا کہے گی۔ اس معاملہ کی بنسبت اس کا اپنا گنہگار ضمیر اس کی نظروں میں غیر معمولی خطرات پیدا کر رہا تھا۔ کبھی ارادہ کرتی کہ جیلخانہ میں جا کر پادری صاحب سے ملوں۔ اور ان سے درخواست کروں کہ وہ اس تعلق کا راز نہ فاش ہونے دیں۔ مگر یہ سوچ کر رُک جاتی کہ اس سے لوگوں کے دلوں میں وہ شبہات اور بھی مضبوط ہو جائیں گے۔ جنکو میں دور کرنا چاہتی ہوں۔

اسی طرح کئی دن گذر گئے۔ پادری صاحب جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، جیلخانہ گیٹ میں پہنچ چکے تھے۔ اور سیسلیا کو ان کے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی تھی۔

آخر کار یوم حراست کے پورا ایک ہفتے بعد ایک روز ایک لڑکا۔ جس نے میلہ کچیلا لباس پہنا ہوا تھا۔ نیوسٹانگ سکوئر میں لیڈی سیسلیا ہاربرو سے ملاقات کرنے آیا۔ اسے لیڈی صاحبہ کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں تنہائی میں اس نے کہا۔ "میڈم! میں مسٹر ٹریسی کا جو ان دنوں جیلخانہ نیو گیٹ میں ہیں۔ ایک پیغام لایا ہوں۔ بڑے شریف آدمی ہیں۔ لیکن افسوس کہ لوگ کہتے ہیں کہ اب ضرور انہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔

سیسیلیا نے اپنے اضطراب اور کراہت کو چھپانے کی بڑی کوشش کی۔ پھر بھی اُس کے دلی خیالات ظاہر ہوئے بغیر نہ رہے۔ اُس نے پوچھا "تم کون ہو؟"

لڑکے نے جواب دیا "میڈم میں اولڈ بیلی کے ہوٹل کا ذکر ہوں۔ اور مسٹر ٹریسی کا کھانا لے جایا کرتا ہوں"

"پھر اب تم کیا چاہتے ہو"

"مسٹر ٹریسی نے کہلا بھیجا ہے۔ کہ آپ کل انہیں دن کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان کسی وقت ملیں"

باوجود ضبط کی انتہائی کوشش کے لیڈی سیسیلیا کے بدن میں یہ الفاظ سُنکر بے اختیار کپکپی پیدا ہو گئی۔ اور وہ کہنے لگی "کہاں نیوگیٹ میں"

"جی ہاں۔ میں ہر روز تین بار وہاں جاتا ہوں۔ اگر آپ ایک مرتبہ چلی جائیں۔ تو خطرے کی بات نہیں ہے"

"خیر میں اِس پر غور کروں گی۔ اس کے علاوہ تم نے کچھ اور بھی کہنا ہے"

لڑکے نے کہا "میڈم مسٹر ٹریسی نے کہا تھا۔ کہ جب آپ ملنے آئیں تو پھاٹک پر اپنا اصلی نام ظاہر نہ کریں۔ بلکہ اگر کوئی پوچھے تو اُس سے یہ کہدیں۔ میں پادری صاحب کی بہن ہوں۔ اور دیہات سے انہیں ملنے کی خاطر ابھی آرہی ہوں۔ اس صورت

میں آپ ان سے کوٹھری کے اندر تنہائی میں ملاقات کر سکیں گی لیکن اگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ تو پھاٹک کی سلاخوں کے باہر کھڑا ہو کر ہی اُن سے گفتگو کرنی ہوگی"۔

لڑکے کے چلے جانے پر لیشی سیلیا سخت اضطراب کی حالت میں ایک صوفہ پر بیٹھ گئی۔ اور کسی قدر بلند آواز سے کہنے لگی۔ "نیوگیٹ! اس نام میں کوئی بہت ہی خطرناک اور بھیانک اثر ہے مگر باوجود اس کے مجھ پر لازم آیا۔ کہ اس کی تاریک کوٹھری میں داخل ہو کے اُس سے ملاقات کروں۔ کس سے؟ وہ جو ایک قاتل ہے۔ آہ! کسے خیال تھا کہ سینٹ ڈیلونہ کا دولت مند شکیل مشہور اور اور فصیح البیان پادری کسی روز نیوگیٹ کا قیدی کہلائیگا قاتل! خداوندا یہ خیال بجائے خود خوفناک ہے۔ اور اس بد وضع لڑکے نے کس بیدردی کے انداز سے کہا تھا۔ کہ اُسے یقیناً پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔ رحم اللہ! رحم اللہ! افسوس میرا کیا حشر ہونے والا ہے؟ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ تو افشائے راز بدنامی اور تشہیر کا متحمل ہوتا۔ مگر اس خوفناک فعل کے ارتکاب سے باز رہتا۔ لیکن : مجھے تو اس دنیا میں سب سے زیادہ اپنی شہرت کا پاس تھا۔ پھر ذرا رک کر اس نے کہا۔ "لیکن وہ دولت مند ہے۔ آخر اس دولت کا کیا ہوگا۔ شائد وہ اس کے متعلق ہی گفتگو کرنے کو مجھ سے ملنا چاہتا ہے۔ خدا جانے اُس کا کیا ارادہ ہے؟

اس آخری خیال سے لیڈی سیسیلیا کا ارادہ مصمم ہو گیا کہ اگلے روز نیوگیٹ میں پادری صاحب سے ملاقات کی جائے۔

آخر جب صبح ہوئی۔ تو لیڈی سیسیلیا نے اٹھ کر حتی الامکان سادہ پوشاک پہنی۔ اور ساڑھے نو بجے کے قریب ایک کرایہ کی گاڑی پر سوار ہو کر جیلخانہ نیوگیٹ کی جانب روانہ ہوئی۔ قریب پہنچکر اس نے پوچھا کہ جیلخانہ کے داخلہ کا پھاٹک کونسا ہے۔ اور اس کے بعد پتھر کی ان سیڑھیوں پر چڑھنے لگی جن کے اوپر ایک مضبوط پھاٹک لگا ہوا تھا۔ پھاٹک کے تختوں پر مضبوطی کے خیال سے لوہے کی لمبی لمبی سلاخیں لگائی گئی تھیں۔ اور موٹا سرخ چہرے والا پہرے دار باہر کھڑا تھا۔ اس نے اسے پھاٹک کے اندر داخل کیا۔ اور جس وقت وہ اس اندرونی برآمدہ میں پہنچی جہاں دن بھر گیس کا لیمپ جلتا رہتا ہے۔ تو پہرہ دار نے پوچھا " میڈم آپ کس سے ملنا چاہتی ہیں؟"

اس نے کہا " مسٹر ٹریسی سے!"

" آپ اُن کی رشتہ دار ہیں؟"

" ہاں میں اُن کی بہن ہوں۔ اور ابھی دیہات سے انہیں ملنے آرہی ہوں!"

" خیر تو مہربانی سے اس کتاب میں اپنا نام لکھ دیجیے!"

لیڈی سیسلیا کی بجائے کوئی اور ہوتا۔ تو شاید گھبرا جاتا۔ مگر

وہ اپنے اوسان بحال رکھنے کی عادی تھی۔ فوراً قلم اٹھاکر اپنے اصلی نام کی بجائے لکھدیا "این۔ ڈریپی"

پہرہ دار اُسے اپنے ساتھ لے چلا۔ چند منٹ کے عرصہ میں وہ ایک مضبوط دروازے کے سامنے رُکا۔ اور اُسے کھول کر کہنے لگا۔

"میڈم اندر چلے جائیے"

وہ چند قدم آگے بڑھی۔ اور اس کے بعد دروازہ بند ہوگیا اب دونوں عاشق معشوق ایک دوسرے کے سامنے موجود تھے۔ لیکن افسوس کس حالت میں؟

اس نے دیکھا کہ ریجنالڈ کی صورت بالکل ہی بدل چکی ہے۔ رُخساروں پر خوفناک زردی چھائی ہوئی ہے۔ آنکھیں اندر کو دب گئی ہیں۔ بال اُلجھے ہوئے۔ بدن میلا۔ اور کپڑے نہایت خراب حالت میں۔ سیسیلیا کو اندر داخل ہوتے دیکھکر پادری صاحب نے کرسی سے اٹھے بغیر ہی کہا۔ "سیسیلیا یہ تمہاری بہت بڑی عنایت ہے۔ میرے قریب بیٹھ جاؤ کہ میں تم سے بعض ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ وقت بہت کم ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ کہیں پہرہ دار جلدی ہی لوٹ کر ہمیں واپس جانے کو نہ کہے"۔

سیسیلیا نے ایک نشست پر بیٹھتے ہوئے کہا "آہ ریجینا آج ہماری ملاقات کیسے خوفناک مقام پر ہورہی ہے۔

ریجنالڈ نے استقلال کے لہجہ میں جواب دیا۔ اس طرح لکھا

تاسف یا افسردگی بے سُود ہے۔ اِس سے کچھ حاصل نہیں۔ اگر سکون قائم رکھ سکو تو بہتر ہے۔ کیونکہ اِس صورت میں ہم اچھی طرح گفتگو کر سکیں گے۔ تمہیں معلوم ہو گا۔ کہ میری کچھ جائداد ہے"!

سیسیلیا نے کہا:" ہاں دُنیا کو ہمیشہ سے یہ خیال تھا کہ تم دولتمند ہو"

ریجینالڈ بولا:" اِس میں شک نہیں۔ کچھ عرصہ سے میری فضولخرچیاں بہت بڑھ گئی تھیں۔ پھر بھی میرے پاس کافی اثاثہ باقی ہے"! پھر اس نے کسیقدر تلخی کے لہجہ میں کہا:" چونکہ میں ابھی تک سزایاب نہیں ہوا۔ اِس لیے مجھے اس بات کا اختیار ہے۔ کہ یہ جائداد جس کے نام چاہوں۔ چھوڑ جاؤں۔ بتاؤ تم اس ورثہ کو حاصل کرنا چاہتی ہو"!

"آہ ریجینالڈ! تمہاری محبت کا یہ ثبوت"!

"سسیلیا اِس فضول گفتگو کے لیے وقت نہیں ہے۔ پادری صاحب نے بے صبری کے انداز سے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اگر تم میری دولت حاصل کرنا چاہتی ہو۔ تو تمہیں میری ایک بات ماننی پڑیگی"!

سیسیلیا نے کہا:" تمہاری کوئی خدمت سرانجام دینے میں عذر نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے میں اپنی وفاداری پر آخر تک قائم ہوں"!

"خوب اچھی طرح سوچکر جواب دو۔ خدمت جو میں تم سے حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ غیر معمولی ہے۔ تم اس سے ہچکچاؤ گی تو نہیں"!

سیسلیا کہنے لگی: "آخر کہو تو سہی وہ کیا ہے؟ اگر میری اپنی سلامتی خطرے میں نہ ہو۔ تو مجھے اس کی سرانجام دہی میں عذر نہ ہوگا"

"آہ پھر وہی خود غرضی" پادری صاحب نے اظہار نفرت کے طور پر کہا۔ لیکن خیر سنو۔ کل میرا وکیل مجھ سے ملنے آئے گا۔ اور میں ساری جائداد ان ہدایات کے ساتھ جو تجھے اس کے متعلق دینی ہیں اس کے حوالے کر دوں گا۔ وہ ایک باعزت آدمی ہے۔ اور یقیناً میری ہدایات پر پورے طور سے عمل کریگا۔ دنیا میں میرا کوئی بھی دوست یا رشتہ دار نہیں ہے۔ جس کا اس دولت پر دعویٰ ہو۔ اس لئے۔" اس نے آہستگی کے لہجہ میں کہا۔ "اس لئے میں مرتے وقت تمہیں اپنی جائداد کا مالک بنا سکتا ہوں۔ جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تمہارا ہو جائے گا۔ اور دنیا کو اس بات کا مطلق علم نہ ہوگا۔ کہ میری دولت کا کیا ہوا۔ لیکن یہ مال و دولت تمہیں اس شرط پر دیتا ہوں۔ کہ تم میرے لئے اس ذلت کی موت سے بچاؤ کا راستہ پیدا کر دو۔ جو مجھے یقینی نظر آرہی ہے!"

سیسلیا نے کسیقدر خوفزدہ ہو کر کہا "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی!"

پادری صاحب نے ذرا آگے جھک کر اپنی آنکھیں اپنی سابقہ داشتہ کے چہرے پر گڑو دیں۔ اور دبی زبان میں کہنے لگے "مجھے ایک زہر مطلوب ہے۔ نہایت مہلک قسم کا زہر!"

"زہر؟" لیڈی سیسلیا نے کانپ کر پوچھا!"

"ہاں اب تم میرا مطلب سمجھی ہو۔ بس یہ ایک خدمت ہے جو
میں تم سے اپنی ساری دولت کے بدلے چاہتا ہوں"
سیسلیا نے انتہائی اضطراب کے لہجہ میں پوچھا "مگر تمہیں کس
قسم کا زہر مطلوب ہے"
"پرسک ایسڈ" اس لئے کہ یہ نہایت یقینی اور جلد تر اثر کرنے
والی چیز ہے" پادری صاحب نے جواب دیا" اور اگر تم خود اسے
حاصل کرنے سے ڈرتی ہو۔ تو گولڈن لین والی بڑھیا سے مدد حاصل
کر سکتی ہو"
سیسلیا نے پوچھا "تو کیا اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں کیا
ہر طرف سے مایوسی ہو چکی ہے"
ریجینالڈ نے۔ جو بڑی کوشش سے اپنے جذبات کو دبا کر
سکون قائم رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہا "سیسلیا میری قسمت
پر مہر لگ چکی ہے۔ اگر میں زندہ رہوں تو میرا خاتمہ پھانسی کے تختہ پر
ہونا یقینی ہے۔ میرے خلاف بڑی زبردست شہادتیں موجود ہیں۔
اور گو میں نے اپنی طرف سے یہ سوچا تھا۔ کہ میں نے پورے طور پر
احتیاط سے کام لیا ہے۔ میں خیال کرتا تھا کہ عمر رسیدہ خادمہ کی
موت کو خودکشی سے منسوب کیا جائے گا۔ اور اس مطلب کیلئے
میں نے نوکر کو اس قسم کا پیغام دیکر بھیجدیا تھا۔ جس پر کسی کو شبہ کی
گنجائش نہ ہو۔ لیکن افسوس قسمت کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے؟"

پادری صاحب اتنا کہکر رُک گئے۔ انہوں نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔ اور ایک سرد آہ اُن کے سینہ سے نکلی۔ پھر جلدی ہی سنبھلکر انہوں نے کہا:" مگر یہ سب طفلانہ حرکات ہیں۔ اب اِس انتہائی حالت میں کچھ بھی اُمید دل میں لانا حماقت ہے۔ اِس کے علاوہ سیسیلیا وقت گزرتا جا رہا ہے۔ اور تم نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ کہ میری تمام دولت حاصل کرنے کی خاطر تم میری یہ خدمت سرانجام دینے کو آمادہ ہو یا نہیں۔"

سیسیلیا نے مدھم لیکن استقلال کے لہجہ میں کہا:" جو کچھ تم کہتے ہو۔ کر دوں گی۔"

ریجینالڈ نے کہا:" دیکھو مجھے دھوکہ نہ دینا۔ اگر تم زہر کی بجائے کوئی بے ضرر سی چیز لا دوگی۔ تو میرا منصوبہ ٹوٹ جائے گا۔ لیکن یاد رکھو تم بھی اِس دولت کی حقدار نہ ہوگی۔

سیسیلیا نے کہا:" ریجینالڈ میں تمہیں دھوکہ نہ دوں گی۔ کیونکہ اگر تم مصمم ارادہ کر چکے ہو۔ تو میرے لئے اسے ماننے کے سوا چارہ نہیں۔"

"بے شک میں مصمم ارادہ کر چکا ہوں۔ اور اب فیصلہ اِس پر ہے کہ تم مجھے زہر لا دو۔ اور میں تمہیں اپنی ساری دولت دے دوں......!"

"منظور ہے!"

"پرسوں یقیناً زہر کی شیشی ساتھ لیکر آنا"

"ہاں تم اس پر بھروسہ رکھو"

"سیسیلیا اس وقت تک کہ تم واپس آؤ۔ الوداع"

پادری صاحب نے اپنا ہاتھ گنہگار حسینہ کیطرف بڑھایا اور سیسیلیا نے جواب حقیقت میں اس کی چھوت سے متنفر تھی۔ اسے مصنوعی طور پر شوق سے دبایا۔"

حالانکہ وہ بدچلن اور اوباش تھی۔ لیکن ایک قاتل کے ساتھ اُسے بھی کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اس لیے اب وہ جیلخانہ نیوگیٹ کی چار دیواری سے باہر نکلی تو اس نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

باب ۔ ۱۰

فتاہ کا جام

جس روز سیسیلیا کے آنے کا وعدہ تھا۔ ریجنالڈ کی آنکھ صبح ہی کھل گئیں۔ رات اُسے خواب میں بہت سے فرحت افزا اور راحت بخش نظارے دکھائی دیتے رہے تھے۔ لیکن جب آنکھ کھلیں۔ اور اس نے اپنے آپ کو جیلخانہ کی خوفناک کوٹھری میں موجود پایا۔ تو اس کے ہاتھ ناقابل بیان ذہنی اذیت کی وجہ سے بے اختیار تشنجی حرکات کرنے لگے۔ اپنی چارپائی پر سیدھا بیٹھ کر بدنصیب پادری نے کوٹھری میں اِدھر اُدھر نظر ڈالی۔ اور اس کے ساتھ ہی مایوسانہ انداز سے چلا کر کہنے لگا۔ "نہیں ہرگز نہیں۔ میں آپ کو دھوکہ میں نہیں رکھ سکتا میں فی الواقع قاتل ہوں۔ اور یہ جیلخانہ ہے۔"

اس خیال کے آتے ہی وہ دوبارہ اپنے بستر پر گر پڑا۔ اور اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔ پھر دفعتاً اس کے خیالات کی رو سیسیلیا کیطرف گئی۔ اور غصہ کی رو برقی لہر کی مانند پھر اس کے ایک رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی۔ اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں اس زور سے کس کر کہ انگلیوں کے ناخن ہتھیلیوں کے گوشت میں داخل

ہوگئے۔ گنہگار پادری نے چلا کر کہا "اے بدبخت! اے زانیہ! تو ہی میری بربادی کا موجب بنی۔ جس روز تک میں تجھ سے ناواقف تھا۔ میری زندگی پاک اور بے عیب رہی۔ تو نے ہی مجھے نیکی کی راہ سے بھٹکایا۔ اور تو نے ہی ان فانی راحتوں کا منظر میری نظروں میں پیش کیا۔ جو انجام کار میرے لئے مہلک ثابت ہوئیں۔ بدبخت ناہنجار! افسوس کہ پرسوں مجھے تیرے روبرو اس قدر سکون سے کام لینا پڑا۔ ورنہ جی تو چاہتا تھا کہ تیرا بدن نوچ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ اس سفید اور شفاف جلد کے اندر جس کی دلفریبیاں کبھی میری ناپاک روح کو فرحت دیا کرتی تھیں۔ اپنے تیز ناخنوں کو گھونپ دوں۔ بدکار! گنہگار! خدا کرے۔ تو بھی میری طرح حیوانات کی چاردیواری میں جان دے۔ نہیں بلکہ سڑکوں پر پاؤں تلے روندی جائے۔ تیری جان سخت اذیت کے ساتھ نکلے۔ تو بھوکی مرے۔ یا کسی ظالمانہ موت میں سسک سسک کر جان دے۔ آہ۔ ظالم۔ اگر میں تجھ سے واقف نہ ہوتا۔ تو آج بدستور اپنی عزت اور شہرت پر قائم رہتا۔ لوگوں میں میری ناموری بدستور قائم ہوتی! ہائے یہ خیالات مجھے دیوانہ بنا رہے ہیں"!

اس نے دوبارہ اپنا ہاتھ بڑے زور سے پیشانی اور چھاتی پر مارا۔ اور پھر اپنے بال نوچنے لگا۔ اور بستر پر پڑا ہوا بہت دیر تک پیچ و تاب کھاتا رہا۔ نہ خر جب ضبط کا یارا نہ رہا۔

تو کہنے لگا: "افسوس! میں کس قدر بے سمجھ اور بے وقوف ثابت ہوا۔ کیا یہ بہتر نہ تھا۔ کہ میں شہرت کی پرواہ نہ کرکے اس خوفناک جرم پر آمادہ ہوتا۔ دنیا کی ملامت کو ذہن میں نہ لاتا۔ میں مالدار تھا خود مختار تھا۔ جسطرح چاہتا عیش و آرام راحت و تفریح کی زندگی بسر کر سکتا تھا۔ لیکن ہائے! مجھے میری کمزوریوں نے مارا!"

بدنصیب شخص کیلئے یہ خیالات بیحد جگر پاش تھا۔ وہ گھبرا کر اپنے بستر سے اُٹھا۔ اور ذہنی اضطراب کی حالت میں جلد جلد کپڑے پہننے لگا۔ تھوڑی دیر میں آٹھ بجنے کی آواز سُنائی دی۔ اور پہرہ دار صبح کا کھانا لیکر اندر داخل ہوا۔ اس کے چلے جانے پر ریجنالڈ نے پھر سوچا۔ کبھی اِن گھنٹوں کی آواز میرے کانوں کو نہایت خوشگوار معلوم ہوتی تھی۔ انہیں سُنکر میں گرجا کو جاتا۔ اور بے شمار خلقت کو اپنی فصاحت سے متاثر کیا کرتا تھا۔ آہ! وہ کیا راحت افزا زمانہ تھا۔ جو صد حیف کہ ہمیشہ کیلئے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اب کوئی انسانی طاقت مجھے ان خوشیوں سے بہرہ ور نہیں کر سکتی۔ اور نہ خدا کبھی اس کی اجازت دے سکتا ہے!"

اسی طرح وقت گزرتا گیا۔ پہلے نو اور پھر دس بجے اپنی کوٹھری کے اندر اشتیاق کی حالت میں اِدھر اُدھر پھرتے ہوئے ریجنالڈ نے اپنے دل سے سوال کیا: "کیا وہ آئے گی؟ یا اپنی بدنامی کے خوف سے دُور ہی رہیگی؟"

لیکن نہیں۔ اب وہ یقین کرتی ہے۔ کہ میں اُسے بدنامی سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس لئے یقیناً وہ میری خدمت سے انکار کرے گی۔ اور مجھے اعتماد ہے کہ وہ ضرور آئے گی۔

ریجینالڈ کا یہ خیال غلط نہ تھا۔ ابھی وہ انہی تفکرات میں تھا کہ جب کوٹھری کا دروازہ کھلا۔ اور لیڈی سیلیا اندر داخل ہوئی۔ پادری صاحب نے کہا۔ "شاباش! تم اپنے وعدے کی پکی ہو۔" سیلیا نے ایک کرسی پر بیٹھ کر کہا۔ "میرا آنا یقینی تھا۔ لیکن اُف۔ میں کانپ رہی ہوں۔ میرے بدن میں لرزہ پیدا ہو رہا ہے۔" ریجینالڈ نے خوفناک پولی آواز میں پوچھا۔ "تم وہ چیز بھی لائی ہو؟" سیلیا نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی صاف شیشی نکال کر پادری صاحب کے ہاتھ میں دی۔ انہوں نے کاگ کھولا۔ پھر ناک کے قریب لیجا کر کہنے لگا: "بے شک تم نے دھوکہ نہیں دیا۔" اور اس کے بعد اُسے اپنے کپڑوں میں چھپاتے ہوئے انہوں نے کہا۔ "اب میں اپنی قسمت کا خود مالک ہوں۔" یہ کہتے ہوئے ریجینالڈ کے چہرے پر شیطانی کامیابی کی جھلک پیدا ہو گئی۔ سیلیا ڈر گئی اور کہنے لگی۔ "خدایا میں نے کتنی بڑی حماقت کی ہے۔ ممکن ہے میں بھی اس معاملہ کی لپیٹ میں آ جاؤں۔" پادری صاحب نے تسلی کا کام کرتے ہوئے کہا۔ "اب ان خود غرضانہ خیالات کو چھوڑ دو۔ کیونکہ تم نے اس فعل کی

بدولت بے حد دولت پیدا کرلی ہے۔ یاد رکھو میں اپنے وعدے پر صادق ہوں۔ میں نے اپنی ساری دولت کی وصیت تمہارے نام کردی ہے!"

سیسلیا کے دل میں اگر کچھ تامل پیدا ہوا تھا۔ تو وہ دولت کے ذکر سے دور ہو گیا۔ اور وہ کہنے لگی "میں اس عنایت کے لئے تمہاری ممنون ہوں!"

"سیسلیا خدا حافظ!" پادری صاحب نے جواب دیا۔ اور اس کے بعد دروازے کی طرف پیٹھ پھیر لی۔ ایک منٹ کے عرصہ میں سیسلیا وہاں سے رخصت ہو گئی۔

اس کے چلے جانے پر ریجنالڈ نے کہا۔ "خدا کا شکر ہے کہ میں اپنے غصہ پر قابو پا سکا۔ ورنہ جی تو چاہتا تھا کہ حملہ کرکے یہیں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ اور خود غرض زانیہ تو ابھی تک یہ سمجھتی ہے۔ کہ میں ان خیالات کی تہ کو نہیں پہنچا۔ اور اس کے عشق میں بدستور اندھا ہوں۔ لیکن نہیں۔ تُو نے ناپاک دھوکا دیا ہے۔ میں مر کر بھی تجھ سے بدلہ لوں گا۔ ضرور بدلہ لونگا میری موت کے ساتھ ہی تیرا راز بھی فاش ہو جائے گا۔ میرا انجام تیری تباہی کا آغاز ہوگا۔ اس وقت تو پچھتائے گی۔ کہ تو نے مجھ سے عشق کیا۔ اس وقت تجھے اپنی چالوں پر تاسف پیدا ہوگا۔ جن کی بدولت تو نے مجھے اپنے دام میں پھنسایا۔ تیری خوشیاں

رنج والم میں بدلجائیں گی۔ تیری مسکراہٹ دوزخ کی اذیت کی صورت اختیار کرے گی! اے گنہگار حسینہ! تیرا دلفریب چہرہ دیکھکر ہر طرف سے حقارت کی انگلیاں اُٹھیں گی۔ بیوقوف تو سمجھتی ہے میں تجھ سے انتقام نہ لوں گا۔ یاد رکھ کہ میری زندگی کا اگر اس طرح قبل از وقت خاتمہ ہو رہا ہے۔ تو تو بھی رنج اور مایوسی کے سوا کچھ نہ دیکھے گی!"

بدنصیب پادری اضطراب کی حالت میں کمرے کے اندر ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ اس کے منہ سے رہ رہ کر کسی وحشی جانور کے غرانے کی سی آواز نکلتی تھی۔ لیکن ہمارے لئے اس بدنصیب کے خیالات اور الفاظ پر زیادہ بحث کرنا بے سُود ہے۔

اسی طرح شام ہو گئی اور چھ بج گئے۔ ریجنالڈ نے سوچا۔ اب کوئی پہرہ دار کمرہ میں داخل نہ ہو گا۔ اس نے میز پر بیٹھکر دو چٹھیاں لکھیں۔ پھر انہیں بند کر کے سرنامے لکھے۔ اس کام سے فارغ ہو کر وہ اطمینان کے انداز سے تین چار مرتبہ کمرے میں ادھر ادھر گھوما۔ پھر دو زانو ہو کر دُعا کرنے لگا۔ دیر تک خوبیت کے عالم میں رہا۔ اور آخر جب سات بجے تو اٹھکر کہنے لگا بس اب وقت آگیا۔" یہ کہکر اس نے جیب سے شیشی نکالی۔ لیکن جب وہ مہلک صورت دیکھی۔ جس کی بدولت اس کا رشتہ حیات منقطع ہونے کو تھا۔ تو بدن میں کپکپی پیدا ہو گئی۔ اسے

اپنے اندر کمزوری محسوس ہونے لگی. فرش پر بیٹھ گیا. اور دل سے کہنے لگا. ہمت جواب دے رہی ہے. لیکن مجھے اب زیادہ تامل نہ کرنا چاہیئے"

باوجود اس کے ہاتھ اُٹھنے سے قاصر رہا. کوئی خیال تھا جس نے ایک منٹ کیلئے بدنصیب کی توجہ بدل دی. مگر جلدی ہی اس نے فیصلہ کن لہجہ میں کہا: "نہیں نہیں! میرے لئے کوئی امید باقی نہیں رہی. میرا انجام پھانسی ہے.

اس خیال سے اس کے دل میں پھر تقویت پیدا ہوگئی. اس نے شیشی کو اُٹھا کر منہ سے لگا لیا. اور اس کا ہر ایک قطرہ بڑے شوق سے پی گیا.

اس کے چند سیکنڈ بعد وہ بے جان ہوکر اپنی کرسی سے فرش زمین پر گر پڑا.

اُف! کیسا حسرتناک نظارہ ہے. کہ وہ شخص جو کبھی نیکی اور پاکیزگی زہد و اتقا ریاضت اور عبادت کا بہترین نمونہ تھا. آج ایسے فعل پر مجبور ہوا. جس کی مذمت دنیا کے ہر مذہب نے کی ہے. وہ جو اوروں کو بدی کی راہ سے بچانے کا مدعی تھا. آج خود ایک خوفناک گناہ کا مرتکب ہوتا ہے.

اور اے سنگدل سیسلیا. کیا تو اس عظیم تبدیلی کے اسباب سے بے خبر ہے. جو اس شخص میں کہ کبھی نیکی کی بلند ترین منزل

پر فائز تھا۔ تیری ہی بدولت پیدا ہوئی۔ کیا تو ہی اس افسوسناک انقلاب کی ذمہ دار نہیں ہے۔ جو چند مہینوں کے مختصر عرصے میں اس بدنصیب شخص کے حالات میں واقع ہوا۔ اور اس حسرت نصیب لاش کو دیکھ۔ جو تیری ہی شمع حسن پر جلکر راکھ ہوا وہ جسے دنیا کبھی نیکی کا فرشتہ سمجھتی تھی۔ آج بدترین انسان کی حالت میں مردہ پڑا ہے۔ جس حرماں نصیب کی لاش آج زندان تاریک میں حسرت دیا س کے آغوش میں نظر آتی ہے۔ وہی تو ہے جسے تو نے اپنے زہر عشق سے اوّل مرتبہ سینٹ ڈیوڈ کے گرجا میں متاثر کیا تھا۔ اور آج زہر ہلا ہل سے آخری مرتبہ جیلخانہ نیو گیٹ میں ہلاک کیا ہے۔

وہ آغاز تھا۔ یہ انجام ہے۔ بصیرت والو عبرت کا مقام ہے

باب ۔ ۱۱

انجام

طرح طرح کی خوشی آئند امیدوں اور بے چین کرنے والے اندیشوں کے باعث وہ رات سیپیلیا نے بڑے اضطراب اور بیچینی میں بسر کی۔ سوچتی تھی۔ الہٰی اِس تاریکی کا کبھی خاتمہ ہوگا۔ یا نہیں۔ رات اُسے پہاڑ کیطرح کٹنی مشکل ہوگئی۔

آخرکار جب صبح کی روشنی کی پہلی کرنیں کھڑکی کے راستے خوابگاہ میں داخل ہوئیں۔ تو وہ اُٹھکر بیٹھ گئی۔ رنگت زرد تھی۔ لیکن سینہ میں جذبات کا تلاطم تھا۔ اور آنکھوں کے اندر وحشت کا جو اندازہ پایا جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ سخت کشمکش وپیچ کی حالت میں ہے۔ اس حالت میں جو ایکطرف انتہائی اُمیدوں اور دوسری جانب خوفناک یاس کا پہلو رکھتی ہے۔

منٹ گھنٹے بن گئے۔ اور گھنٹے کٹنے محال نظر آنے لگے سخت بے چینی کی حالت میں وہ صبح کے اخبار کا انتظار کرتی رہی۔ حاضری کھانے کے لئے نشستگاہ میں اُتری۔ لیکن بڑی بے چینی کیوجہ سے اس میں سے ایک دو نوالے ہی لے سکی۔

آخرکار اس لڑکے کے دستک دینے کی آواز سنائی دی جو اخبار دے جایا کرتا تھا۔ اُسے سُنکر لیڈی سیسیلیا کا اضطراب اور بڑھا۔ اور آخر جب اخبار کا پرچہ اس کے پاس لایا گیا۔ تو اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے کھولکر جلد جلد مضمون پر نظر ڈالنی شروع کی۔ لیکن پادری صاحب کے انجام کے متعلق اس کی بے چینی جلدی ہی رفع ہوگئی۔ اس لئے کہ اخبار میں ایک نمایاں موقعہ پر حسب ذیل خبر درج تھی۔

پادری ریجنالڈ ٹریسی کی خودکشی

"کل رات آٹھ بجے سے تھوڑی دیر بعد شہر میں افواہ پھیل گئی۔ کہ اُس شخص نے جس کا ذکر ہٹیلڈ اکزک کے قتل کے متعلق بہت کچھ پبلک کی نظروں میں آرہا ہے۔ جیلخانہ گیٹ میں خودکشی کرلی معلوم ہوا ہے اس نے کوئی تیز قسم کا زہر استعمال کیا تھا۔ رات آٹھ بجے کے قریب جب جیلخانہ کے دستور کے مطابق پہرہ دار اُس کے کمرے کا معائنہ کرنے گیا۔ تو دیکھا وہ بالکل مُردہ فرش پر پڑا ہے۔ طبی امداد فوراً حاصل کیگئی۔ لیکن جیلخانہ کے ڈاکٹر نے بیان کیا کہ وہ ہر قسم کی امداد کے دائرہ سے باہر ہے۔ مفصل حالات ابھی معلوم نہیں ہوئے عنقریب ہدیہ ناظرین کئے جائیں گے"۔

اس خبر کو پڑھکر لیڈی سیسیلیا نے دل سے کہا" اس

میں شک نہیں۔ پھانسی کی موت سے خودکشی بہرحال بہتر ہے۔ خیر ایک معاملہ تو ختم ہوا۔ اب مجھے دوسرے کیطرف رُخ کرنا چاہیئے۔ وکیل صاحب کے ہاں چلتی ہوں۔ ریجنالڈ نے تاکید کی تھی۔ کہ علی الصبح اُن سے ملنا۔"

جس وقت وہ سالسٹر کے دفتر کے سامنے گاڑی سے اُتری تو اُس نے عمداً افسردگی اور سنجیدگی کا وہ انداز اختیار کر لیا۔ جو ایسے حالات میں موزوں سمجھا جا سکتا ہے۔ وکیل صاحب ایک عمر رسیدہ آدمی تھے اُن کا نام ہارٹن تھا۔ انہوں نے اس سے نجی دفتر میں ملاقات کی اور اس کے بعد کام کی نوعیت پوچھی۔

گنہگار حسینہ نے سوال کیا "کیا آج صبح آپ کو لیڈی سیسیلیا ہاربرد کی آمد کا انتظار نہ تھا۔

"لیڈی سیسیلیا ہاربرد!" وکیل صاحب نے اس نام کو سن کر سنجیدگی کا انداز اختیار کرتے ہوئے پوچھا۔ "تو کیا تمہارا نام سیسیلیا ہاربرد ہے!"

"جی ہاں! میں ہی لیڈی سیسیلیا ہاربرد ہوں۔"

مسٹر ہارٹن نے افسردگی اور دلی رنج کے لہجہ میں اس انداز سے گویا اپنے دل سے مخاطب ہو۔ کہا "ایسی جوان اور بدی کی راہ میں ایسی زبردست!"

سیسیلیا اس فقرے کو سُنکر کسی قدر مضطرب ہو گئی۔

لیکن اُس نے نخوت اور ناراضگی کا لہجہ اختیار کیا۔ اور بولی: "کیوں صاحب! اِس ذلت اور ملامت کے لئے ہی مجھ سے آج صبح آپ کے ہاں آنے کی خواہش کی گئی تھی؟"

"میرے ہاں آنے کی؟" وکیل صاحب نے پوچھا: "میں نہیں جانتا۔ کس نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس آنا؟"

سیسیلیا نے دبی زبان میں اس لئے کہ وہ ڈرنے لگی تھی، مبادا ریجنالڈ نے مجھے سخت دھوکہ دیا ہو۔ کہا: "خود مسٹر ٹریسی نے"

مسٹر وہاسٹن نے کہا: "اس صورت میں غالباً میرا بدنصیب دوست اِس بات سے واقف ہوگا۔ کہ میں یہاں آنے پر تم سے کیسا سلوک کروں گا۔ اور کس طرح تمام تلخ صداقتیں تمہارے روبرو پیش کروں گا۔ کیوں کہ اِس کے سوا اور کوئی معقول وجہ اِس کی نہیں ہو سکتی۔ کہ اس نے تم سے یہاں آنے کی درخواست کی ہو۔"

"مگر کیا آپ نے سب کاغذات دیکھ لئے ہیں؟ ہر ایک ... کاغذات۔ یہاں تک کہ آخری کاغذ بھی۔ جو آپ کو ملا ہو؟" سیسیلیا نے انتہائی اضطراب کے لہجہ میں پوچھا۔

"الہٰی توبہ!" وکیل وہارٹن نے گھبرا کر کہا۔ کیونکہ اب اس کے دل میں رفتہ رفتہ واضح ہونے لگا تھا۔ کہ لیڈی سیسیلیا کس لئے بار بار یہ سوال پوچھ رہی ہے۔ پھر اس نے کہا۔

"یقیناً تمہیں اُس شخص سے کسی ورثہ یا عطیہ کی اُمید نہیں ہو سکتی۔ جسے تم نے تباہ برباد کیا۔ او جو تمہاری بدولت قتل اور خودکشی پر مجبور ہو گیا۔ اگر یہ بات ہے تو تمہارا خیال ہر قسم کے غلط اندازوں سے بڑھا ہوا ہے!"

سیسیلیا یہ دیکھکر کہ آخری اُمید بھی منقطع ہو گئی۔ انتہائے نقاہت سے کُرسی پر پیچھے کیطرف جھک گئی۔ اب اُسے صاف نظر آتا تھا کہ اس آخری معاملہ میں جو مجھ میں اور ریجنالڈ میں ہوا تھا مجھے ضرور دھوکہ دیا گیا ہے۔

"نہیں میڈم نہیں!" وکیل نے طنزیہ لہجہ میں کہا "وہ بدنصیب تمہارے لئے کچھ چھوڑ گیا ہے۔ تو اس کی آخری لعنت ہے۔ جو یقیناً عمر بھر تم پر نازل رہے گی!!"

ان الفاظ کو سُنکر لیڈی سیسیلیا مارے غصہ و شرم اور مایوسی کے زار زار رونے لگی!

"رو میڈم۔ خوب اچھی طرح رو۔ کہ تمہارے دِل کی بھڑاس نکل جائے!" وکیل نے پھر اسی سختی کے لہجہ میں کہا "میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس وقت تمہارے دِلی خیالات کیا ہیں۔ خدا کرے ایسی ذلت کسی دُشمن کو بھی نصیب نہ ہو۔"

اِس کے بعد تھوڑی دیر کیلئے وقفہ رہا۔ اتنے میں ایک محرر نے اندر داخل ہو کر وکیل صاحب کے کان میں کچھ کہا۔ اور

پھر باہر چلا گیا۔ اس کے چلے جانے پر دہارٹن نے لیڈی سیسلیا سے کہا۔ "تم ذرا یہیں بیٹھو۔ میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں۔" یہ کہکر وہ دفتر کی طرف چلا گیا۔ اور سیسلیا اس کمرے میں تنہا رہ گئی۔ کم و بیش پندرہ منٹ کے عرصہ میں وکیل صاحب ایک کھلی چٹھی ہاتھ میں لئے واپس آگئے۔ اور پہلے سے بھی زیادہ سنجیدگی کے لہجہ میں کہنے لگے "لیڈی سیسلیا ہاربرو! تمہارے گناہوں کا پیمانہ چھلک رہا ہے۔ اور انصاف تم سے تمہارے افعال کی کیفیت طلب کرتا ہے!"

"انصاف"! بدنصیب حسینہ نے گھبرا کر پوچھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے اپنا دل سینہ کے اندر بیٹھتا محسوس ہوا۔

"ہاں میڈم انصاف"! وکیل صاحب نے جواب دیا۔ "یاد رکھو کہ ریجنالڈ ٹریسی قبر کے اندر بھی تمہاری سختیوں کے خلاف آواز بلند کرتا رہے گا!"

سیسلیا کے چہرہ کی رنگت لاش کی طرح سفید ہو گئی اور وہ کہنے لگی "الہیٰ یہ کیا معاملہ ہے۔ صاحب میں آپ کا مطلب نہیں سمجھی.....!"

"میرے کہنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ ریجنالڈ نے مرنے سے پہلے تمہارا سب راز فاش کر دیا۔ اور اب تمہاری سلامتی اسمیں ہے کہ کہیں روپوش ہو جاؤ!" وکیل نے سرد لہجہ میں کہا۔

"لیکن صاحب! کیا آپ مجھے مشورہ نہیں دے سکتے تھے۔ یہ نہیں بتا سکتے کہ میں کیا کروں؟" سیسلیا نے التجا کے لہجہ میں پوچھا۔ "میں حیران ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ کہاں جاؤں؟"

مسٹر دہارٹن نے مختصر لفظوں میں کہا۔ "میڈم! میرے پاس تمہارے لئے کوئی مشورہ نہیں ہے"

سیسلیا اس لہجہ کے معنی آسانی کے ساتھ سمجھ گئی۔ اور اس نے جان لیا۔ کہ سخت دل وکیل سے کسی امداد کی توقع نہیں ہے۔ ناچار اپنی جگہ سے اٹھی۔ اور وکیل صاحب کو سلام کر کے وہاں سے رخصت ہوئی۔ لیکن بازار میں نکلی تو حیران تھی۔ اس لئے کہ پولیس کا سب سے پہلے وہیں جانا یقینی تھا۔ والدہ سے مدت کی ان بن تھی۔ اور سارے شہر میں کوئی دوست۔ کوئی رفیق۔ مدد کا کوئی اور وسیلہ نظر نہ آتا تھا۔ سچ ہے مصیبت کے وقت دوست بھی دشمن نظر آنے لگتے ہیں؛

اس نے اپنا بٹوہ کھولکر دیکھا تو اسمیں چند پونڈ موجود تھے۔ خیال آیا کہ انگلستان سے نکل جاؤں۔ اور پیرس میں اپنے شوہر کے پاس جا پہنچوں۔ لیکن پھر سوچا کہ وہ میرے ساتھ کیسا سلوک کریگا۔ اخباروں میں عنقریب میرا نام مشتہر ہو جائے گا۔ اور مسٹر روبرٹ ایسا آدمی نہیں ہے۔ جو ایک مفلس اور بدنام عورت کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کرے۔

حیران تھی کہ کس کے پاس جائے. کس مقام میں پناہ حاصل کرے. اس کے بعد ہی جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا. کسی مقام پر چھپنا بھی ضروری نظر آتا تھا. کیونکہ بغیر اس کے پولیس کے زیر حراست آنا یقینی تھا. بدنصیب عورت کے دلی خیالات اس وقت ناقابل بیان تھے۔

وہ بہت تیزی کے ساتھ بازاروں سے گذرتی ہوئی لندن کے پل کیطرف روانہ ہوئی. کیونکہ اُسے سب سے زیادہ ملک چھوڑ جانے کا خیال لگا ہوا تھا۔ اور اسمیں اپنی سلامتی کا ذریعہ نظر آتا تھا۔ اس نے چہرہ پر نقاب اوڑھ رکھی تھی۔ پھر بھی جس وقت کسی پولیس مین کو دیکھتی۔ تو مارے خوف کے کانپ اُٹھتی تھی۔

جلد جلد قدم اُٹھاتی گریس چرچ سٹریٹ سے گزر رہی تھی۔ کہ کسی نے اُسے نام لے کر آواز دی۔ اس نے آواز پہچانی۔ اور مڑ کر دیکھنے لگی۔ ساتھ ہی خیال آیا۔ ممکن ہے اس ذریعہ سے کوئی امداد مل سکے۔

آواز دینے والی وہی بوڑھی دلالہ تھی۔ لیڈی سیسیلیا نے اُس کے قریب پہنچکر کہا "میری رفیق عورت! افسوس کہ سب واقعات فاش ہوگئے۔ لوگوں کو سب کچھ معلوم ہو چکا......"

بڑھیا نے استقلال کے لہجہ میں پوچھا "کیا معلوم ہو چکا۔"
سیسلیا نے اِس انداز سے گویا اُس کا گلا رُکا ہو، جواب دیا "پولیس کو یہ معلوم ہوگیا ہے۔ کہ وہ زہر جو تم نے مجھے لاکر دیا تھا۔ میں نے ریجنالڈ ترسی کو پہنچایا۔ تم نے اُس کی خودکشی کی خبر سُن لی ہوگی۔
دلالہ نے کہا "ہاں میں نے یہ خبر کل شام سُنی تھی۔ پھر اب تم کیا کرنا چاہتی ہو؟"
سیسلیا بولی "سوائے اِس کے کیا چارہ ہے۔ کہ میں پولیس کی نظروں سے کہیں چھپ جاؤں۔ بتاؤ تم اپنے ہاں مجھے چند دن کے لیے پناہ دے سکتی ہو؟"
"کون میں؟" بوڑھی دلالہ نے کہا۔ پھر وہ سر ہلا کر بولی "نہیں میری لیڈی۔ یہ کیونکر ممکن ہے۔ اِس لیے کہ میں خود خطرہ میں ہوں۔ میں نے ہی تو تمہیں وہ زہر لاکر دیا تھا۔
"یہ ٹھیک ہے۔ لیکن میں کسی سے اِس کا ذکر نہ کروں گی۔"
بوڑھی عورت نے پوری صاف بیانی سے کام لے کر کہا۔
"نہیں۔ یوں نہیں ہوسکتا۔ ہمیں اپنے طور پر اپنے بچاؤ کی فکر کرنی چاہیئے۔ لیڈی سیسلیا بُرا نہ مانو تو میں کہہ سکتی ہوں۔ کہ تمہارا زمانہ اب گزر گیا۔ تم ہر طرح برباد ہو چکی ہو۔ اگر تمہارے اندر کچھ بھی حوصلہ باقی ہے۔ تو یقیناً تم اِس صدمے سے

زندہ نہ بچو گی!"

"اُف اُف! بھلا تمہارا اِس سے کیا مطلب ہے؟"

سیلیا نے مدھم لہجہ میں پوچھا۔

بوڑھی عورت نے پر معنی انداز سے کہا:" دریا بہت گہرا ہے۔ اور یادگاری ستون بہت اونچا ہے۔ اس وقت تم ان دونوں کے قریب ہو!"

عمر رسیدہ دلالہ اتنی بات کہکر اِس قدر تیزی سے، جو اس کے لئے ممکن تھی۔ ایک طرف کو ہو لی۔ اِسی بیرحمانہ سلوک سے لیڈی سیلیا کی آنکھیں بھر آئیں۔ لیکن اِس خیال سے مبادا لوگ اُسے بازار میں روتا دیکھکر جمع ہو جائیں اُس نے ضبط سے کام لیا۔ اور دونوں ہاتھ ملکر کہنے لگی:"افسوس اِس وقت یہ بھی میرے سایہ سے ڈرتی ہے۔ آہ! مصیبت کا کوئی ساتھی نہیں۔ الہیٰ کیا میرے لیئے خودکشی کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا!"

زیادہ پس و پیش کے بغیر وہ ستون کے گرد گھوم کر اِسی دروازہ کے اندر داخل ہوئی۔ جہاں سے اوپر چڑھنے کا راستہ تھا۔

دربان نے کہا:" میڈم اندر جانے کی فیس چھ پنس دیتے جائیے.........."

لیڈی سیسیلیا نے جیب سے سکہ نکالتے ہوئے اپنے ظاہری سکون کو قائم رکھنے کی غیر معمولی کوشش کی۔ کیونکہ اس تقاضے کا اس کے قلب مضطرب پر گہرا اثر ہوا تھا۔

دربان نے سکہ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔" آج چونکہ مطلع صاف ہے۔ اس لئے آپ کو لندن کا نظارہ بہت عمدہ دکھائی دے گا۔"

لیڈی سیسیلیا نے مصنوعی طور پر کہا" ہاں" اور اس کے بعد سیڑھیوں کے راستے اوپر چڑھنے لگی۔ اس وقت اس کے سینہ میں جن خوفناک جذبات کا تلاطم تھا۔ کیا اُن کی تفصیل ضروری سمجھی جا سکتی ہے۔

دل میں سوچنے لگی "خدایا کیا نوبت یہاں تک آگئی"! اور راستہ میں وہ ایک جگہ ٹھہری بھی ہانپ گئی۔ اور کچھ دیر سہارے کے لیئے دیوار سے لگی رہی۔ پھر ذہنی اذیت کے عالم اس ناقابل بیان ذہنی تکلیف کی حالت میں جس میں وہ اس وقت مبتلا تھی۔ اس نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ "اس کے سوا کوئی اور چارہ کار بھی نہیں ہے۔ بچاؤ کا کوئی ذریعہ باقی نہیں .... بالکل نہیں

لیکن میری ماں ..... میری غریب ماں۔ اس خبر کو سُنکر کیا خیال کرے گی؟ بہر حال نیوگیٹ میں داخل ہونے سے

مر جانا بہتر ہے "

اِس خیال سے کسی قدر تقویت حاصل کر کے اُس نے پھر اوپر کی طرف چڑھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں سرد اور تازہ ہوا اور اُس کے چہرے پر محسوس ہونے لگی۔ اب وہ ستون کی چوٹی کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اور صرف دس بارہ سیڑھیوں سے گزرنا باقی تھا۔

عین اُس وقت آفتاب کی نہایت تیز شعاعیں اُس کی آنکھوں میں پڑیں۔

موسم نہایت خوشگوار تھا۔ اور ستون کی چوٹی سے عظیم الشان شہر لندن کا نظارہ نہایت دلفریب نظر آتا تھا۔ دریائے ٹیمز پارہ کے ایک عظیم سانپ کی طرح لا انتہا عمارات کے بیچوں بیچ جو اس کے دونوں طرف واقع ہیں۔ بہتا دکھائی دے رہا تھا۔

بدنصیب عورت کے کانوں میں۔ جواب اِس خوفناک بلندی تک پہنچ چکی تھی۔ شہر کی مختلف قسم کی آوازیں آنے لگیں۔ ستون کے نیچے ہر طرف زندگی کی مصروفیتیں اور ہماہمی نظر آ رہی تھی۔ اور اوپر کی جانب نہایت شاندار نظارہ دکھائی دیتا تھا۔ کیوں کہ نیلگوں آسمان پر بادلوں کا ایک ٹکڑا ابھی موجود نہ تھا۔ سورج پوری آب و تاب کے

ساتھ چمک رہا تھا۔ اور موسم بہار کی عطر بیز ہوا سیسیلیا کے ملائم بالوں سے اٹھکھیلیاں کرتی چلی جا رہی تھیں۔

بخت زدہ عورت نے اس شاندار نظارے کو غور سے دیکھتے ہوئے دل میں سوچنا شروع کیا: "اگر کوئی شخص کل مجھ سے یہ بات کہتا۔ کہ آج تیری زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تو میں اس کے خیال کو مضحکہ انگیز سمجھتی۔ مگر آج یہی تلخ حقیقت میری نظروں کے سامنے ہے۔ افسوس اس راحت افزا دنیا سے عیش و عشرت کے اس صدر مقام سے عین عالم شباب میں گزرنا سخت مشکل ہے گیا۔ میں پھر ان شاندار نظاروں کو نہ دیکھوں گی؟ کیا میرے کان ان آوازوں کو پھر نہ سن سکیں گے۔ لیکن نہیں تامل کرنا بے سود ہے اس سے میرا حوصلہ پست ہو جائے گا۔ اور اس کے۔ لعد یو گیٹ ہ"

یہ آخری الفاظ اس نے مایوسانہ انداز سے چینکر کہے۔ پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر کچھ دیر دعا میں مشغول رہی۔ لیکن فوراً ہی بظاہر یہ سوچکر شاندہ خیالات جو دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ میرے حوصلے کو پست کرنے کا موجب ثابت ہوں۔ اس نے دونوں ہاتھ اس کٹہرے پر رکھ دئے۔ جو حفاظت کے ستون کی چوٹی پر بنا ہوا تھا۔ اور اچک کر اس کے

اوپر کھڑی ہو گئی ۔

ایک لمحہ کے لئے اُس کا بدن پیچھے کیطرف ستون کی چھت کی جانب جھکتا معلوم ہوا۔ اور بازو اِسی انداز سے ہلے۔ جیسے کوئی شخص اپنے وزن کو برقرار رکھنے کے لئے کرتا ہے۔ اِس کے بعد وہ جرات کرکے آگے کیطرف کود پڑی۔ ......

اوپر سے گرتے ہوئے جبکہ اُس کا بدن ہوا میں اِدھر اُدھر لڑھک رہا تھا۔ اُس کے منہ سے نہایت خوف ناک چیخیں نکلیں۔ لیکن وہ طرفتہ العین میں فرشِ زمین پر ستون کے نچلے حصّہ تین گز کے فاصلے پر آگری۔ اور اس کے ساتھ ہی دماغ پاش پاش ہو گیا۔

زمین پر گرنے کے بعد اس نے مطلق حرکت نہیں کی۔ وہ جو کبھی خوب صورتی، عیش پسندی۔ اور خوش مذاقی کا بہترین نمونہ تھی۔ دیکھنا اب غبار راہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔

اِس خوف ناک نظارے کو دیکھنے کیلئے بہت لوگ جمع ہو گئے۔ جن کے چہروں پر ایک کے سوا عام طور پر اِس افسوس ناک حالت کو دیکھکر رنج و الم کے آثار نمایاں تھے۔

اور ایک چہرہ گولڈن ہین کی اس بدبخت دلالہ کا تھا۔ جس نے اس نظارے کو دیکھ کر ذرا بھی رنج کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اس کچلی ہوئی لاش کو فرشِ زمین پر پڑا دیکھکر دل سے کہنے لگی "اب یقیناً" وہ اس راز کو ظاہر نہ کرسکے گی۔ کہ زہر اُسے ہیں نے ہی لاکرکے دیا تھا ...."

(ختم شد)

(سکل پرنٹنگ پریس دہلی)